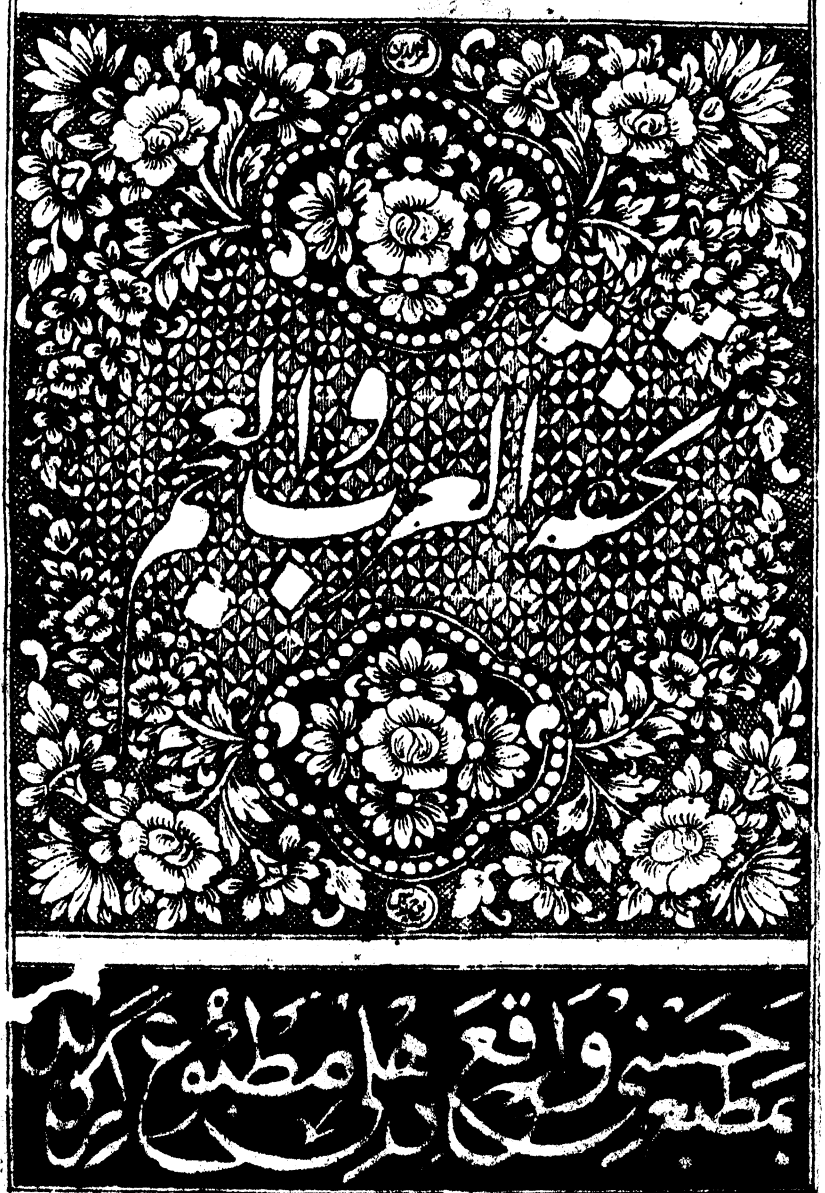
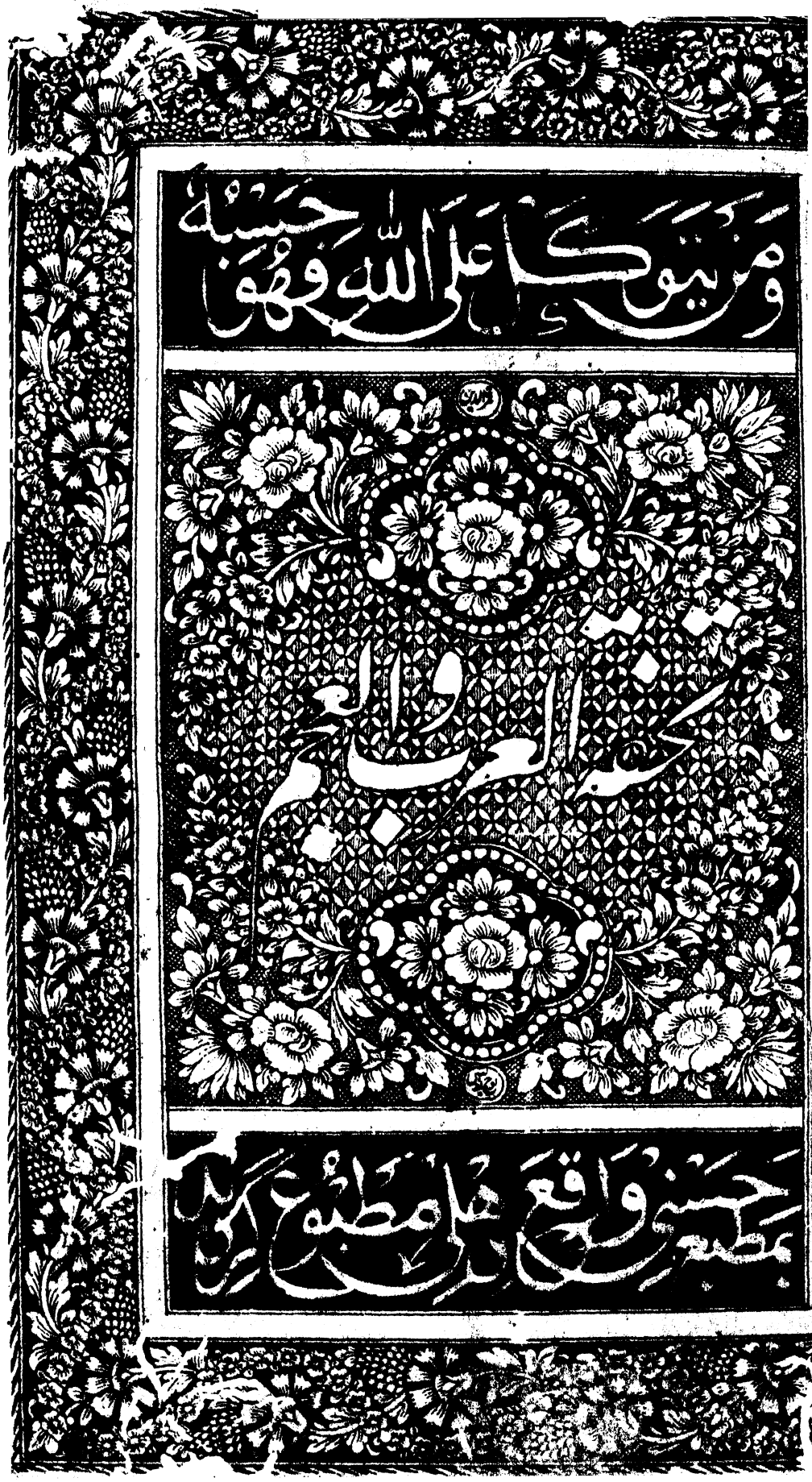
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232421
UNIVERSAL
LIBRARY



وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ



بمطبعة حسنة واقعة على مطبعة


وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ
حسبنا الله ونعم الوكيل
بمطبعة حسنة واقعة على مطبعة

L.6
7
31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الی سبل الایمان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
الذی ارشدنا طرق الامان وعلی الہ الاطہار واصحابہ الابرار الی الابد
اما بعد مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بھائی مسلمانونکے بعد ابلاغ سلام کے
سحسب حدیث الدین النصح لکل مسلم کے التماس کرتا ہی کہ عرصہ تخمیناً چالیس بیالیس ۴۲ برس کا
گذرا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت سید احمد صاحب و مولانا محمد اسماعیل صاحب و مولانا
عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسدین مزاجونکی خیال مین کچھہ انکار تقلید ائمہ دین
متین علیہم الرحمۃ کا آیا تہا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصاً جناب امام صاحب کی
طرف سے اونکی دلمین جما تہا منجملہ اونکے مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد
کے بنکر اور اس پردہ مین داد خوب لامذہبی کی دیکر بہت سے مسلمانونکو بہکایا اور فساد نو احداث
مذہب کا پہیلایا تہا سو اوس عرصہ مین بورب کے دیندار لوگون اور مریدون خاص اور خلص حضرت
سید احمد صاحب نے فتوی حرمین شریفین سے طلب کی چنانچہ جاروں مانکی مفتیون نے اس کا

مان لی دیگر علمائے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنف طوالع الانوار حاشیہ درمختار وغیرہ
نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اوس فتوی پر مواہیر اپنے
ثبت فرمائی بعد اسکے اوس فتوی پر تمام علماء و مدرسین کلکتہ وغیرہ نی خصوصاً خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی
محمد وجیہ الدین صاحب جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کے اور سرامد علماء پورب سے ہین ایک رسالہ
موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و احادیث ہی اس فرقہ فتنہ انگیز کی رد
مین اور راستدلالات اپنی مذہب حنفی مین اور رفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی اوسکی دیکھنے سے
معلوم ہوتی ہی اور اوسپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفا حضرت سید احمد صاحب کے
مواہیر ثبت کرائین تب لامذہب خائب و خاسر ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضون نے تقیہ پر کام
فرمایا مگر شور و فساد کا جو علمان تہا وہ مٹ گیا اور نابود ہوا بعد اوسکے ایک عرصہ کے بعد ایک
شخص عبد اللہ صفی پوری کے دماغ مین یہی خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا
اور بہت ذلت و خواری اوسنے اوہٹائی پیٹی کٹنی کے تب وہان سے اوسنے توبہ کا اظہار کرکے
باعث بعضے رحم مزاجون کے امانت کے رہائی پاکر اور کتنی شہرونمین پھر پھرا کر دہلی مین آکر وہی
فساد لامذہبی کا پہلانا شروع کیا بہتونکو لامذہب بنایا اور کتنونکو شبہ مین ڈالکر تباہ کیا اسوقت
مین جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم اور مولوی محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق
صاحب مرحوم دہلی مین موجود تہے اور یہہ صاحب ایسے لوگونسے بہت ہی ناراض رہتی تہی اوانکی
کلمات سنکر جہہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب رنج ہوجاتا تہا اور فرماتے تہے کہ یہہ

لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگو بہتر فرقہ کا ملعوبہ فرماتے تہے اور
قلع قمع ان لوگون کا بوجہ احسن کرتے تہی اور کوئی لاندہب اونکی سامنی دم نہ مار سکتا تہا
اور مولوی عبد الخالق صاحب بہی انکا رد و کد بوجہ احسن فرماتی تہے اور خوب انکی گت کرتی تہے
اور فرماتی تہی کہ یہہ لوگ جہوٹی رافضی ہین چنانچہ اوسوقت کی لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو جو
کہ سمجہہ کچہہ کہتے تہے وہ بہی نہایت رنج اوٹہاتے تہی منجملہ اونکی سید نذیر حسین صاحب نے
بہی دفع اس فتنہ مین بہت سعی کی کہ مولوی حقی اور عبد المجید پوربی سے سباب مین بہت
گفتگو کرکے اون کو ساکت کیا بلکہ اونکی جوابات شکوک مین ایکرسالہ لکہا اور اوسمین تعریض امام
صاحب کے اور حمیت اپنے مذہب حنفی کے اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کے
بیان کی اور رواۃ احادیث پر جو خلاف احادیث متمسک مذہب حنفی کی ہین جرح و قدح بوجہ احسن
فرماکر اونکو ضعیف جتایا اور بارہا اپنی زبان مبارک سے ان لاندہبونکو رافضیو نکا بہائی کہا
لیکن عبد اللہ صفی پوری اور اونکی اتباع نے نمانا آخر لاچار ہوکر سب نے صلاح و مشورہ سے کہ اونمین
خاص سید نذیر حسین صاحب اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بہی شریک تہے سن ایکہزار
دوسو چوراسی ہجریمین ایک ستہا مولانا محمد اسحق صاحب نواسہ و جانشین حضرت شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیا اونہون نے اوسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب مخیر اور سنکر
اوسکیکو ضال ارقام فرمایا پہر اوس فتوی پر دیگر علماء شہر نے بہی کچہہ کچہہ عبارتین لکہہ لکہہ کر
مہر کیین اور نام اون علماء کی یہہ ہین مولوی مفتی محمد صدر الدین صاحب و مفتی اکرام الدین
صاحب و مفتی رحمت علی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب اوستاذ سید نذیر حسین صاحب

ومولوی محمد حیات کا رصاحب ومولوی مملوک العلی صاحب ومولوی سید محمد صاحب وبیان
شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم ومولوی محمد علی صاحب رامپوری
خلیفہ سید احمد صاحب بریلوی ومولوی حیدر علی صاحب ومولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پھر اس فتوی کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس ڈھنگ پر
کیا کہ ہر جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکھا پھر خلاصہ کیا اور اوسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکھا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کے پاس حاجی
عبد اللہ صاحب کے ہمدست اخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی حرمین شریفین کا
جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہی اس رسالہ مین منضم کر کے چھپایا اور اس رسالہ کا نام تنبیہ الضالین رکھا
اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چھپا خدا کی فضل سے مذہب لا مذہبونکا نابود ہوا اور اگرچہ
بعضے اوسی وطیرہ ہی پر رہے لیکن دبے ہوئے اور تقیہ مین اپنا کام نکالتے رہے اس بیچمین مکہ معظمہ مین
کئی بار ایسے لوگ سرایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے بعضے نکالے گئے پھر اس بلا کے دفع مین سید نذیر حسین
صاحب بجان و دل ہمارے ساتھ رہے حتی کہ تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا
اسمٰعیل کیطرف کرتے ہین مدلل یکبیر سالہ زبان عربی مین لکھا اور سورہ فاتحہ کی نہ پڑھنی مین بھی امام
بھی ایک رسالہ لکھا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین
لکھین اور لکھا کہ عدم رفع یدین نماز مین حق ہی اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعریفین
لکھین چنانچہ وہ ابتک میرے ایک دوست کے پاس موجود ہین اور چونکہ سید صاحب اس فقیر سے نہایت
محبت رکھتے ہین ہر جمعہ کو میرے ہان آتے اور باتون باتون مین [illegible] اور تو کچھ جانتے نہین ہمکو کو ہستادی

کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی ہی دیکھو تو ہم کیسا قرآن وحدیث ہی ثابت
کرتے ہین اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک امام کی کیا واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب
کیا بلکہ فرض ہے جو تہائی سر کا مسح کوئی نکر لیگا تو وضو حنفی کا صحیح نہو گا پھر بعد ایک عرصہ
کے بعضے لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی سو سے پھر پیدا ہوئی اور تقلید مذہب خاص کو بدعت
وضلالت و شرک بتانی لگے بلکہ ایک فتوی ٹونک کے نام سے منکا کے چھپوایا اوسوقت مین
میرزا فتح الملک و لیعہد زندہ تہی اونکی ایما سے سو کے بشیر الدین صاحب ثانی کہ وہ بھی بہادر
کے ہان منسلک تہے وجوب تقلید امام معین مین فتوی لکہا اور اوسپر تمام علماء شہر کی مواہیر ثبت
ہوئین جہان جا لامذہبی کا نہ رہا پر چپکی چپکی اپنا جرگہ باندہتی رہی بعد غدر کے لامذہبون نے یہہ سرا یہ
اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ باندہ کر بیٹہنا شروع کیا کیا مسجد مین اونکے
مکانپر اور جب کوئی بات لامذہبی کی مونہہ سے نکالین یا عمل کرین تو حوالہ سید صاحب کا دین ہم لوگ
اونکو چٹہلاوین کہ تم جہوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہین ہین اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا
مقولہ کہی کہ وہ آپکا حوالہ دیتی ہین تو سید صاحب یہہ فرماوین کہ وہ جاہل ہین اونکا کیا اعتبار
آخر نوبت یہانتک رسید کہ امامون پر اور اونکی اتباع پر کہلم کہلا لگے تبری ہونے اور اتخذوا احبارہم
کے مصداق لگے ٹہہرانی تو حنفیون نے وہی فتوی سو کے بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن جنکی مہرین
اوسپر بسبب فوت ہونے لیعہد مرحوم کی نہوئین تہی کرائین چنانچہ سید نذیر حسین صاحب نے یہہ عبارت
لکہکر مہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت وضلالت کہی وہ مردود گمراہی چنانچہ فتوی
چھپ گیا پر لامذہبون نے نہ مانا اور لامذہبی مین زیادہ مصر ہوئے اور شدت پر عاست سید صاحب

زیادہ رلہنی لگے اور سید صاحب کو ایسا ورغلانا اور اپنی ساتھہ ساتھا کہ سید بھی اونکی ممنونی و
مشکوریمین لٹو ہنکر اونکی حمایت لگی کرنے اور لگی کہنے کہ مین تو بیس بائیس برس سے ایسے ہی
کسیکو معلوم نتھا اور مین کیا کرون مجکو تو یونہین سوجھتی ہے تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے
دو رسالے ایک تنویر الحق اور دوسرا توفیر الحق لکھا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے
قرآن و حدیث و اجماع امت سے لکھے اور وجوب تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے
تھے کتب معتبرہ سے لکھے سو تنویر الحق کے جواب مین رسالہ معیار لکھا کہ اوس سے تمام مقلدین کیا
اولیا اور کیا علما و صلحا متقدمین و متاخرین مشرک و بدعتی ٹھہری سید صاحب کے ذات سی بعید ہے
کہ ایسے واہیات لکھین اگرچہ اسکام سے وہ مصار و دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوئی ہین کہ حاجت
بیان کی نہین پر اوسکو بھی اونہون نے اپنا نام و نمود سمجھا غرضکہ جب معیار چھپی اور ملکو نمین اوسکی
گمراہی پھیلی اور اطراف و جوانب سے اوسکے پیرونکی گمراہی اور لامذہبی اور فساد اور انکار تابعیت
امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر کے پاس خطوط بہونچی تو اگرچہ اوس معیار کے کئی جگہہ
رد بخوبی ہوئی اور ہورہے ہین اور تمام اوسکے مولف کی دھوکے بازیان اور سرقے اور بیدیانتیان
اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ اور ہٹ دھرمیان ظاہر ہورہے ہین بلکہ ایک رسالہ
مدار الحق نام جو رد مین اوسکے مولوی محمد شاہ صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہل سنت
و جماعت سے یعنے قرآن و حدیث و اصول و فقہ و عقائد وغیرہ سے لکھا ہی وہ اتمام کو پہونچا ہے
عنقریب چھپا ہی انشاء اللہ تعالے اوسکی کیفیت حقیت کی دیکھنے سی معلوم ہوگی اور حق تو یہہ
کہ جسنے وہابی نے کہا ہے کہ حلال نہین ہے اوس کیواسطے تصحیح عالم پر غرہ ہووے جبتک کہ معتقدات

اور تحقیقات میرکیونہ دیکھے اسیطرح حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکھہ کر غرہ ہووے جبتک
رسالہ مدار الحق مؤلفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکھی پر تہور اعرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید
حفاظت عوام وخواص کے ایک استفتا علماء مصار دیار ہند وولایت پیش کرکے جواب اوسکا
لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پھر اب اس برس ۱۲۸۴ چوراسی ہجر یمین کہ جو نواب محمد محمود علی خانصاحب
والی قصبہ چہتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئی اور یہہ فقیر بھی
اونکی ہمراہ تہا اس فقیر نے وہی استفتا ساتھہ تہور لیسے فرق کی بسبب مزید عبارات اور
دلائل اور نقول علما، اور صفائی عبارت کے حرمین شریفین کے مفتیون اور علماء کے آگی خود پیش کرکے
جواب حاصل کیا اور اونکے مواہیر اوسکو مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے
نہ ڈگی اور ترجمہ اوسکا اردو کرا کر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم
رکھا اور اس فقیر نے بارہا حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی
اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہمکو بہی اسیکی طرف ہدایت ہووے الا ان سبکو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو
لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکہون کروڑون اچہی لوگ کیونکر خلاف حق کی ہو سکتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار
رواہ ابن ماجۃ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی ف مراد اس سے یہہ ہے کہ جسپر اکثر مسلمان
ہون کما قال الملا علی القاری بن بلا شبہ جو کوئی الگ ہوا جماعت سی الگ کر دوزخ مین ڈالا
جاویگا اور فرمایا ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویدُ
اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار رواہ الترمذی

ف

[illegible] اللہ نہیں جمع کرتا ہے میرے امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اللہ کا ہاتھہ
جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر کر دالا جاویگا دوزخ میں نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ہاتھہ اللہ کا جماعت پر یعنی محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر
یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہی کہ جس پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے
حق ہی ہوتی ہی فقط اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ
یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِیَةَ وَالنَّاحِیَةَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ
بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنی تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیئے بکری کے
کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ میں سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے
اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی
تمہیں جماعت روایت کی یہہ احمد نے ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر
بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء سی
الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چھوڑ کر
گمراہیونکی کہاٹیونمیں مت بیٹھو بلکہ فرمایا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ
رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ یعنی جو شخص کہ جدا ہوا
جماعت سی بالشت بھر یعنی ایک ساعت بس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا
گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی یعنی اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید
اسلام اور بند احکام اوسکے سی باہر آوی یہہ دوراہہ کی مثال حضرت نی مثال

منافق کی فرمائی ہی اس حدیث مین جو صحیح مسلم مین موجود ہے ؛ مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى
هٰذِهِ مَرَّةً یعنے منافق کی مثال اوس بکری کی ہے جو ماری مارے پھرتی ہو
دو ریوڑون مین کبھی اس ریوڑ مین اور کبھی اوس ریوڑ مین ف یعنی وہ کمبخت ادہر کا
نہ اودہر کا اور عرب کے علماء پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہین بڑی خطا پر ہین اسلئے
کہ وہ خیر البقاع کے رہنی والی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جس جگہہ کے
حق مین فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف
بل اپنی کی رواہ بخاری مسلم نی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی جیسیکہ سمٹ
آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی کہ جگہہ پکڑتی ہے
بکری پہاڑ کی چوٹی پھاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نی مشکوۃ ف یعنی معنی یہہ ہین کہ
دین آخر زمانہ مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کی پھر آویگا طرف حجاز کی جیسیکہ شروع ہوا تھا
اول اوسسے ہر حالت چہ جای علماء کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ؛ سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنی دیکہا کہ جناب مولانا محمد اسحاق
صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پڑہانی حدیث کی جہان تعارض ہوا حدیث مین اور روایت
فقہی مین اوسیوقت حدیث تمسک حنفیہ کے بیان فرماکر دفع تعارض کا کردیا کہ پڑہنی
والی کو تسکین ہوگئی اور سوءظنی بہ نسبت مذہب کی نہونی پائی بلکہ حقیت مذہب

اپنے دلمین خوب جم گئی یا یہہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہوگیا کہ جو روایت
فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کی معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول
انہی لکھہ گئے ہین قبول نکرکے اور فقہا کو مخالف حدیث کا ٹھہراکر پرسنی والیکو خلجان
مین ڈال کر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگرد کو منکر فقہ اور فقہا بناکر تقلید مذہب سے
نفرت دلاکر اپنے تقلید کے جال مین پہنساکر لامذہب بنایا مثل مشہور ہے بڑی بہو کو
بلاؤ کہ کھیر مین نون ڈالی حال آنکہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتوی دینا درست نہین
جیساکہ علمانے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس
ان لوگون سے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چہوڑکر تابع داری غیر مجتہد
نافہم اس زمانہ فساد انگیز کی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات
جاری رکہتی ہین بیت چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؎
میلش اندر طعنہ پاکان برد ؎ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَاَرِنَا
الْحَقَّ حَقًّا وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؎

تَمَّ بِالْخَیْرِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ الاسماء الحسنی والصلوۃ علی من لہ المعراج

سب تعریف اللہ کیواسطے ہین وہ اللہ کہ اوسیکی واسطے نام نیک ہین اور رحمت اوسکے اوس شخص پر کہ اوسیکی واسطے معراج

الا علی وعلی اٰلہ واصحابہ نجوم الہدی واحبابہ وانصارہ ائمۃ الہدی

بہت بڑے ہی اور اوسکی اولاد اور اوسکی کی اور یارون اور اونکے کہ ستارہ مانند راہ کے ہین اور اونکی دوستون اور اونکی مددگارون پر کہ امام ہدایت کے ہین

ما قول لکم دام فیضکم یا علماء الحرمین الشریفین اھل الحجاز

کیا قول تمہارا ہمیشہ رکھی اللہ تعالے فیض تمہارا اے علمار مکہ اور مدینہ کی بمعنے اہل حجاز

الذین ھم ملجاء الدین کما قال سیدنا ومولانا رسول اللہ صلی

کہ وہ پناہ دین کی ہین جیسا کہ فرمایا سردار اور مولی ہمارے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ان الدین یارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ

اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ دین سمٹیا ویگا طرف حجاز کے جیسا کہ سمٹ کر جاتا ہے سانپ

الی جحرھا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروبۃ من راس

طرف سوراخ اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین مانند جگہہ پکڑنے بکری پہاڑ کے

الجبل رواه الترمذی فیما قال عمر وان التقلید غیر جائز لقوله

پہاڑ کی چوٹی پر نقل کیے یہہ ترمذی نے اس مسئلہ مین کہا عمر نے کہ بیشک تقلید کرنے کیسکے جایز نہین ہے وہ بھی فرمانے

تعالی یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر

اللہ تعالے کی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو تابعداری کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان امر کے

منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول الایة فلذا قال

پس اگر جھگڑو تم کسی چیز مین تو رجوع کرو طرف خدا اور رسول کی اخیر آیۃ تک پس اسلیئے کہا

ابن حزم فی کتابه المحلی باب التقلید لا یحل لاحد ان یقلد احدا

ابن حزم نے اپنی کتاب محلی مین یہہ باب تقلید کا ہی نہین جایز ہی کسیکے لئی یہہ کہ تقلید کرے کسیکے

لا حیا ولا میتا وعلی کل احد من الاجتهاد بحسب طاقته انتهی

نہ کسی زندہ کی اور نہ کسی مردے کی اور لازم ہے ہر ایک پر اجتہاد کرنا بحسب طاقت اپنی کی تمام ہوا کلام ابن حزم کا

وقال ابو حنیفة واحمد ابن حنبل لا تقلدنی ولا مالکا ولا غیره

اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کسیکے

خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة انتهی بل هو

لے تو احکام کو جہان سے لیا اونہون نے کہ وہ کتاب اور سنت ہی تمام ہوے کلام دونون کے بلکہ تقلید

شرک کما قال الله تعالی اتخذوا احبارهم ورهبانهم ارباباً

شرک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بگڑا ہی یہود و نصاری نے اپنے عالمون اور درویشونکو رب

من دون الله کما جاء تفسیره فی حدیث عدی ابن ابی حاتم

سوای اللہ کے جیسکہ آئی ہے تفسیر اسکے بیچ حدیث عدی بن ابی حاتم کے

إنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وسمعته يقرأ في سورة

کہ اونہون نے کہا کہ آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سنا مینے آپ سے پڑہتی تہے سورہ

براءة اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال

برات مین کہ پکڑا یہود و نصاریٰ نے اپنی عالمون اور درویشونکو رب سوای اللہ کے فرمایا آپ نے

اما انهم لا يعبدونهم ولكنهم اذا احلوا لهم شيئا استحلوه واذا

اگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجتے رہین اونکو ولیکن وہ جسوقت کہ حلال کرتے ہین اونکے لئے کسی چیز کو حلال جانتے ہین وہ اوسکو اور

حرموا عليهم شيئا حرموه رواه الترمذي انتهى كلام عمرو

جسوقت حرام کرتے ہین اونپر کسی چیز کو حرام جانتے وہ اوسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے تمام ہوا کلام عمرو کا

فقال زيد ان التقليد جائز بالكتاب والسنة والاجماع والقياس

پس کہا زید نے کہ بلاشبہ تقلید جائز ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس سے

فاما الكتاب فقال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

اسی پر کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس پوچہو تم عالمون سے اگر نہین جانتے ہو تم

وقال الله تعالى والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنیوالی اول لوگ جو ہین مہاجرین اور انصار سے

والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه الآية واما

اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونکی اچہی طرح راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے اخیر آیہ تک اور

السنة فاخرج عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنت پس روایت کی گئی ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بکتاب اللہ قال

بھیجا معاذ کو طرف یمن کی پس فرمایا کہ کیونکر حکم کریگا تو پس کہا معاذ نے کہ حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا آپ نے

فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد

پس اگر نہ پاوے تو بیچ کتاب اللہ کے کہا معاذ نے پس حکم کرونگا بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا آپ نے پس اگر نہ پاوے تو

فی سنۃ رسول اللہ قال اجتھد برائی قال الحمد للہ الذی وفق

بیچ سنت رسول خدا کے کہا معاذ نے اجتہاد کرونگا اپنی عقل سے فرمایا آپ نے کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ توفیق دی

رسول رسول اللہ رواہ الترمذی وغیرہ من اھل الحدیث فذلک

بھیجے ہوئے رسول خدا کو نقل کیا یہہ ترمذی وغیرہ نے اہل حدیث سے پس یہہ

الحدیث صریح فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل معاذ

حدیث صریح ہے اسمیں کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا معاذ بن جبل کو

بن جبل متبوع اھل الیمن وایاھم اتباعہ واما الاجماع فقال السیوطی

متبوع یمن والونکا اور یمن والون کو تابع ہونا معاذ کا اسپر اجماع پس کہا سیوطی نے

فی جزیل المواھب وبعض شراح کتب الاصول قال القرافی

بیچ کتاب جزیل المواہب کے اور بعض شارحین اصول کی کتابوں کے نے کہا قرافی نے

قد انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من العلماء من شاء

کہ تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق جو مسلم پس لازم ہے اوسکو یہہ کہ تقلید کرے عالمان میں سے جسکو چاہے

من غیر حجر انتھی وقال عبد السلام فی شرح متن الجوھرۃ

بغیر روک کے انتہی اور کہا عبد السلام نے بیچ شرح متن جوہرہ کے

وقد انعقد الاجماع على ان من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد

اور تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ جو کوئی تقلید کری فروع مین اور مسایل اجتہادیہ مین

واحدا من هؤلاء برئ من عهدة التكليف واما القياس فلان تقليد عمدة ائمة

ایک شخص کے ان علما مین سے تو فارغ ہو جائیگا عہدہ تکلیف کے سی اسپر قیاس پس تحقیق تقلید عمدہ امامون

الحديث كالبخاري ومسلم مثلا في تصحيح الاحاديث جائز بالاجماع

حدیث کی مانند بخاری اور مسلم کے مثلاً بیچ صحیح کرنے حدیثون کے جایز ہے بالاجماع

فكذلك تقليد عمدة ائمة الدين كابي حنيفة او مالك او الشافعي

پس ایسی ہے تقلید عمدہ امامون دین کی مانند ابو حنیفہ یا مالک یا شافعی

او احمد بن حنبل في المسائل كان جائزا بالاجماع لاتحاد العلة

یا احمد بن حنبل کی بیچ مسئلون کے ہو گی جائز بالاجماع واسطے اتحاد علت کی

فالجواب عن الاية ان الخطاب في قوله تعالى فان تنازعتم في شيء

پس جواب آیت سے یہہ ہی کہ تحقیق خطاب بیچ قول اللہ تعالیٰ کے فان تنازعتم فی شیء

فردوه الى الله والرسول لاهل التنازع فكان المعنى هكذا يا ايها

فردوہ الی اللہ والرسول کے واسطے اہل تنازع کی ہے پس ہونگی معنی یہہ سے وہ

الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فان

لوگو کہ ایمان لائی ہو فرمان بردار کرو اللہ کے اور فرمان بردار کرو رسول اللہ کے اور اپنے صاحبان امر کی یعنی اپنی حکام کے پس اگر

تنازعتم في شيء من احكام فردوه الى الله والرسول اى الى كتاب الله

جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے احکام مین سے پس رجوع کرو تم طرف اللہ اور رسول کی یعنے طرف کتاب اللہ

وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اَهْلَ الْعِلْمِ وَاِلٰى عَالِمِ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ

اور سنت رسول اللہ کے اگر ہو تم اہل علم سے اور طرف عالم کتاب اللہ اور سنت رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِتَعَذُّرِ الرَّدِّ فِيْ زَمَانِنَا اِلَى اللّٰهِ وَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ہو تم غیر اہل علم میں سے واسطے متعذر ہونے رجوع کی بیچ زمانہ ہماری کے طرف اللہ کے اور

رَسُوْلِهٖ فَوَجَبَ تَقْدِيْرُ الْكَلَامِ مِمَّا قُلْنَا فَدَلَّتِ الْاٰيَةُ عَلٰى وُجُوْبِ التَّقْلِيْدِ

رسول اوسکے پس واجب ہوئی تقدیر کلام کی جیسا کہ کہا ہمنے پس دلالت کیا آیت نے اوپر واجب ہونے تقلید کے

وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اللَّذَيْنِ خَاطَبَا

اور جواب قول امامون بزرگ کی سے جنہوں نے کہ یہ خطاب ہے

لِمَنْ صَارَ مُجْتَهِدًا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْاِمَامُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمِيْزَانِ

واسطے اوس شخص کے کہ ہو گیا ہی مجتہد جیسکہ بتلایا ہی اوکو امام عبد الوہاب شعرانی نے بیچ کتاب میزان

الصُّغْرٰى حَيْثُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ شَخْصًا اسْتَشَارَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ تَقْلِيْدِهٖ

صغری کے کہ کہا پہنچا ہمکو کہ بلاشبہ ایک شخص نے مشورہ لیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیچ تقلید انکے

اَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهٖ فَقَالَ لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا مَالِكًا وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا

کسی کی علماے عصر اپنی میں پس کہا ابو حنیفہ نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ

الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ خُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اوزاعی کی اور نہ اورون کی لے تو احکام کو جہاں سے لیا اونہون نے یعنے کتاب اور سنت سے

قُلْتُ هُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَنْ لَهٗ رَاْيٌ وَقُوَّةٌ عَلٰى اسْتِنْبَاطِ الْاَحْكَامِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کہتا ہون میں کہ یہ محمول ہے اوپر اوس شخص کے کہ واسطے اوسکی ملکہ ہو اور پر نکالنے احکام کی کتاب اور سنت سے

وَالَّا فَقَدْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِاَنَّ التَّقْلِيْدَ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ ضَعِيْفٍ وَّقَاصِرِ النَّظَرِ

والا پس تحقیق صریح بیان کیا علماء نے یہ کہ بلاشبہ تقلید واجب ہے اوپر ہر ضعیف اور قاصر نظر کے تمام ہوا کلام

اِنْتَهٰى وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُجْتَهِدَ تَقْلِيْدُهُ لِغَيْرِهٖ حَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ كَمَا تَقَرَّرَ فِيْ كُتُبِ

منتہی ہوا اور یہ اسلئے ہے کہ مجتہد کو تقلید کرنا اپنی غیر کی حرام ہے بالاجماع جیسا کہ مقرر ہے بیچ

الْاُصُوْلِ وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ حَزْمٍ اللّٰهُ لَا عِبْرَةَ لِكَلَامِهٖ

اصول کی اور جواب قول ابن حزم کے سے یہ ہے کہ نہیں اعتبار کی ہے اوسکی کلام کا

فِيْ ذٰلِكَ لِكَوْنِهٖ مِنْ اَهْلِ الظَّوَاهِرِ لَا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِدَلِيْلِ اَنَّهٗ اَنْكَرَ

اس مقدمہ میں واسطے اوسکے ظاہریوں میں سے نہ اہل سنت اور جماعت میں سے ساتھ دلیل اسکی کہ اوسنے انکار کیا

الْقِيَاسَ حَيْثُ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْمُحَلّٰى بَابُ اِبْطَالِ الْقَوْلِ بِالرَّاْيِ وَالْقِيَاسِ لَا يَحِلُّ

قیاس کا کہا اپنی کتاب محلی میں یہ باب ہے باطل کرنے قول کا ساتھ رائے اور قیاس کے نہیں درست

اَلْقَوْلُ بِالْقِيَاسِ فِي الدِّيْنِ وَلَا بِالرَّاْيِ لِاَنَّهٗ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالرَّدِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى

کہنا ساتھ قیاس کے بیچ دین کے اور نہ ساتھ عقل کے اسلئے کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرنیکا وقت جھگڑے کے طرف

كِتَابِهٖ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَمَنْ رَدَّ اِلَى الْقِيَاسِ اَوِ التَّعْلِيْلِ بِالرَّاْيِ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللّٰهِ الْمُعَلَّقِ

کتاب اللہ تعالیٰ کی اور طرف رسول خدا کی پس جو شخص پھرا کہ رجوع کی طرف قیاس کی یا بعقل کے پس تحقیق خلاف کیا حکم خدا کا

بِالْاِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالَى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

کہ شرط ہی ایمان کی اور قول اللہ تعالیٰ کا نہیں چھوڑے ہم نے کچھ بھی اپنی کتاب میں کوئی چیز اور قول اللہ تعالیٰ کا آج کے دن کامل کیا میں

دِيْنَكُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اِبْطَالٌ لِلْقِيَاسِ وَالرَّاْيِ اَنْتَهٰى وَاَيْضًا صَرَّحَ

دین تمہارا اور قول اللہ تعالیٰ کا کہ قرآن میں بیان ہے ہر چیز کا باطل کرنا ہی قیاس اور رائے کو تمام ہوا کلام ابن حزم کا اور

Marfat.com

النووي في شرح عدة في شرح مسلم انه ظاهر حيث قال ابن عمر

نووی بیچ فصلون مقدمہ شرح مسلم کی کہ بلاشبہ ابن حزم ظاہر ہی اسلئے کہ کہا نووی کہا ابن عمر

ابن الصلاح وهذا الامر في تعليقات البخاري بالفاظ جازمة وهم الصبب

بن صلاح اور اسی طرح حکم ہے بیچ تعلیقات بخاری کی ساتھہ الفاظ یقینیہ کے اور نہین سمجھا صواب

ابو محمد بن حزم الظاهري حيث جعل مثل ذلك انقطاعا قادحا في الصحة

ابو محمد بن حزم ظاہری جبکہ ٹہرایا اوسنی اسکو انقطاع مضر صحت مین

واستروح الى ذلك في تقرير مذهبه الفاسد في اباحة الملاهي وزعم

اور راحت پکڑی ہی ابن حزم نی طرف اسکی بیچ مقرر کرنی مذہب فاسد اپنے بیچ مباح کرنے باجونکی اور گمان کیا اوسنے

انه لم يصح في تحريمها حديث محيبا عن حديث ابي عامر او ابي مالك عن رسول

کہ تحقیق نہین صحیح بیچ حرام کرنی باجون کے کوئی حدیث اس حالمیکہ جواب دیا ہی حدیث ابی عامر کیسی یا ابی مالک کیسی خبر سے رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليكونن في امتي اقوام يستحلون الحر والخمر و

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ ہونگے بیچ امت میری کتنے ایک لوگ کہ حلال جانینگے ریشم کو اور شراب کو اور

المعازف فزعم انه وان اخرجه البخاري منقطع انتهى ولذا طرح المحققون

اور باجون کو پس کہا ابن حزم نی کہ تحقیق حدیث اگرچہ روایت کیا اسکو بخاری نے منقطع ہی تمام ہوا کلام نووی کا اور اسی طرح بی

قول داود الظاهري كما صرح به الامام النووي في شرح مسلم في باب

قول داود ظاہر کا جیسے کہ تصریح کرے اوسکی امام نووی بیچ شرح مسلم کے بیچ باب

تحريم استعمال اواني الذهب والفضة من كتاب اللباس والزينة حيث قال

تحریم استعمال باسنون سونے اور چاندی کے کتاب لباس اور زینت مین جبکہ کہا

اصل کتاب ہی مفقود ہے

قال اصحابنا انعقد الاجماع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال

کہا اصحاب ہمارے نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر حرام کرنے کھانے اور پینے کے اور تمام استعمال کے

في اناء الذهب والفضة الا ما حكي عن داود الظاهري وقول الشافعي في القديم

بیچ برتن سونے اور چاندی کے مگر جو کچھ کہ نقل کیا ہے داؤد ظاہری سے اور قول قدیم شافعی کا

فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا يحتاج اليه على قول من يعتد بقوله

سو وہ دونوں رد کئے گئے ہیں ساتھ نصوص اور اجماع کے اور اسکی طرف حاجت ہے اوپر قول اس شخص کے

داؤد في الاجماع والخلاف ولانا المحققون يقولون لا يعتد به لانخرام الاتفاق

کہ اعتبار کرتا ہے ساتھ قول داؤد کی اجماع میں اور خلاف میں اور نہ پس محققین کہتے ہیں کہ نہ اعتماد کیا جاوے ساتھ قول اوسکے کیونکہ باطل ہے اتفاق

وهو احد شروط المجتهد الذي يعتد به انتهى كلام النووي الشافعي

اور وہ ایک شرطوں مجتہد کی سے ہے کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر تمام ہوا کلام نووی شافعی کا

والجواب عن الاية الثانية انه ليس معناه ما فهمتم بل

اور جواب دوسری آیت کا یہ ہے کہ نہیں ہے معنی اوسکی جو کچھ کہ سمجھا عمرو بلکہ

معناه انهم يتبعونهم في تحليل ما حرم الله تعالى وتحريم ما احل الله

معنے اوسکے یہ ہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں علماء اور درویشوں کے بیچ حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی اللہ تعالیٰ اور بیچ حرام کرنے

تعالى قال في تفسير الجلالين اتخذوا احبارهم علماءهم ورهبانهم

تعالیٰ نے کہا بیچ تفسیر جلالین کے پکڑا یہود و نصاریٰ نے علماء اور فقیروں کو

عبادة النصارى اربابا من دون الله حيث اتبعوهم في تحليل ما حرموه وتحريم

رب سوا اللہ کی جیسے پیروی کی انکی بیچ حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی اللہ نے اور بیچ حرام کرنے

مبادلہ

مَا اَحَلَّ اَنْتَهٰی وَقَالَ فِی التَّفْسِیْرِ النَّیْشَابُوْرِیِّ وَنُقِلَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ قَالَ

اور جو کچھ کہ اللہ نے حلال کیا اور نہیں جانتی اور جو کچھ کہ حرام کی اللہ نے پس کہا میں نے ہاں پس فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت اور کہی

نَصْرَانِیًّا فَانْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَأُ سُوْرَةَ بَرَاءَةٌ فَلَمَّا

نصرانی پس پہنچے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ آپ پڑھ رہی تھے سورہ برات پس جبکہ

وَصَلَ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَالَ عَدِیٌّ اِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ فَقَالَ اَلَیْسَ یُحَرِّمُوْنَ

پہنچے حضرت طرف اس آیت کی کہا عدی نے کہ بلاشبہ ہم نہیں پوجتے علما اور فقروں کو پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں حرام

مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَتُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ تِلْكَ عِبَادَتُهُمْ اِنْتَهٰی

اور حلال کرتے ہو کہ حرام کی اللہ نے پس کہا میں نے ہاں پس فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت اور کہی

وَالْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ لَیْسُوْا مِنْ هٰذَا الْقَبِیْلِ فَمَا كَانُوْا مِصْدَاقَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ

اور چاروں امام نہیں ہیں اس قبیل سے پس نہ ہوئے وہ مصداق اس آیت کے

اِنْتَهٰی كَلَامُ زَیْدٍ فَقَالَ عَمْرٌو فَلَوْ سُلِّمَ جَوَازُهٗ فَالْحَصْرُ فِی الْمُجْتَهِدِیْنَ بَاطِلٌ

تمام ہوا کلام زید کا پھر کہا عمرو نے پس اگر مانا جاوے جواز تقلید کا پس منحصر ہونا تقلید کا ہیں مجتہدوں کے باطل ہے

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ فَلَا یَكُوْنُ الْاِجْمَاعُ عَلٰی

واسطے قول اللہ تعالیٰ کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہے ہم نے قرآن واسطے نصیحت ماننے والا ہے اور واسطے ہونے اجماع کے اوپر

ذٰلِكَ وَقَالَ الْقَرَافِیُّ وَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ یُّقَلِّدَ مَنْ شَاءَ

اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو اسلام لاوے پس واسطے اوسکی جائز ہے یہ تقلید کرے

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَیْرِ حَجْرٍ اِنْتَهٰی فَالْوُقُوْفُ عَلَی التَّرْجَمَةِ الْعَرَبِیَّةِ بِحَسَبِ اللُّغَةِ

علما میں سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام قرافی کا پس واقف ہونا اوپر ترجمہ عربی کے فقط باعتبار لغت کے

كافٍ ومغنٍ فضلاً ان يكون عالماً انتهى كلام عمر وقال زيدان

کافی ہے اور بے پروا کرنیوالا ہے چہ جائیکہ اسکی نہین کہ ہو عالم تمام ہوا کلام عمرو کا بس کہا زید نے کہ بالشبہ

انحصاره في المجتهدين واجب بالاجماع لان المفتي ليس الا المجتهد

منحصر ہونا تقلید کا مجتہدون مین واجب ہی بالاجماع اسلئے کہ فتوی دینیوالا نہین ہوتا مگر مجتہد

بالاجماع قال الطحطاوي في شرح الدر المختار والشامي في رد المحتار

بالاجماع کہا طحطاوی نے بیچ شرح درمختار کے اور شامی نے بیچ رد محتار

شرح الدر المختار وصاحب البحر في البحر الرائق والرسائل الزينية قال

شرح درمختار کے اور صاحب بحر نے بیچ بحر الرائق کے اور رسائل زینیہ کے کہا

الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قد استقر راي الاصوليين على ان المفتي

شیخ ابن ہمام نے بیچ فتح القدیر کے کہ تحقیق ٹھہری ہی رائی اصولیون کی اسپر کہ مفتی فقط

هو المجتهد واما غير المجتهد ممن حفظ اقوال المجتهد فليس بمفتي قالوا يجب عليه

مجتہد ہے اور اما پر غیر مجتہد اون لوگون مین سے کہ یاد رکہی ہین اقوال مجتہد کی پس نہین ہی مفتی پس واجب ہے اوپر غیر مجتہد

اذا سئل ان يذكر قول المجتهد على وجه الحكاية انتهى وقال مشائخ

کہ جب پوچہا جاوے اوس مسئلہ کو کہ ذکر کرے قول مجتہد کا اوپر وجہ حکایت کی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا مشائخ

الاسلام الغنيمي في شرح الكنز في كتاب القضاء قال البزدوي اجمع العلماء

الاسلام غنیمی نے بیچ شرح کنز کے بیچ کتاب قضا کے کہا بزدوی نے کہ اجماع کیا ہی علماء

والفقهاء على ان المفتي يجب ان يكون من اهل الاجتهاد وان لم يكن من

اور فقہا نے اسپر کہ مفتی کو واجب ہے یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہو

اهل

اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفْتِيَ اِلَّا بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ اِنْتَهٰى وَقَالَ

اہل اجتہاد سے پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ فتوی دے مگر بطریق حکایت کے تمام ہوا کلام عینی

فِي الْفَتَاوَى الظَّهِيْرِيَّةِ فِيْ كِتَابِ الْقَضَاءِ اَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلٰى اَنَّ الْمُفْتِيَ وَجَبَ اَنْ

بیچ فتاوی ظہیریہ کی بیچ کتاب قضا کی کہ اجماع کیا ہی فقہا نے اسپر کہ مفتے واجب ہے یہہ کہ

يَّكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ

ہو اہل اجتہاد سے پس اگر نہو اہل اجتہاد سے پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ

يُّفْتِيَ اِلَّا بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ اِنْتَهٰى وَقَالَ الْاِمَامُ اَلْاُسْتَرْوَشَنِيُّ فِيْ اٰخِرِ شَرْحِ

فتوی دے مگر بطریق حکایت کی تمام ہوا کلام ظہیریہ کا اور کہا امام استروشنی نے بیچ آخر شرح

مِنْهَاجِ الْاُصُوْلِ لِلْقَاضِيْ الْبَيْضَاوِيِّ اَنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْعَامِّيَّ لَا يَجُوْزُ لَهٗ

منہاج الاصول کے کہ کتاب قاضی بیضاوی کی ہی یہہ علمائے اتفاق کیا ہی اسپر کہ عامی کو نہیں جایز ہی

اَنْ يَّسْتَفْتِيَ اِلَّا مَنْ غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالْوَرَعِ اِنْتَهٰى

یہہ کہ فتوی پوچھی مگر اوس شخص سے کہ غالب ہو اوپر ظن اوسکے کہ محقق وہ اہل اجتہاد اور ورع سے تمام ہوا

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ فِيْ اٰخِرِ تَحْرِيْرِ الْاُصُوْلِ مَسْئَلَةُ الْاِتِّفَاقِ عَلٰى جَوَازِ

اور کہا شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر الاصول کے مسئلہ کہ اتفاق ہے علما کا اوپر درست ہونے

الْاِسْتِفْتَاءِ مِمَّنْ عُرِفَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالْعَدَالَةِ وَعَلٰى امْتِنَاعِهٖ

فتوی پوچھنے کی اوس شخص سے کہ جانتا ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور عدالت سی ہی اور اتفاق ہے اوپر منع کرنے

اِنْ ظَنَّ اَحَدُهُمَا انْتَهٰى وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ فِيْ كِتَابِ الْقَضِيَّةِ

اگر گمان کرے ایک ان دونوں کو تمام ہوا کلام بیچ آخر کے اور کہا امام نووی نے بیچ شرح مسلم کی بیچ کتاب القضیہ کے

واعلم انما اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث فى حاكم عالم اهل للحكم

کہ کہا علماء نے جمع کیا ہی مسلمانوں نے اوپر کہ یہہ حدیث بیچ حق حاکم عالم اہل حکم کے ہے

فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ

پس اگر وہ بیچا مطلب کو تو وہ اسطے اوسکی دو ثواب ہین ایک ثواب ہی سبب اجتہاد اوسکے ہی اور ایک ثواب ہی بیچنے مطلب کے ہی

فله اجر باجتهاده قالوا فاما من ليس باهل للحكم فلا يحل له الحكم

تو اوسکے لیی ایک ثواب ہے بسبب اجتہاد اوسکے کہا علماء نے ہی ہر شخص کہ نہ ہو اہل حکم کا پس نہین درست اوسکو حکم کرنا

فان حكم فلا اجر له بل هو اثم ولا ينفذ حكمه فهو عاص فى

پس اگر حکم کری پس نہین ثواب ہے واسطے اوسکے بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہین جاری ہوگا حکم اوسکا پس وہ گنہگار ہے بیچ

جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهى مردودة كلها ولا يعذر

تمام احکامون اپنے کی برابر ہے کہ موافق ہو صواب کو یا نہ ہو اور وہ احکام رد کیے جاینگے سارے اور نہین معذور ہوگا

فى شئ من ذلك انتهى فحصل من الاجماع ان المفتى هو المجتهد

بیچ کسی چیز کی ان مین سے تمام ہوا کلام تودی کا پس حاصل ہوا اجماع سے کہ بلاشبہ مفتی مجتہد ہی ہے

لا غير فما غير المجتهد فلا يحل له ان يحكم او يفتى الا بطريق

نہ غیر اوسکا پس ای ہر غیر مجتہد پس نہین درست ہے اوسکو یہہ کہ حکم کری یا فتوی دی مگر بطریق

الحكاية ولو لكان عاصيا فى جميع احكامه ولا يعذر فى

نقل کے ورنہ البتہ ہوگا گنہگار بیچ جمیع احکام سنانے کے اور نہین معذور ہوگا بیچ

شئ من ذلك فالجواب من الاية ان معناها ما فسر به

کسی چیز کے پس جواب آیت کا یہہ ہے کہ معنے اوسکے وہ ہین جو تفسیر کے

المفسرون

المفسرون فی تفاسیرھم مثلا قال فی تفسیر الجلالین ولقد یسرنا

مفسرون نے کہے بیچ تفسیرون اپنی کی مثلا کہا بیچ تفسیر جلالین کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے

القرآن للذکر سھلناہ للحفظ او ھیأناہ للتذکر انتھی وقال

قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی سہل کیا ہمنے اوسکو واسطے حفظ کی یا مہیا کیا ہمنے اوسکو واسطے نصیحت حاصل کرنی کی تمام ہوا کلام

فی تفسیر معالم التنزیل ولقد یسرنا القرآن للذکر لیتذکر ویعتبر

بیچ تفسیر معالم التنزیل کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے ذکر کے یعنی تاکہ یہ نصیحت قبول کرے اور عبرت پکڑے

وقال سعید بن جبیر یسرناہ للحفظ والقراءۃ انتھی فکان المعنی ھکذا

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے حفظ کے اور پڑہنی کی تمام ہوا کلام معالم التنزیل کا پس ہوئے معنے اسطرح

ولقد یسرنا القرآن للذکر والوعظ فھل من مدکر وھو ظاھر القرآن

البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے ذکر کے اور نصیحت کے پس آیا کوئی ہی نصیحت قبول کرنیوالا اور یہہ ہے ظاہر قرآن کے

وھو المراد بدلالۃ الایات الاخری قال اللہ تعالی وھو الذی بعث فی

اور یہہ ہے مراد ہی بسبب دلالت کرنے اور آیتوں کے فرمایا اللہ تعالے نے وہ اللہ ایسا ہی کہ بہیجا

الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب

ان پڑہے ہوئے مین رسول اون مین سے ہی پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکہاتا ہی اونکو کتاب

والحکمۃ وقال اللہ تعالے ولقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا

اور سنت اور فرمایا اللہ تعالے نے البتہ تحقیق احسان رکہتا ہی اللہ اوپر مومنون کے کہ بہیجا اون مین رسول

من انفسھم یتلو علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وقال اللہ

جانون اونکی سے پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین اللہ کے اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکہاتا ہی اونکو کتاب اور سنت اور فرمایا

تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ ثم ان

تعالیٰ نے نہ ہلا تو ساتھ قرآن کے زبان اپنی تو کہ جلد پڑھے قرآن تحقیق اوپر ہمارے جمع کرنا قرآن کا ہی اور پڑھنا اوسکا پس جسوقت کہ پڑھے

علینا بیانہ فھذہ الآیات دالۃ علی ان تفسیر القرآن وبیان معانیہ

ہمارے بیان کرنا اوسکا پس یہہ آیتین دلالت کرتے ہین اسپر کہ تفسیر قرآن کے اور بیان معانے اونکے کا

فی الاحکام من وجوہ الترجیح وتخصیص العموم ومراد المجمل وبیان مجمل

بیچ احکام کے وجوہ ترجیح سی اور خاص کرنے عموم سے اور مراد مجمل سے اور بیان محمل

المطلق والمنسوخ والتطبیق والتوفیق بین الآیات والاحادیث وغیر ذلک

مطلق سے اور منسوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آیتون اور حدیثون کے اور غیر اوسکے

مما فی الکتب عند استخراج الاحکام ویحتاج الی کمال العلم لانہ اذا

اوس چیز سے کہ کتابون مین ہے وقت نکالنے احکامون کے محتاج ہین طرف کمال علم کے اسلئے کہ جب

احتاج اھل اللسان وھم العرب والاصحاب بعد التلاوۃ علیھم الی التعلیم

محتاج ہوئی زبان والی کہ وہ عرب اور اصحاب ہین بعد پڑھنے کے اوپر طرف تعلیم کی

فغیرھم اولی والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء اھل

پس غیر اونکی بطریق اولی محتاج ہونگے اور جواب اجماع کا یہہ ہے کہ مراد علما سی اہل

الاجتھاد بدلیل ما ذکر من الاجماع انتھی کلام زید فقال عمرو

اجتہاد ہین ساتھہ دلیل اون مضمونون کے کہ ذکر کئے گئی اجماع سے تمام ہوا کلام زید کا پس کہا عمرو نے

فلو سلم انحصارہ فی المجتھدین فانحصارہ فی المذاھب الاربعۃ باطل

پس اگر مانا جاوے منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدون کے تو منحصر ہونا تقلید کا بیچ چارون مذہبون کے باطل ہے

لقولہ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلِكَوْنِ الْاِجْمَاعِ

واسطے قول اللہ تعالیٰ کے پس پوچھو تم عالم سے اگر نہیں جانتے ہو تم اور باعث ہے واسطے ہونے اجماع کے

عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ الْقَرَافِیُّ وَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ يُّقَلِّدَ

اوپر اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا ہے اجماع اسپر کہ جو مسلمان ہو پس واسطے اوسکی جائز ہے یہہ کہ تقلید کرے

مَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَجْرٍ اِنْتَهٰی كَلَامُ عَمْرٍو وَقَالَ زَيْدٌ اَلْحَصَّارُ

جسکے چاہے علماء میں سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام عمرو کا اور کہا زید نے کہ بلاشبہ منحصر ہونا تقلید کا

فِی الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ لِاَجْلِ انْتِظَامِ الدِّيْنِ ثَابِتٌ بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ

چار مذہبوں کے واسطے انتظام دین کی ثابت ہے ساتھہ اجماع اہل سنت

وَالْجَمَاعَةِ قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُبِيْنِ شَرْحِ الْاَرْبَعِيْنَ

اور جماعت کے کہا علامہ ابن حجر مکی نے بیچ فتح مبین شرح اربعین کے

لِلْاِمَامِ النَّوَوِیِّ فِیْ شَرْحِ الْحَدِيْثِ الثَّامِنِ وَالْعِشْرِيْنَ وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الْمُقَلِّدِ

کہ امام نووی کی ہے بیچ شرح حدیث اٹھائیسویں کی اور یہہ بیچ حق مقلد

الصِّرْفِ فِیْ تِلْكَ الْاَزْمِنَةِ الْقَرِيْبَةِ مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ وَاَمَّا فِیْ زَمَانِنَا

صرف کی ہے بیچ اوس زمانہ کے کہ قریب تہا زمانہ صحابہ سے اور اما بیچ زمانہ ہمارے کے

فَقَالَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا لَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ غَيْرِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الشَّافِعِیِّ وَ

پس کہا بعض اماموں ہمارے نے کہ نہیں جائز ہے تقلید غیر ائمہ اربعہ کے کہ وہ شافعی اور

مَالِكٍ وَاَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ هٰؤُلَاءِ

مالک اور ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل ہیں رضامند ہو اللہ کی اوپر اونکے اسلئے کہ بلاشبہ یہہ لوگ

عُرِفَتْ قَوَاعِدُ مَذْهَبِهِمْ وَاسْتَقَرَّتْ اَحْكَامُهُمْ وَخَدَمَ تَابِعُوهُمْ

پہچانے گئے قواعد مذہب اونکے اور مقرر ہوگئے احکام اونکے اور خدمت کی اتباع اونکے نے

وَحَرَّرُوهَا فَرْعًا فَرْعًا وَحُكْمًا حُكْمًا فَلَا يُوجَدُ حُكْمٌ اِلَّا وَهُوَ مَنْصُوصٌ

اور لکھے اونہوں نے وہ فرع فرع اور حکم حکم جدا جدا پس نہین پایا جاتا ہی کوئی حکم مگر کہ وہ معلوم ہے

لَهُمْ اِجْمَالًا اَوْ تَفْصِيلًا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ فَاِنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تُحَرَّرْ وَلَمْ تُدَوَّنْ

اونسے اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر اونکے پس تحقیق مذہب اوروں کے نہین لکھے گئے ہین اور نہ جمع کیے گئے

كَذٰلِكَ فَلَا يُعْرَفُ لَهَا قَوَاعِدُ يُسْتَخْرَجُ اَحْكَامُهَا فَلَمْ يَجُزْ تَقْلِيدُهُمْ

اوسطرح پس نہین پہچانی جاتی ہین واسطے اونکی قاعدی کہ نکالے جاوین اونسے احکام پس نہ جایز ہوئی تقلید اونکے

فِيمَا حُفِظَ عَنْهُمْ لِاَنَّهُ قَدْ يَكُونُ مَشْرُوطًا بِشُرُوطٍ اُخْرٰى وَكَلُّوهَا اِلٰى

بیچ اوس چیز کے کہ نقل کے گئی اونسے اسلئے کہ وہ نقل کبھی ہوتی ہی شرط کی گئی ساتھہ اور شرطونکی کہ سونپا ہی اونکو طرف

فَهْمِهَا مِنْ قَوَاعِدِهِمْ فَقَلَّتِ الثِّقَةُ بِمَا يُحْفَظُ عَنْهُمْ مِنْ قَيْدٍ اَوْ شَرْطٍ

سمجھنے اونکی قواعد اونکیسے پس کم ہوا اعتماد ساتھہ اوسچیز کے کہ منقول ہی اونسے قسم قیدی یا شرطی سے

فَلَمْ يَجُزِ التَّقْلِيدُ حِ اِنْتَهٰى وَقَالَ الْاِسْنَوِيُّ فِي اٰخِرِ شَرْحِ مِنْهَاجِ الْاُصُولِ

پس نہ جایز ہوئی تقلید اوسوقت تمام ہوا کلام ابن حجر کا اور کہا اسنوی نے بیچ آخر شرح منہاج الاصول کے

لِلْقَاضِي الْبَيْضَاوِيِّ قَالَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي الْبُرْهَانِ اَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ

کہ جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام الحرمین نے بیچ برہان کے کہ جمع ہوئی ہین محقق

عَلٰى اَنَّ الْعَوَامَّ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَعْمَلُوا بِمَذْهَبِ الصَّحَابَةِ بَلْ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَّبِعُوا

اسپر کہ عوام کو نہین لایق ہے یہہ کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونپر یہہ کہ پیروی کرین

مدغس

مَذْهَبُ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ سَبَرُوا وَنَظَرُوا وَبَوَّبُوا الْأَبْوَابَ وَذَكَرُوا أَوْضَاعَ

مذہب اون ائمہ کی کہ جنہوں نے اصول مقرر کئی پھر نظر کی اور مقرر کئی باب اور ذکر کئے اوضاع

الْمَسَائِلِ وَأَوْضَحُوا طُرُقَ النَّظَرِ وَهَذَّبُوا الْمَسَائِلَ وَبَيَّنُوهَا وَجَمَعُوهَا

مسایل کے اور واضح کئین راہین نظر کی اور ستری نکالی مسلے اور بیان کیا اونکو اور جمع کیا اونکو

وَذَكَرَ ابْنُ الصَّلَاحِ أَيْضًا حَاصِلَهُ أَنَّهُ يَتَعَيَّنُ تَقْلِيدُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ دُونَ

اور ذکر کیا ابن صلاح نے بھی کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بلاشبہ مقرر ہوئی تقلید چاروں اماموں کی نہ

غَيْرِهِمْ لِأَنَّ مَذَاهِبَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ قَدِ انْتَشَرَتْ وَعُلِمَ تَقْيِيدُ مُطْلَقِهَا

اوروں کے اسلئے کہ مذہب چاروں اماموں کے بلاشبہ پھیل رہے ہین اور جانا گیا مقید کرنا مطلق اونکی کا

وَتَخْصِيصُ عَامِّهَا وَشُرُوطُ فُرُوعِهَا بِخِلَافِ مَذَاهِبِ غَيْرِهِمْ انْتَهَى وَقَالَ

اور خاص کرنا عام اونکی کا اور شرطین فروع اونکی کے بخلاف مذہب اوروں کی تمام ہوا کلام ابنوالی کا اور کہا

الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ فِي آخِرِ تَحْرِيرِ الْأُصُولِ تَكْمِلَةٌ نَقَلَ الْإِمَامُ إِجْمَاعَ الْمُحَقِّقِينَ

شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر اصول کے یہہ تکملہ ہی نقل کیا امام نے جمع ہونا محققین کا

عَلَى مَنْعِ الْعَوَامِّ مِنْ تَقْلِيدِ أَعْيَانِ الصَّحَابَةِ بَلْ عَلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِهِمُ الَّذِينَ

اوپر منع کرنے عوام لوگون کے تقلید صحابہ کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ کے

سَبَرُوا وَوَضَعُوا وَدَوَّنُوا وَعَلَى هَذَا مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنْعَ تَقْلِيدِ

اصول مقرر کئی ہیں اور وضع کئی مسائل اور جمع کئی اور بنا بر اسیکی ہی جو کچھ کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع ہونا تقلید کا

غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لِانْضِبَاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَتَقْيِيدِ مَسَائِلِهِمْ وَ

سوائے چاروں اماموں کے واسطے انضباط مذہب اونکے کے اور مقید ہونے مسائل اونکی کے اور

وتخصيص عمومها ولم يرد مثله في غيرهم لان لا تقراض اتباعهم

اور خاص کرنا عموم مسائل کا اور جانا گیا مثل اسکا بیچ غیر اونکی کے اتنے واسطے ہو جنکے اتباع اونکی

وهو الصحيح انتهى وقال صاحب بحر الرائق في الاشباه في الفن الاول في

اور یہی صحیح ہی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ اشباہ کی بیچ فن اول کے پہلے قاعدہ

القاعدة الاولى الاجتهاد لا ينقض بالاجتهاد وما خالف الائمة الاربعة

مین اجتہاد نہین ٹوٹتا ہے ساتھہ اجتہاد کے اور جو کچھہ مخالف چارون اماموں کے

فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف غيرهم فقد صرح في التحرير

پس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہو بیچ اوسکے خلاف غیر اونکا پس تحقیق تصریح کی گئی ہی بیچ تحریر کے

ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انتهى

کہ بلاشبہہ اجماع تحقیق منعقد ہوا ہے اوپر نہ عمل کرنیکے اوس مذہب پر کہ مخالف ہے چارون اماموں کے تمام ہوا کلام

وقال القاضي في التفسير المظهري تحت قوله تعالى اربابا من دون الله

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے بیچ تفسیر مظہری کی نیچے قول اللہ تعالے کی اربابا من دون اللہ

فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة

پس تحقیق اہل سنت اور جماعت تحقیق متفرق ہوئی بعد تینون قرنون کے یا چارون کے

على اربعة مذاهب ولم يبق في الفروع سوى هذه المذاهب الاربعة

اوپر چارون مذہبون کے اور نہین باقی رہا بیچ فروع کی سوا ان چار مذہبون کے

فقد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقال

پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونی اوس قول کے کہ مخالف ہو چارون کے اور تحقیق فرمایا

(رسول)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و قال اللہ تعالیٰ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتی ہے امت میری گمراہی پر اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ

و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا

اور جو کوئی پیروی کریگا غیر راہ مومنون کے پھیر دینگے ہم اوسکو اوسیچیز کیطرف کہ پھرا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم مین اور بری ہے

انتہی و قال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبح قال بعض

تمام ہوا کلام قہستانی صاحب کا اور کہا طحطاوی نے بیچ شرح در المختار کے بیچ کتاب ذبح کے کہ کہا بعض

المفسرین ہذہ الطائفۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ و الجماعۃ

مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانے والی کہ جسکو کہتے ہین اہل سنت و جماعت

قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون و المالکیون و الشافعیون

تحقیق جمع ہوئے ہی آجکے دن بیچ چارون مذہبون کے کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی

و الحنبلیون و من کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک

اور حنبلی ہین اور جو کوئی کہ ہو خارج ان چارون مذہبون سے بیچ اس زمانے کے

الزمان فہو من اہل البدعۃ و النار ہی مثواہ لکن المہدی علیہ السلام

پس وہ اہل بدعت اور دوزخ ہے تمام ہوا کلام طحطاوی کا لیکن مہدی علیہ السلام

مستثنی عن ذلک لانہ افضل و مذہبہ احسن المذاہب بالنصوص

اس سے مستثنی ہین کیونکہ وہ افضل ہین اور اونکا مذہب سب مذہبون سے احسن ہے باعتبار نصوص کے

و الجواب عن الآیۃ ان جمیع افراد اہل الذکر غیر مراد بالاجماع

پس آیت کا تو جواب یہہ ہے کہ اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع نہین ہین

فَالْآيَةُ مُعَلَّلَةٌ بِعِلَّةِ تَكْمِيلِ الدِّينِ لِأَنَّ الْأَمْرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا

پس آیت ساتھہ علت تکمیل دین کے معلل ہے اسلئے کہ سوال کا حکم صرف اسیہی واسطے تہا

لِذٰلِكَ فَالْآيَةُ مُعَلَّلَةٌ بِعِلَّةِ التَّكْمِيلِ فَحُمِلَتِ الْآيَةُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ

سو آیت ساتھہ علت تکمیل دین کی معلل ہوئی اب آیت ان چارون امام پر

الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِي زَمَانِنَا لِأَنَّ تَكْمِيلَ الدِّينِ فِي زَمَانِنَا فِي هٰؤُلَاءِ

ہمارے زمانہ مین محمول ہے اسلئے کہ دین کی تکمیل اس زمانہ مین اون مین ہے

لَا فِي غَيْرِهِمْ كَمَا مَرَّ وَالْجَوَابُ عَنِ الْإِجْمَاعِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعُلَمَاءِ

غیرمین نہین چنانچہ گذر چکا اور اجماع کا جواب یہہ ہے کہ علما سے مراد یہہ ہے

هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ بِدَلِيلِ مَا ذُكِرَ انْتَهَى كَلَامُ زَيْدٍ فَقَالَ عَمْرٌو

چارون امام ہین اسکے دلیل وہ ہی ہی جو ذکر ہو چکا زید کی تقریر تمام ہوئی پس عمرو نے کہا

لَوْ سُلِّمَ انْحِصَارُهُ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فَتَعْيِينُ الْمَذْهَبِ الْوَاحِدِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اور اگر اوسکا انحصار چارون مذہب مین تسلیم کیا جاوی تو ایک مذہب کی تعیین واجب نہین ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلِانْعِقَادِ

اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی پس پوچھہ لو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور اسلئے کہ اسپر

الْإِجْمَاعِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ الْقَرَافِيُّ قَدِ انْعَقَدَ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلٰى أَنَّ مَنِ

اجماع ہو رہا ہے قرافی کہتا ہی بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

اسْتَفْتَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَغَيْرَهُمَا

ابو بکر اور عمر سے فتوی لیوی تو اوسکو یہہ بہی اختیار ہی کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہما سے فتوی لیوی ہے

بحث وجوب تعیین المذہب الواحد

ویعمل

وَنَعْمَلُ بِقَوْلِهِمْ مِنْ غَيْرِ نَكِيرٍ إِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي جَزِيلِ الْمَوَاهِبِ وَقَدْ ذَكَرَ

اور اونکی قول پر عمل کرتے ہیں اسکا کسی نے انکار نہیں کیا تمام ہوا اسکو سیوطی نے جزیل المواہب میں ذکر کیا ہے

فِي كُتُبِ الْأُصُولِ أَنَّ الْمُقَلِّدَ إِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا هَلْ وَجَبَ عَلَيْهِ لَا يَنْتَقِلُ أَمْ

کتب اصول میں یہہ مذکور ہے کہ مقلد جب ایک مذہب کو اختیار کرلی آیا اوسپر اوسی مذہب پر قائم رہنا واجب ہے یا نہیں

فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَقَالَ الْبَعْضُ لَا وَهُوَ الْمُخْتَارُ إِذْ لَا وَاجِبَ إِلَّا مَا أَوْجَبَهُ اللّٰهُ

پس کسے کہا ہی ہاں واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہیں واجب اور یہہ ہے مختار ہی اسلئے کہ سوا واجب کے ہوی اللہ کے کچھہ واجب نہیں ہوتا

وَلَمْ يُوجِبْ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يَتَمَذْهَبَ أَحَدٌ انْتَهَى كَلَامُ عَمْرٍو فَقَالَ زَيْدٌ يَتَعَيَّنُ

اور اللہ تعالی نے کسی پر یہہ واجب نہیں کیا کہ ایک ہی مذہب میں رہا کری کلام عمرو کا تمام ہوا پس زید کہتا ہی کہ بیشک چاروں

الْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَاجِبٌ لِأَجْلِ انْتِظَامِ الدِّينِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اماموں میں سے ایک مذہب کے تعیین واسطے انتظام دین کے قرآن اور حدیث

وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ وَالْعَقْلِ فَأَمَّا الْكِتَابُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ فَلَا بُدَّ

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے رو سے واجب ہے قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی پس ہمنی وہ بات سلیمان کو سمجھا دی پس

تَدُلُّ عَلَى أَصَابَةِ سُلَيْمَانَ دُونَ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَا يَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ

دلالت کرتی ہی کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر تھے داؤد علیہ السلام صواب پر نہ تھے پس یہہ آیت دلالت کرتے ہے

الْمُجْتَهِدَ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ وَأَمَّا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِ

کہ مجتہد سی کبھی خطا ہوتی ہی اور کبھی صواب اور رہے حدیث سو ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کری اور اجتہاد کری اور صواب پر جاوی

فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر متفق عليه فالحديث متفق

تو اسکی لیئے دو ہر اثواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہو جاوے تو اسکو اکہرا اجر متفق علیہ پس متفق علیہ

عليه نص صريح في ان المجتهد قد يخطي وقد يصيب واما الاجماع فقال الامام

اس مدعا پر نص صریح ہی کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور اجماع یہ ہے کہ امام

النووي في شرح مسلم في كتاب الاقضية تحت ذلك الحديث قال العلماء

نووی شرح مسلم کے کتاب الاقضیہ مین اس حدیث کے تحت مین کہتے ہین علماء

اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب فله

تمام مسلمانون کا اسپر اجماع ہی کہ یہ حدیث ایسے حاکم عالم کے حق مین ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب پر

اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده

دو ہر اجر ہے ایک اجر ہی اوسکی اجتہاد کا اور ایک اجر اوسکی صواب کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک ہی اجر ہی اجتہاد کا

انتهى فذلك الاجماع اجماع على ان المجتهد قد يخطي وقد يصيب وعليه

تمام ہوا پس یہ اجماع ہی کہ مجتہد سے کبھی خطا ہو جاتی ہی اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اسپر

الائمة الاربعة كما ذكرت في قول السديد في وجوب التقليد واما

چاروں امام ہین جنانچہ مین نے قول السدید فی وجوب التقلید مین ذکر کیا ہے اور اسپر

القياس فقال العلامة النفتازاني في شرح العقائد الثالث القياس

قیاس یہ ہے کہ علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین کہے ہین تیسرے یہہ کہ قیاس

مظهر كمثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص ايضا معنى وقد اجمعوا على

ظاہر کرنے والا ثابت ہین کرنے والا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہی وہ درحقیقت نص سے ثابت ہوتا ہے اور اسپر اجماع

أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا ثَبَتَ بِالنَّصِّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ انْتَهَى يَعْنِي أَنَّ الْحَقَّ وَالصَّوَابَ إِذَا كَانَ فِيمَا ثَبَتَ

کہ حق بات جو نص سے ثابت ہوتی ہے ایک ہے ہوتے ہی یا وہ نہیں تمام ہوا مراد یہ ہے کہ بی شبہ حق اور صواب چونکہ نص

بِالنَّصِّ وَاحِدٌ فَمُقْتَضَى الْقِيَاسِ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ فِيمَا ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَيْضًا

پس اجماع قیاس کا یہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے بھی ایک ہی ثابت ہو

وَاحِدًا لِاتِّحَادِ الْعِلَّةِ وَهُوَ ثُبُوتُهَا بِالنَّصِّ وَلَوْ مَعْنًى لِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ

کیونکہ علت متحد ہے یعنے اوسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہو اسلئے کہ مجتہد فریق اہل سنت و جماعت کے نزدیک

وَالْجَمَاعَةِ مُظْهِرٌ كَالسُّنَّةِ لَا مُثْبِتٌ لِأَنَّ الْحَاكِمَ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَحْدَهُ بِالْإِجْمَاعِ

مظہر ہوتا ہی جیسے سنت مثبت نہیں ہوتا اسلئے کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے پس تحقیق قیاس

فَقَدْ ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ وَأَمَّا الْعَقْلُ فَقَالَ الْعَلَّامَةُ

یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور عقل یہہ ہے کہ علامہ

التَّفْتَازَانِيُّ فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ فَلَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اجْتِمَاعُ

تفتازانی شرح عقائد مین کہتے ہین کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو ایک ہی

النَّقِيضَيْنِ فِي الْفِعْلِ بِالْحُرْمَةِ وَالْإِبَاحَةِ وَالصِّحَّةِ وَالْفَسَادِ وَالْوُجُوبِ وَعَدَمِ الْوُجُوبِ إِلَخْ

فعل حرام بھی ہوتا اور مباح بھی ہوتا یا صحیح بھی ہوتا اور فاسد بھی ہوتا یا واجب بھی ہوتا اور غیر واجب بھی

يَعْنِي لَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اجْتِمَاعُ النَّقِيضَيْنِ فِي الْعَمَلِ وَالِاعْتِقَادِ

مراد یہہ ہے کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور اعتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آتا

وَبَيَانُهُ أَنَّهُ إِذَا اجْتَهَدَ الْمُجْتَهِدَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ ذَلِكَ الْفِعْلَ حَلَالٌ

اسکی توضیح یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کرین پس ایک کہے کہ یہہ فعل حلال ہے

ابی حنیفہ ومما کتبہ مولانا العلامۃ شافی العی مفتی مذہب الامام الشرنبلی رح

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافی مرض جہل کا مفتے مذہب امام شافعی کے کا

وما سطرہ العلامۃ الناسک السالک فی اقوم المسالک مفتی مذہب الامام

اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والی راست ترین رستہ مفتے مذہب امام

دار الہجرۃ الامام مالک فرایتہ ھو الحق الصریح وھو مذھبنا علی الراجح الصحیح

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو ہی حق صریح پایا اور یہہ ہے ہمارا مذہب ہے بقول راجح

قال فی الغایۃ ویتعین الان تقلید احد ائمۃ الاربعۃ لعدم احفظ فذاھب

غایۃ مین کہا ہے اب چارون امام مین سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہین ہے

غیرھم والمنکر للتقلید ینادی من مکان بعید وقولہ بان التقلید شرک

اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

واستدلالہ علی ذلک بالایۃ والحدیث کلام مفتری وقول خبیث فیجب

اور اوسکی سند آیہ اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قمعہ وزجرہ ورد علی ان امکن اللہ منہ والا فمکل عقوبتہ الی اللہ

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ کے طاقت دی اور نہین تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وھو حسبنا ونعم الوکیل کتبہ الحقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ

اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اوسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتے مذہب حنبلی کی مفتی نے

بمکۃ المشرفۃ حامدا مصلیا مسلما

مکہ مشرفہ مین حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده رب زدني علما الجواب الموفق

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد و ستائش اللہ کی ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب صواب کے موافق

للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام مرجع الانام

بیشک ہے جو علماء اسلام مکہ کے مفتیوں نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام ايد الله بهم الدين وهدى بهديهم المسلمين

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اسے اوسکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اوسکی ہدایت سے مسلمانوں کو ہدایت کرے

والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه المقصر راجي الفيض الوهبي السيد

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ توفیق دینے والا ہی اوسکو لکھا تقصیر دار اور فیض وہبی کی امید وار

فان لی نسبۃ صحیحۃ محمد

محمد محمد الكتبي الحنفي المدرس بالمسجد الحرام عفى عنه آمين

محمد محمد کتبی حنفی نے جو مسجد الحرام مین مدرس ہے

الحمد لله اللهم هداية للصواب ما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون

تمام حمد اللہ کے ہی الٰہی مین صواب ہدایت بتا ہاتا ہون جو کہ اسلام کے مفتیوں اور علماء محققین نے جواب دیا

الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل

یہ ہی حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہی

عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج الفاضحة

اور بیشک اس رسالہ مین دلائل واضح اور حجتین فاضلہ ہین

اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت عليها كواكب التدقيق سلمت صوارم

غالبا كما صرح به العلامة الحلبي في حاشية شرح الوقاية في بحث

چنانچہ علامہ حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ مین اوقات کی

الاوقات حيث قال قلنا المطلق ينصرف الى الفرد الكامل غالبا انتهى

بحث مین اسکی تصریح کی ہی جہان کہا ہی ہم کہین گے کہ مطلق غالبا فرد کامل کی طرف پھرتا ہی تمام ہوا

ولانه قال الله تعالى واتبعوا احسن ما انزل اليكم من ربكم فالآية

اور اسلیے کہ اللہ فرماتا ہی اور عمل کرو احسن اوسچیز کا جو اوترا تمکو تمہاری رب سے پس اس آیت مین

نص في وجوب اتباع احسن ما انزل من الله تعالى ولا شك في ان المجتهد

حکم صریح ہی در باب وجوب پیروی کرنے بہتر کے جو اوترے رب کے طرف سے اور اسمین شک نہین ہے کہ مجتہد

انما هو مظهر للحكم لا مثبت فاذا كان الامر كذلك كانت الاحكام

صرف حکم مظہر ہوتا ہی مثبت نہین ہوتا پس جب یہہ مدعا ثابت ہوا تو جو احکام فرد کامل کے

المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن ما انزل من الاحكام المستخرجة

قوت اجتہادیہ سے ظاہر ہوے ہین وہ بہ نسبت احکام جو غیر کامل کے قوت اجتہادیہ سے

بقوة غيره فدلت الآية ان الآية محمولة على الفرد الكامل فحصل

ظاہر ہوے ہین احسن ہوے اب یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ وہ آیت فرد کامل پر محمول ہے اب ان دلایل

مما ذكر من الادلة ان مراد الآية الفرد الكامل لا الناقص فوجب على

مذکورہ سے حاصل ہوا کہ اس آیت مین فرد کامل مراد ہی ناقص نہین اب مقلد پر

المقلد اتباع مذهب الفرد الكامل لا الناقص بذلك الكتاب وبه

اتباع مذہب مجتہد کامل کا بوسیلہ اس کتاب کی جسمین کچھ شبہہ نہین واجب ہوا ناقص کا نہین

والله

وَأَمَّا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَ

اور سنت سو عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ

فرمایا تر و تازہ کیجیو اللہ اوس بندہ کو کہ میری بات سنی پھر اوسکو یاد رکھی اور دلمین کیے اور اوسکو آگے پہنچایا

غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ

فقیہ نہین ہوتے اور بعضے فقیہ اوٹھانے والے فقہ کو اوسکی ہین جو اوس سے زیادہ فقیہ ہی یہہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور

مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ذَكَرَهُ فِي الْمِشْكٰوةِ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ فَذٰلِكَ

ماجہ اور دارمی اور ترمذی نے روایت کی ہی مشکوۃ مین مذکور ہی اور اسکو ترمذی نے حسن کہا ہی ایسا یہہ

الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى اتِّبَاعِ الْأَفْقَهِ أَيِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ كَالْآيَةِ وَأَمَّا الْقِيَاسُ

حدیث افقہ یعنی فرد کامل کے اتباع پر دلالت کرتی ہی جیسے آیت دلالت کرتی ہے اور اسپر قیاس

فَلِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ الرَّاجِحَ عِنْدَ الْمُقَلِّدِ بِمَنْزِلَةِ الدَّلِيلِ الرَّاجِحِ عِنْدَ الْمُجْتَهِدِ كَمَا كَانَ

سو اسلئے کہ مجتہد کامل مقلد کے واسطے ایسا ہی جیسے مجتہد کیواسطے دلیل کامل اب جیسی

اِتِّبَاعُ الدَّلِيلِ الرَّاجِحِ وَاجِبًا فَكَذٰلِكَ اِتِّبَاعُ الْمُجْتَهِدِ الرَّاجِحِ كَانَ وَاجِبًا وَأَمَّا الْإِجْمَاعُ

اتباع دلیل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباع مجتہد کامل کا واجب ہے اور اسپر اجماع ہے

فَقَالَ الْإِمَامُ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِي إِحْيَاءِ الْعُلُومِ فِي بَحْثِ كَانَ الْأَمْرُ

کہ امام حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی بحث ارکان الامر بالمعروف

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بَاقٍ عَلٰى كُلِّ مُقَلِّدٍ اِتِّبَاعُ مُقَلِّدِهِ فِي كُلِّ تَفْصِيلٍ فَإِنَّ

والنہی عن المنکر میں کہتے ہین بلکہ ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر جزیہ مین لازم ہے کیونکہ

مخالفته للمقلد متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهى فقد ثبت

مجتہد سے مخالف ہونا علمار مین بالاتفاق منکر یعنے ناپسند ہے تمام ہوا اب ان دلائل

ذكر من الادلة من الكتاب والسنة والاجماع والقياس والعقل ان المقلد

سے جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل ہی سے مذکور ہوئی یہہ ثابت ہوا کہ مقلد

وجب عليه اتباع مذهب المجتهد الراجح الكامل عنده واستمراره عليه

اتباع اور استمرار اوس مجتہد کی مذہب کا جو اوسکے نزدیک راجح اور کامل ہو واجب ہے

وعليه اتفاق العلماء لهذه الادلة المذكورة قال حجة الاسلام

اور اسپر باعتبار ان دلائل مذکورہ کی علمار کا اتفاق ہی حجۃ الاسلام احیار العلوم مے

في البحث الثاني من احياء العلوم لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز

اوسی بحث مین کہتے ہین کہ علمار مین سے یہہ کسیکا مذہب نہین ہے کہ مجتہد کو غیر کی اجتہاد پر

له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذاهب في اجتهاده الى شخص

عمل کرنا جایز ہے اور نہ کسیکا یہہ مذہب ہے کہ جسکو باعتبار اپنی فکر کی تقلید مین ایک شخص

راه افضل العلماء ان ياخذ بمذهب غيره انتهى فكلام الامام الهمام حجة

افضل علمار معلوم ہو چکی وہ اوسکے مذہب پر عمل کرے تمام ہوا پس کلام امام حجۃ الاسلام کے

الاسلام نص في الامرين فالاول ان المجتهد لا يجوز وحرم له العمل بموجب

دو مطلب پر نص ہے اول مطلب یہہ کہ مجتہد کو بموجب اجتہاد غیر کے عمل کرنا جایز نہین حرام ہے

اجتهاد غيره لان تقليد غير حرام بالاجماع كما في كتب الاصول والثاني

اسلئے اوسکو غیر کے تقلید بالاجماع حرام ہے چنانچہ کتب اصول مین ہی اور دوسرا مطلب یہہ

الملقا

أن المقلد اذا ادى رايه وفكره الى انه افضل العلماء فلا يذهب احدا الى ا

کہ مقلد کی رای اور فکر مین جب افضلیت کسی عالم کی ثابت ہو چکی تو کسیکا یہہ مذہب نہین

يأخذ بمذهب غيره وما له ان المقلد اذا اداه انه افضل العلماء وجب عليه

کہ وہ اور کے مذہب پر عمل کریں اسکا انجام یہہ ہے کہ مقلد جب کسی ایک مجتہد کو افضل العلماء سمجھ لے تو اوسکو

استمراره على مذهبه وجوبا كان تركه مكروها تحريميا فذلك لا ينافي قول

اوس مجتہد کے مذہب پر قائم رہنا واجب ہے اوسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہی سو یہہ مطلب جمہور کے قول کے

الجمهور المسطور في كتب الاصول ان تقليد المفضول جائز لان جوازه كما في

جو کتب اصول مین لکھا ہوا ہے منافی نہین ہے کہ مفضول کی تقلید جائز ہے اسلیے کہ یہہ جواز اوس وجہ کے منافی

الوجيز المذكور فلهذا قال في الاول لا يجوز ولم يقل ذلك في الثاني بل قال ما قال

نہین ہے اسلیے اول مین لا یجوز کہا ہے اور یہہ لفظ دوسرے مین نہین کہا بلکہ وہ کہا جو کہا

فحصل التطبيق والتوفيق وقال الفهستاني في النقاية شرح مختصر الوقاية

اب تطبیق اور توفیق حاصل ہو گئی اور فہستانی نقایہ مختصر الوقایہ کے شرح مین کہتا ہے

واعلم ان من جعل الحق متعددا كالمعتزلة اثبت للعامي الخيار في الاخذ من كل

اور سمجھ لے کہ جس شخص نے حق کو متعدد قرار دیا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کی لئی یہہ اختیار ثابت کیا ہے

مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كالعلمائنا الزم للعامي اماما واحدا كما

کہ ہر مذہب مین سے اپنی ہوس کے موافق عمل کر لیا کریں اور جسنے حق کو ایک ہے قرار دیا ہے جیسے ہمارے علما تو اوسنے عامی کو کسی

في الكشف فلو اخذ من كل مذهب بما صار فاسقا تاما كما في شرح

چنانچہ کشف مین ہے اگر کوئی ہر ایک مذہب مین سے بسا بسا لیا کریں تو پورا فاسق ہو گا چنانچہ یہہ شرح

الطحاوي فوجب في المذهب الصلابة اي اعتقاد كونه حقا وصوابا كما في

طحاوی مین ہے اب اپنی مذہب مین استقلال یعنے اوس مذہب کی حقیت اور صواب کا اعتقاد واجب ہے چنانچہ

الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب غيرنا

جواہر مین ہے اور ہمارے مشایخ کہتے ہین کہ ہمارا مذہب بیشک صواب ہے جسمین خطا کا احتمال ہے اور غیرون کا مذہب

خطا يحتمل الصواب كما في المصفى انتهى هذا مبني على ان المجتهد قد يخطى

خطا ہے صواب کا احتمال ہے چنانچہ مصفے مین ہے تمام ہوا اسکی اصل یہ ہیگی کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے

وقد يصيب فاذا كان الامر كذلك كان مذهب افضل المجتهدين صوابا يحتمل

اور کبھی صواب بس جبکہ ہوا امر ایسا تو ہوگا مذہب افضل المجتہدین کا صواب پر محتمل خطا کا

الخطا وقال الشامي في شرح الدر المختار في كتاب التعزير تحت قوله

اور شامی نے شرح درالمختار کی کتاب التعزیر مین اس قول ارتحل آہ کے تحت مین کہا ہے

ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في السراجية فان العلماء حاشا

کہ تعزیر دیا جاوی چنانچہ سراجیہ مین ہے بیشک علماء اونکو اللہ نے محفوظ

هم الله تعالى ان يريدوا الا زدراء مذهب الشافعي وغيره بل يطلقون تلك

رکھا ہے اس سے کہ وہ مذہب شافعے وغیرہ کی حقارت کرتے ہون بلکہ ایسے ایسی عبارت

العبارة للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدين ويدل على

انتقال کی بندش ہے ایسا نہو کہ مجتہدین کا مذہب کھیل اور بازیچہ ہو جاوے اور اسکی دلیل ہے

ذلك كما في القنية رامزا لبعض كتب المذهب ليس للعامي ان يتحول من

جو قنیہ مین مذہب کے بعضے کتابون سے اشارہ ہے عامی کو یہہ اختیار نہین ہے

مذهب الى مذهب ويستوي فيه الشافعي والحنفي انتهى يعني ان كان لعه

کہ ایک مذہب سی دوسرے مذہب مین داخل ہو جاوے اور اسمین شافعی اور حنفی سب برابر ہین تمام ہوا مراد ہے کہ

حيث اطلقوا تلك العبارات الدالة على التغيير لم يكن مرادهم تحقير

جس جگہہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تغیر پر دلالت کرتے ہے اونکی غرض تحقیر

شافعي وغيره رضي الله عنهم بل اطلقوا تلك العبارات الدالة

شافعے وغیرہ رضے اللہ عنہم کی نہین ہے بلکہ یہہ عبارات جو تغیر پر دلالت کرتے ہین

على التغيير لمنع من الانتقال من مذهب الى مذهب خوفا من التلاعب

انتقال کی بندش ہے مذہب سی دوسرے مذہب مین اس خوف سی کہ بازیچہ

فيستوي فيه الحنفي والشافعي والمالكي والحنبلي رضي الله تعالى عنهم

نہو جاوے اب اسمین حنفی اور شافعے اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہین

كما في القنية ناقلا عن بعض كتب المذهب انه ليس للعامي ان يتحول

چنانچہ قنیہ مین مذہب کے بعض کتب سی نقل کیا ہی کہ عامی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک

من مذهب الى مذهب ويستوي فيه الحنفي والشافعي وقال الملا علي

مذہب سے دوسرے مذہب مین ہو جاوے اور اسمین حنفی اور شافعے دونو برابر ہین اور ملا علی قاری

القاري في الرسالة المذكورة وجب عليه حتما ان يعين مذهبا من

رسالہ مذکورہ مین کہتے ہین کہ اوسے پر خواہ مخواہ یہہ واجب ہے کہ ان مذاہب مین سے

هذه المذاهب اما مذهب الشافعي في جميع الفروع او مذهب مالك

کوئی ایک مذہب معین کرلے یا شافعے کا مذہب تمام فروع مین یا مالک کے مذہب

أو مذهب أبي حنيفة وغيرهم وليس له أن يتحول من مذهب الشافعي ما يهواه

یا ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب لے راوسکو یہہ جایز نہین کہ شافعی مذہب مین سے وہ باتین جنکے

ومن مذهب غيره ما يرضاه لأنا لو جوزنا ذلك لأدى إلى الخبط والخروج عن

جواوسکی ہوس ہو اور مذہب مین جو خواہش دکہتا ہو اسلئے کہ اگر ہم جایز رکہین تو خبط ہو جاویگا اور انتظام

الضبط حاصله يرجع إلى نفي التكليف لأن مذهب الشافعي مثلا إذا اقتضى

باقی نرہیگا انجام مین تکلیف جاتی رہیگی اسلئے کہ مثلا شافعی مذہب اگر ایک شی کے

تحريم شيء ومذهب غيره إباحة ذلك الشيء أو على العكس فهو إن شاء

حرمت لازم کریگی اور دوسرا یکا مذہب اوسہی شے کی اباحت یا اسکی برعکس پس وہ شخص کر جاہے

مال إلى الحلال وإن شاء مال إلى الحرام فلا يتحقق الحل والحرمة وفي ذلك

حلت کا قایل ہو اور اگر چاہی حرمت کا قایل ہو پس حلت اور حرمت دونو متحقق نہین ہین اور اس سے

إعدام التكليف وإبطال فائدته واستيصال قاعدته وذلك باطل انتهى

تکلیف جاتے رہی اور تکلیف کا فایدہ باطل ہوگیا اور اوسکا قاعدہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور یہہ باطل ہے

هذا دليل انتظام الدين وقال شاه ولي الله في عقد الجيد والمرجع عند

یہہ دلیل دین کے انتظام کی ہے اور شاہ ولی اللہ عقد الجید مین کہتے ہین اور فقہا کے

الفقهاء أن العامي المنتسب إلى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته

نزدیک مرجع یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کے وہ صاحب مذہب ہے نہین جایز اوسکو مخالفت اوس مذہب منسوب الیہ کی

انتهى وقال شاه ولي الله في الانصاف فاعلم أن الناس كانوا في المائة الأولى

تمام ہوا اور شاہ ولی اللہ انصاف مین کہتے ہین جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کی لوگ

والثانية غير متعين على التقليد بمذهب واحد بعينه وبعد المائة

کسی ایک معین مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دوسری صدی کے بعد

ظهر فيهم التمذهب بأعيانهم وقل من لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه

اوسمین ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے اور وہ شخص کمتر تھا کہ کسی خاص مجتہد کے مذہب پر اعتماد

وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب

نہ کرتا ہو حالانکہ اوس زمانہ مین یہی واجب تھا تمام ہوا اور شیخ عبد الوہاب

الشعراني في الميزان الصغرى واعلم انه لا ينافي ما ذكرنا من الزام العوام

شعرانی میزان الصغرے مین کہتے ہین اور جاننا چاہئے کہ یہہ ہمارا اس مدعا کے منافی نہین ہے کہ علمانے

للعامة بالتزام مذهب معين لانهم ما الزموهم بذلك الا رحمة بهم

عامی کی عوام مین لازم کر دیا ہی کہ ایک ہی مذہب معین پکڑی رہے اسلئے کہ علما کا یہہ تصید اون پر صرف رحمت ہے

فلولا الزامهم للعامي بمذهب معين لضل عن طريق الهدى انتهى وقال الشعراني

پس علما اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نکر دیتی تو بیشک طریق ہدی سے بچل جاتا تمام ہوا اور شعرانی

في الميزان الصغرى في موضع اخر اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الا وهي

میزان الصغری مین اور جگہہ کہتے ہین جسکو عین شریعت اولی کا مشہود میسر نہین آیا

وجب عليه التقليد بمذهب واحد كما مر خوفا من الوقوع في الضلال و

اوسپر تقلید ایک ہی مذہب کے واجب ہے چنانچہ گذرا اس خوف سے کہ گمراہی مین جا پڑے اور

عليه عمل الناس اليوم انتهى وقال الطحطاوي في شرح الدر المختار في

اب لوگونکا عمل اسہی پر ہے تمام ہوا طحطاوی درالمختار کے شرح مین

مِنْ كِتَابِ الذَّبْحِ قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ اَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ النَّاجِيَةَ الْمُسَمَّاةَ

کتاب الذبح مین کہتا ہے بعضے مفسر کہتے ہین یہہ طائفہ ناجے جسکو

بِاَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ الْحَنَفِيُّوْنَ

اہل السنۃ والجماعت کہتے ہین ان دنون چارون مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی

وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ فِيْ ذٰلِكَ

اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہووے

الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ اِنْتَهٰى وَقَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِي الْاِحْيَاءِ بَلْ

تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے تمام ہوا اور امام غزالی احیاء مین کہتے ہین بلکہ

عَلٰى كُلِّ مُقَلِّدٍ اِتِّبَاعُ مُقَلَّدِهٖ فِيْ كُلِّ تَفْصِيْلٍ فَاِنَّ مُخَالَفَتَهُ لِلْمُقَلِّدِ مُتَّفَقٌ

ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ مقلد کا مجتہد سے مخالف ہونا علماء مین متفق

عَلٰى كَوْنِهٖ مُنْكَرًا بَيْنَ الْمُحَصِّلِيْنَ اِنْتَهٰى فَالْجَوَابُ عَنِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْمُرَادَ الْفَرْدُ

منکر ہے تمام ہوا پس آیت کا جواب یہہ ہے کہ از روئی دلائل مسطورہ کے

الْكَامِلُ لَا النَّاقِصُ لِلْاَدِلَّةِ الْمَسْطُوْرَةِ وَالْجَوَابُ بِعَمَلِ اِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ اَنَّهٗ قِيَاسٌ

فرد کامل مراد ہے فرد ناقص مراد نہین ہے اور اجماع صحابہ کا یہہ جواب ہے کہ یہہ قیاس

مَعَ الْفَارِقِ لِاَنَّهٗ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ لِاَجْلِ الضَّرُوْرَةِ وَلَمْ تُوْجَدْ

مع الفارق ہے اسلئے کہ یہہ بسبب ضرورت اوسی زمانہ مین تھا اب اس زمانہ مین

تِلْكَ الضَّرُوْرَةُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيْ فِيْ رِسَالَتِهٖ

وہ ضرورت نہین رہی جیسا کہ ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین

الْمَذْكُوْرَةِ

المذكورة حيث قال وقيل ليس في عهد الصحابة كان واحد من الناس مخيرا

صاف کہا ہی جس جگہہ کہا ہے اگر کوئی اعتراض کرے کیا صحابہ کے زمین یون نہین تہا کہ ہر ایک کو زمین ہی مذہب اختیار کرنے

بين ان يأخذ في بعض الوقائع بمذهب الفاروق وفي بعض اخر بمذهب الصديق

کہ کسی حادثہ مین عمر فاروق کی مذہب پر عمل کرے اور کسی اور حادثہ مین ابو بکر صدیق اکبر کے مذہب پر عمل کرے

الاكابر قلنا انما كان كذلك لان مسائل الصحابة لم تكن كافية لعامة

کہ جواب دینکی یہہ اختیار اسلئے تہا کہ صحابہ کے مسائل عام اور وقائع اور حوادث کے لئے کافی

الوقائع ولا شاملة لكافة المسائل لانهم لم يتفرغوا الى تفريع التفاريع

نہین تہے اور تمام ابواب مسائل کو شامل تہے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کے

وتمهيد الاصول والتفاصيل فلاجل الضرورة يحل للمقلدين اتباع الائمة

اور اصول اور تفاصیل بیٹہانے کی فرصت نہین ملی تہے لاچار اس ضرورت سے مقلدین کو ائمہ مجتہدین کا

اما في زماننا فمذاهب الائمة الاربعة كافية لمعرفة الكل فلا ضرورة الى اتباع

حلال تہا ہمارا زمانہ سو چارون مذہب کے یک جا مین کافی ہین اب دو امام کی اتباع کی ضرورت

اما مين انتهى والجواب عن قولهم ان المقلد اذا التزم مذهبا هل وجب عليه

نہین ہے تمام ہوا اور اونکی پاس محل کا جواب کہ مقلد جب کوئی ایک مذہب اختیار کرلی تو اوسپر آیا استمرار واجب ہے

الاستمرار ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا وهو المختار اذ لا واجب الا ما

یا نہین بعض نے کہا ہی ہان استمرار واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہین واجب نہین اور یہہ ہے ہمارا پسند کیا ہوا

اوجبه الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب احد انتهى كلامه

ہوتا ہی جو اللہ تعالے واجب کیا ہے اور کسی پر واجب نہین کیا کہ ایک کا مذہب اختیار کرہی تمام ہوا یہہ ہے کہ ہمارا

الی وجوب بمعنی الفرض بدلیل ان ھذہ العبارۃ مذکورۃ فی کتب الاصول المؤلفۃ

اس سے وجوب کے معنے فرض کے ہین اس دلیل سے کہ یہہ عبارت اصول تمام کے

والشافعیۃ ایضا والواجب عندھم بمعنی الفرض فما لم یحمل الوجوب علی الفرض

اور شافعی کے کتب مین بھی مذکور ہے اور واجب کا لفظ اونکی ہان فرض کے معنو مین ہے پس جب تک وجوب کے فرض

لا یستقیم المعنی بل الحنفیۃ فی الاصول ایضا کذلک حیث قالوا ان الامر للوجوب

نہ لینگے معنے ٹھیک نہین ہونگے بلکہ حنفی بھی اصول مین ایسے ہی ہین اسلئے کہ کہتے ہین کہ امر وجوب کے لئے

معناہ عندھم انہ للفرض بل فی کتبھم الفقہیۃ ایضا کثیر کما لا یخفی فقد

ہوتا ہی اسکی معنی حنفیون کے نزدیک یہہ ہین کہ فرض کے لئی ہے بلکہ انکی فقہی کتابون مین بھی مذکور ہی چنانچہ ظاہر ہے

علم مما ذکر ان الوجوب ھھنا بمعنی الفرض فیکون تقدیر الکلام ھکذا ان

پس جسنے اس تقریر سے یہہ معلوم ہوا کہ یہان وجوب فرض کے معنو مین ہے صاف گویا کلام یون ہوگی کہ مقلد

المقلد اذا التزم مذھبا ھل فرض علیہ الاستمرار ام لا فقال البعض

جب کوئی کسی مذہب اختیار کرلے تو آیا اوسپر استمرار فرض ہے یا نہین بعض کہتے ہین یعنے

وھو من قال بعدم جواز تقلید المفضول کلھم وقال البعض وھو من قال

جو مفضول کی تقلید کے جواز کا قائل نہین ہے کہتا ہی ہان اور کوئی یعنے جو مفضول کی

بجواز تقلید المفضول لا اذ لا فرض الا ما افرضہ اللہ تعالی

تقلید کے جواز کا قائل ہی کہتا ہی نہین اسلئے کہ فرض وہ ہے ہوتا ہے جو اللہ تعالی فرض کردے

ولم یفرض ذلک علی احد فیکون اھل السنۃ متفقین علی الالتزام

اور یہہ تو اللہ تعالی نے کسی پر فرض نہین کیا اب اہل سنت ایک ہی مذہب کے وجوبا التزام پر

المذھب

المذهب لواحد بطريق الوجوب الذي كان تركه

متفق ہوئے جسکا ترک کرنا

مكروها تحريما كما دل عليه ما قال الغزالي بل على كل

مکروہ تحریمی ہے چنانچہ اسپر امام غزالی کا یہہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ ہر

مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق

مقلد کو اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ اوسکی مخالفت

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى كلام زيد

علماء مین بالاتفاق منکر ہی تمام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

اعمرو على الخطاء ام زيد على الخطاء بينوا توجروا اجركم الله

اب عمرو ہے خطا پر یا زید ہے خطا پر بیان کرو ثواب تمکو اللہ

تعالى في الدارين خيرا

تعالی ہر دو جہان مین جزاء خیر دیوی

مواهر الغرب

مواهر علماء ملة المعظمة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين

تمام حمد واسطے اللہ پروردگار عالمین کے ہے اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگاروں کے ہی اور نہین ہے غضب مگر ظالمون پر

والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب پر

اللهم اهدني لما اختلف فيه من الحق انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم

الٰہی مجھکو دیکھا حق بات جسمین اختلاف ہو رہا ہی بیشک تو جسکو چاہی سیدھے راہ پر ہدایت کرتا ہے

وبعد فقد تاملت هذه الرسالة وما جرى بين المتناظرين في هذه

اور اسکی بعد مین نے اس رسالہ کو اور جو جو اس باب مین درمیان مناظرین کی گفتگو ہی خوب تامل کیا

المقالة فرايت ما قاله زيد هو الصواب الذي لا محيد عنه عند اولي

سو مین نے اوسکو جو زید کہتا ہے صواب پایا ایسا کہ عقلاء کی نزدیک اوسے اعراض نہین ہے

الالباب لاتفاق كلمة من يعتد به من علماء الشريعة المحمدية

واسطے اتفاق کلام علماء شریعت محمدیہ کے جو معتبر ہین

أن من لم يبلغ رتبة الاجتهاد يلزمه التقليد وأيّ الواصل الى هذه الرتبة

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہے اوسکو تقلید کرنی لازم ہے اور اب کہان ہے جو اس بلند رتبہ کو

العلية كيف وقد قال مولانا العلامة الحافظ الشيخ قاسم الحنفي تلميذ

حاصل کرے کیونکر ہوسکی یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

المحقق الكمال بن الهمام وكان من اهل القرن التاسع قد طوى بساط

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہین اور نوین قرن کے لوگون سے ہین کہ مدت دراز سے

الاجتهاد منذ دهر طويل لفقد شرائطه فاذا كان هذا في زمن الحافظ

اجتہاد کا فرش لپیٹ چکا واسطے گم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد مین

المذكور فما بالك بهذا الزمان الذي عم فيه الجهل وقل العرفان وتحوز

یہہ حال ہو پھر تجھکو اب اس زمانہ مین کیا خیال ہے جسمین جہل پھیل رہا ہی اور عرفان کمتر ہوگیا ہی اور اگر

لكل عالم ان يجتهد لعظم الخطب واتسع الخرق وعم الضرر وطم البلا

ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کری تو شوارے بڑہ جاوے اور خرافات شائع ہوجاوے اور ضرر پھیل جاوے اور بلا جوش مین

وقال كل برأيه وتهوسه وفهمه الجامد وذهنه الخامد وغرضه

اور ہر ایکا اپنی اپنی رای اور ہوس کی راہ سی اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض

الفاسد ولصارت الاحكام لا تنضبط والترافع والنزاع لا ينقطع كما هو

فاسد سے حکم دیا کری اور احکام ہرگز منضبط نرہین اور مقدمات بیحد بیحساب اور خصومت تمام نہو جیسا کہ اب

الواقع الآن في الديار الهندية من بعض الجهلة الذين هم كالانعام

حال ہے ملک ہندوستان مین بسبب بعضے لئیم جاہلون کے ہو رہا ہی جو کہ مثل چارپایون کی ہین

مِنَ التَّكَلُّمِ فِي حَقِّ الْعُلَمَاءِ الْأَرْبَعَةِ الْأَعْلَامِ وَرَدِّ عَامَّتِهِمْ لِاجْتِهَادِ الَّذِي دُونَهُ

کہ چارون علماء بزرگ کے باب مین کلام کرتے ہین اور اپنے لئی اجتہاد کا دعوے کرتے ہین جو بدون اوسکی

شَرْطُ الْاقْتِدَاءِ فَالْأَوْلَى بِهَذِهِ الطَّائِفَةِ التَّعْزِيرُ وَالرَّدْعُ وَالتَّحْذِيرُ مِنْ اتِّبَاعِهِمْ

کانٹے سوتنی ہین سو اس گروہ کے واسطے تعزیر اور چھڑکی اور دھمکی سزاوار ہے کہ انکا اتباع نہو

وَيَجِبُ عَلَى وُلَاةِ الْأُمُورِ صَانَهُمُ اللّٰهُ لَهُمْ لَا جَرَمَ تَعْزِيرُهُمُ التَّعْزِيرَ الْبَلِيغَ وَلَا

اور اولی الامر پر خدا تعالے اونکا نگاہ دار و چند کری انکی بڑی تعزیر دینی واجب ہے اور نہین

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهُ بِفَمِهِ وَأَمْرَ

پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ علی عظیم سے اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ہے ذمہ دار ذکر کی یہہ تقریر اپنی منہ سے

بِرَقْمِهَا خَادِمُ الشَّرِيعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سِرَاجُ الْحَنَفِيُّ مُفْتِي

اور اسکی لکھنے کی اجازت دی خادم شریعت اور منہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج حنفی نے



مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةَ حَالَةَ كَوْنِهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

جو اب یکہ مشرف کا مفتی ہی حمد اور صلوۃ اور سلام کرتے ہوے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالسَّالِكِينَ

تمام حمد اللہ کو جو اکیلا ہی اور درود اور سلام نازل ہو ہمارے سید محمد صلعم پر اور اوسکی آل اور اصحاب پر اور اونپر جو اوسکی

نَهْجَهُمْ بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اِسْأَلُكَ الْهِدَايَةَ لِلصَّوَابِ قَدْ تَأَمَّلْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ

رستہ پر چلے بعد اوسکے اے میرے معبود سواب کی ہدایت چاہتا ہون میں اس رسالہ کو

وَجَرْيَ بَيْنَ الْمُنَاظِرِيْنِ مِنَ الْمَقَالِ ثُمَّ تَأَمَّلْتُ مَا أَجَابَ بِهِ مَوْلَانَا مُفْتِي الْإِسْلَامِ

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا پھر میں نے مولانا مفتی اسلام کے جواب کو غور کیا

فائدہ

فرأيته جوابه هو العمدة عند العلماء الأعلام وهو الصواب الذي يعول

تو اونکی جواب ہی کو علماء اعلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جسپر اعتماد ہے

عليه ويرجع عند الاشتباه اليه فعلى ولاة الامور ثبت الله بهم

اور شبہ پڑے تو اوسہی مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکمون پر اللہ اونکی دین کے

قواعد الدين وقمع بهم المبتدعة والملحدين ان يعرد وا ومن يخرج عن اتباع

قواعد قائم رکہی اور اونکی سبب سے بدعتی اور ملحد لوگون کی بیخ کنی کری یہ لازم ہی جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے اتباع سے

الائمة الاربعة المجتهدين ويعدلوه بما يستحقه من العذاب المهين

باہر قدم رکہی اوسکو تعزیر دین اور اوسکو شکنجہ کرین اوسکے لائق ذلت کا عذاب

والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى

اور اللہ صواب کی توفیق دینی والا ہی اور اوسہی طرف بازگشت اور پھر جانا ہی اور درود ہو اللہ کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور

اله وصحبه وسلم قاله بفمه وكتبه بقلمه كثير الذنوب والآثام خادم

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اوسکو لکہا اپنی ہاتہ سے عاصی گنہگار خادم

طلبة العلم بالمسجد الحرام المرتجي ربه الغفران احمد بن زيني دحلان

طلبار علم نے مسجد حرام مین جو اپنے رب سے امید مغفرت رکہتا ہی احمد بن زینی دحلان

مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه واساتذته واحبائه

مفتی شافعی مذہب نے مکہ شریف مین اللہ بخشی اوسکو اور اوسکے والدین کو اور استاد کو اور بہائیون

ومحبيه المسلمين امين

احمد دحلان

اور مسلمان دوستدارون کو آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الامین وعلی الہ

تمام حمد اللہ کے ہی جو پروردگار عالمین کا ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین ہین اور اونکے آل

وصحبہ ھداۃ الدین وبعد فلما طالعت ھذہ الرسالۃ من اولھا الی اخرھا

اور اصحاب جو دین کے ہادی ہین اسکی بعد جب مین نے یہہ رسالہ تمام اول سے آخر تک

طلقا طلقا ووجدت الحکم الذی اشتملت علیہ حقا حقا وموافقا للقران

تہوڑا تہوڑا پڑہا اور مین نے وہ حکم جو اوسمین مذکور ہے حق حق اور قرآن اوسکے موافق

الازہر والحدیث النورانی والاجماع الاظہر والقیاس الاشہر لانہ مقرر مثبت

اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر مین یہہ حکم

فی التقریر ومحرر ثابت فی التحریر ومجمع علیہ عند النحاریر ولا یحوم حولہ

مقرر مثبت ہے اور لکہے ہوئی جگہہ مین لکہا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اوسکے گرد نہ

شک وشبہہ ولا ظن وتخمین وریبہ قلت لصحتہ انا الفقیر تراب اقدام العلماء

شک اور شبہہ ہو سکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو مین اوسکی صحت کا قائل ہوا مین فقیر علما کی خاک پا

المسکین الجانی احمد المہاجر الدغستانی المکی مدرس المدرسۃ السلیمانیۃ و

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

ھمرت ربی زدنی علما واغفر لنا ولوالدینا ولجمیع المسلمین یوم یقوم الحساب (الراجی احمد)

اور مہربانی کر الٰہی مجہکو علم زیادہ دے اور ہمکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین کو اوس دن جسدن حساب کا قائم ہوگا

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعت

تمام حمد واسطے اللہ کے جو اکیلا ہے اور درود سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہین ہے پہر اسکے بعد کہ مین نے

على هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام فوجدته حقا لا ريب فيه ولا شك

اس رسالہ کو دیکھا اور مفتی اسلام کے جواب مین تامل کیا سو مین نے اوسکو حق پایا اور مین کچھہ شبہہ نہین

يعتريه هاديا لاهل الرشاد قامعا لاهل الزيغ والفساد على ولاة الامور

رکھتا کہ وہ نیکبختون کے لیئے ہادی ہے اور کجے اور فساد والون کو بیخ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

ضاعف الله لنا ولهم الاجور ان يغيروا من الحدث في الدين وحرج على اتباع

ہمارا اور اونکا اجر دوچند کرے اللہ پر لازم ہے کہ جو دین کے اندر الحاد جہگڑا پیدا کرے اور ائمہ

الائمة الاربعة المجتهدين اللهم لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك غير سبيل

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اوسکو سزا دیون الہی ہمکو اونمین شریک نہ کر جو اپنی ہوا کو دین سمجھے

الشيطان فاغواه كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بمكة الله الحميد

اور شیطان کے راہ چلا پہر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی مذہب کے مفتی نے مکہ شریف مین لکہا

مصليا مسلما حامدا حسين

صلوۃ اور سلام کرتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين رب زدني علما اطلعت على

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے ہے الہی مجکو علم زیادہ دے مین

هذه النبذة اللطيفة وآيتما افتى به مولانا حامل راية الامام الاعظم

ابن حنیفہ ومما کتبہ مولانا العلامۃ شافی العی مفتی مذہب الامام الشافعی رح

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافی مرض جہل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وما سطرہ العلامۃ الناسک لسالک فی اقوم المسالک مفتی مذہب الامام

اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والی راست ترین رستہ مفتی مذہب امام

دار الہجرۃ الامام مالک فرایتہ ھو الحق الصریح وھو مذھبنا علی الراجح الصحیح

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو یقین اوہی کو حق صریح پایا اور یہہ ہے ہمارا مذہب ہے بقول راجح

قال فی الغایۃ ویتعین الان تقلید احد الائمۃ الاربعۃ لعدم ضبط مذاھب

غایۃ مین کہا ہے اب چارون امام مین سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہین ہے

غیرھم والمنکر للتقلید ینادی من مکان بعید وقولہ بان التقلید شرک

اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

واستدلالہ علی ذلک بالایۃ والحدیث کلام مفتری وقول خبیث فیجب

اور اوسکی سند آیہ اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قمعہ وزجرہ ورد علی ان امکن اللہ منہ والا فکل عقوبتہ الی اللہ

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ اسکے طاقت دی اور نہین تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وھو حسبنا ونعم الوکیل کتبہ الحقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ

اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اوسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید حنبلی مذہب کی مفتی نے

بمکۃ المشرفۃ فحامدا مصلیا مسلما

مکہ مشرفہ مین حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده رب زدني علما الجواب الموفق

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے یگانہ کے ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب صواب کے موافق

للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام مرجع الانام

یہہ ہے جو علماء اسلام مکہ کے مفتیون نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام ايد الله بهم الدين وهدى بهديهم المسلمين

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اسلئے اوسنکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اونکی ہدایت سے مسلمانون کو ہدایت کرے

والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه المقصر راجي الفيض الوهبي السيد

اور اللہ سبحانہ وتعالے توفیق دینی والا ہی اوسکو لکھا تقصیر دار اور فیض وہبی کی امید وار

فان لی وسیلۃ مثبتہ
محمد
[illegible]

محمد محمد كتبي حنفي نے جو مسجد الحرام مین مدرس ہے

الحمد لله اللهم هداية للصواب ما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون

تمام حمد واسطے اللہ کے ہی الٰہی مین صواب کے ہدایت چاہتا ہون جو کہ اسلام کے مفتیون اور علماء محققین نے جواب دیا

الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل

یہہ ہی حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہیے

عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج الفاضحة

اور بیشک اس رسالہ مین دلائل واضح اور حجتین غالبہ ہین

اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت عليها كواكب التدقيق وسلمت صوارم

الحجج القطعية على عقائد الملحدين ورمت شهبها شياطين المبطلين فجزى

قطعے دلائل کی ملحدین کی عقاید پر سنگے کیجی ہوئی ہین اور اوسکی روشنی نے مبطل شیطانون کو بیکا دیا ہے

الله مؤلفها عن المسلمين خيرا فانه قلد اجيادهم قلائد النعم ونصر الدين

اسکے مولف کو اللہ تعالے سب مسلمانون کی طرف سے جزا خیر دی کیونکہ اسنی مسلمانون کے گردنون مین نعمت اور نصرت دین کے

بما احكمه من محكم هذا التاليف الذي على تزييف مقالة الخصم حكم وشال

ہار پہنا دی ہین اس سبب سے کہ اس تالیف کو محکم دلائل سے ایسا مضبوط کیا ہے کہ مخالف کی قول کی تضعیف پر حاکم ہے اور اللہ سے سوال کرتے

الله تعالى ان يعيذنا من الزيغ والضلال وان يسلك بنا طريق الائمة

کہ ہمکو کجی اور گمراہی سے باز رکھے اور ہمکو ائمہ اہل کمال کی راہ چلا دے

اهل الكمال والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب كتبه الراجي عفو ربه

اور اللہ توفیق دینے والا ہی صواب کی اور اوسہی کیطرف بازگشت اور پھرنا ہی اسکو امیدوار بخشش

ذي الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له و

ذو الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال مدرس نے جو مسجد حرام مین مدرس ہے لکھا اللہ اوسکی اور

عبد الرحمن بن عثمان جمال

لوالديه واحسن اليهما واليه

اوسکے والدین کی مغفرت کرے اور اونکا اور اوسکا بھلا کرے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدورنا بالاسلام وطرح عنا بالاستغفار

تمام حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے ہمارے سینے اسلام سے نورانی کئے اور ہمسے استغفار کرنے سے

اعتناء الاثام والصلوة والسلام على سيدنا محمد المظل بالغمام وعلى

گناہون کی گرد دور کردی اور درود و سلام ہمارے سید پر جنکا نام محمد ہے جن پر ابر کا سایہ ہوا از اونکی

آل

اله واصحابه الکرام اما بعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة وما اجاب به

اور آل و اصحاب پر کرے پھر بعد اسکے میں نے اس رسالہ پر اور بلد حرام یعنی مکہ کے مفتیوں کے جواب پر مطلع ہوا

مفاتی البلد الحرام فوقفت علی اللفظ الجزل والقول الفصل وسرحت

سو میں اوسکی عمدہ عبارت اور قول فیصل سے واقف ہوا اور اپنی آنکھوں سے

طرفی فی روضة سقاها وابل الادب طل السحاب فوجدته الصواب

اوس باغ میں سیر کی جو ادب کی بارش سے سیراب ہوا ہے ابر کی شبنم سے نہیں سو اوسکو میں نے ایسا صواب پایا

الذی یجب الرجوع الیه والتحقیق الذی ینبغی التعویل علیه اذا تضح

جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق پائی جسپر بھروسہ کرنا سزاوار ہے جب صواب ظاہر

الصواب فلا تدعه فانک کلما ذقت الصواب وجدت له علی اللحفات بردا

ہو چکے تو اوسکو مت چھوڑ کیونکہ تو جب صواب کو چکھیگا اوسکی خنکی دانتوں پر پاوے گا

کبرد الماء حین صفا وطابا ولیس بحاکم من لم یبالی الخطا فی الحکومة

جیسے خنکی پانی کی جب صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ حاکم نہیں ہے جو اوسکی پرواہ نکرے آیا حکومت میں خطا کی

اوصابا فجزاه الله خیر الجمیع وشکر منهم السعی والصنیع وایدهم

باصواب کیا سو اللہ اوسکو سب کے طرف سے جزا خیر دے اوس سعی اور صنعت پر شکور کرے اور اونکی

الدین وهدی بهم المسلمین کتبه افقر الوری عبد رب الملک الملک عبد الرحمن

سبب دین کی تائید اور مسلمانوں کو ہدایت کرے اسکو خلق میں سے بڑی حاجت مند مالک الممالک عبد الرحمن

بن حامد افندی المکی المدرس قال الله عثرته وغفر منه زلته ووالدیه

بن حامد افندی مکے کے مدرس نے لکھا کہ اللہ اوسکی لغزش معاف کرے اور اوسکے احسان اوسکی اور اوسکے ماں باپ اور

ومشائخه والمسلمین ۰

عبد الرحمن بن حامد

استاد اور مسلمانوں کی خطا بخشے

بسم الله الرحمن الرحيم ط اللهم هداية للصواب يجب في هذا العصر تقليد

اسمے صواب کی ہدایت — اس زمانہ مین تقلید

واحد من الائمة الاربعة في فروع الدين اذ لا يوجد من فيه اهلية للاجتهاد

کسے ایک کی چارون ائمہ مین سے — فروع دین مین واجب ہے اسلئے کہ ایسا شخص جو مطلق اجتہاد کا اہل ہو

المطلق فان الجلال السيوطي رحمه الله تعالى لما ادعى الاجتهاد المطلق نازعه اهل

نہین پایا جاتا کیونکہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مطلق اجتہاد کا دعوے کیا تو اوس عہد کے لوگون نے اوسی

عصره وقالوا له ان كنت مجتهدا اجتهادا مطلقا فخرج لنا اية في حكم كما كان

اور اوسی کہا اگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسے حکم مین ایک آیت نکال دی جیسے

الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يخرج فتعلل لهم بطول باعه وعلو مقامه

امام شافعی رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سو اوسنے باوجود قدرت کامل اور بلندی مرتبہ

ونشر شراعه وقال اني مشغول بما هو اهم فاذا نازعوا حافظ عصره في ذلك

لیت ولعل کیا اور کہا مجھکو اوس سے زیادہ ضرور لگے رہی ہین جب ان لوگون نے اپنی عہد کے حافظ سے اجتہاد مین

فما بالك بهؤلاء الجهلة الذين يتكلمون في كتاب الله تعالى وسنة نبيه صلى

شراع کی ہو تو اب تجھکو اس جاہل گروہ مین کیا خیال ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلے

الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم برايهم وهواهم اولئك ليس لهم في الاخرة من خلاق

اللہ علیہ وعلے آلہ وصحبہ وسلم مین اپنی رائی اور ہوا ہوس کے راہ سی کلام کرتے ہین یہہ گروہ اخرت مین

وعليهم غضب الجليل الخلاق وهم كلاب اهل النار كما في الصحيح المختار ولا حول

اور انپر خدا کا غضب ہے اور یہہ لوگ دوزخ کے کتے ہین جنانچہ حدیث صحیح مختار مین آیا ہے اور نہ طاقت

ولا قوة الا بالله العلي العظيم اذا علمت ذلك تعلم ان ما اجاب به هؤلاء

پہر ناگناہ ہی ورنہ طاقت عبادت کی مگر الہ برتر بزرگ ہی جب تو یہہ سمجھ جاؤ تو سمجھ لے کہ جواب ان علماء کا ہی

العلماء من تائيده في هذه الرسالة هو الحق الذي يجب المصير اليه والصواب

یعنے تائید مضمون رسالہ کی وہ ایسا ہی حق ہی کہ اوسکی طرف پہرنا واجب ہے اور ایسا صواب

الذي لا يعول في المشكلات الا عليه وعلى ولاة الامور رضي الله تعالى عنا و

کہ مشکلات مین بجز اوسکے کہین بہروسا نہین اور حکمان شرع کو خدا اونکا اور ہمارا ثواب دو جنبد کرے

لهم الصواب ولا يجوز ان يقمعوا من خالف في هذه الرسالة المؤيدة بنور

لازم ہے کہ جڑہ اوکہاڑ ڈالین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور برہان سے موید ہے

البرهان المؤزرة بقواطع الحجج والتبيان فان يضطروا هؤلاء الملحدين

اور نطق دلائل اور بیان سے مقوی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ ملحدین کو

الخارجين عن الجادة الى الاعوجاج المبين وان يمنعوهم ان يتعوهم هؤلاء بخلاف ما

جو راہ مستقیم سے نکل کر ظاہر کجی مین پڑے ہین لاچار کردی اور اونکو روک دین کہ برخلاف

في هذه الرسالة او ينطقوا بكلمة من كلام اهل الزيغ والضلال حتى

اس رسالہ کے بک ماریں یا اہل زیغ اور ضلال کے سے بات منہ سے نکالین یہانتک

يدخلوا في عموم ما عليه جميع المسلمين وقد اتضح الحق وبان والحمد لله رب

راہ جمیع مسلمانون کی اختیار کرین اور بیشک حق ظاہر اور روشن ہو چکا ہے ۔ اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الانبياء والمرسلين والحمد لله رب

العالمین کے اور درود اللہ کی ہمارے سردار محمد خاتم الانبیاء اور مرسلین پر اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وسبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله

العالمين کے اور پاکی کرتے ہین اپنی رب عزت والے کے اون اوصاف ذمیمہ سے جو بیان کرتی ہین اور سلام ہو جمیع مرسلین پر

رب العالمين قاله بفمه ورسمه بقلمه اسير الزلات والمساوي احمد بن المرحوم

رب العالمین کے یہہ تقریر زبانی اور تحریر قلمی مبتلا لغزش اور گناہ احمد بن مرحوم

السيد عبد الرحمن النحراوي عمر احمد النحراوي بسم الله الرحمن الرحيم

سید عبد الرحمن النحراوی کی ہے

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا حمدا لك يا من وفقتنا لاتباع

تیرے پاکی کرتے ہین ہمکو کچھہ علم نہین سوا اوسکے جو تو نے ہمکو دیا تجھکو حمد ہے اے وہ ذات کہ ہمکو ائمہ مجتہدین کی

مجتهدي الائمة وشكرا لك بان جعلتنا من الفرقة الناجية من هذه الامة

اتباع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہمکو اس امت کی فرقہ ناجیہ مین داخل کیا

وصلوة وسلاما على من ارسلته رحمة للعالمين وعلى اله واصحابه

اور درود اور سلام اوسپر جسکو تو نے واسطے رحمت عالم کے بھیجا اور اوسکی آل اور اصحاب پر

ائمة الدين اما بعد فقد تاملت هذه الرسالة مع ما اشتملت عليه من

جو دین کے امام ہین بعد اوسکے مین نے اس رسالہ کو معہ جواب و سوال کے

السؤال والجواب ومادار بين عمرو وزيد من المحاورة والخطاب ووقفت

جو اسمین ہے خوب غور سے دیکھا اور جو کہ عمرو اور زید مین محاورہ اور خطاب واقع ہوا اور جو جو

على ما اجاب به مولانا العلماء الكرام وائمة الدين والاسلام ببلد الله

الحرام فوجدته الحق الذي لا يعدل الا عليه والصحيح الذي لا محيد

معلوم کیے سو میں نے وہی ایسا حق پایا کہ اوسی پر بھروسا ہے اور ایسے صحیح ہین کہ اونسے

عنه الا اليه فمحب عند الجمهور على من لم يكن فيه اهلية الاجتهاد

اور طرف تجاوز نہین ہے سو جمہور کے نزدیک یہی جواب واجب ہے کہ جسکو اجتہاد

المطلق تقليد واحد من الاربعة في الاحكام الفرعية يخرج من عهدة

مطلق کی لیاقت نہین ہے اوسکو احکام فرعی مین چارون مین سے کسی ایک کی تقلید

التكليف بتقليدهم شاء فاضلا كان او مفضولا حيا او كان ميتا

کسی ایک کی تقلید کرنے مین تکلیف کے ذمہ داری سے بری ہوجاتا ہی غالب ہو یا مغلوب زندہ ہو یا مردہ

لبقاء قوله لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها كما قاله الشافعي رضي الله تعالى عنه

اسلئے مردہ کا قول باقی رہتا ہی کیونکہ مذہب والے کے مرنے سے مذہب نہین مرجاتا چنانچہ امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین

والاصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فاوجب

اور سند اسکے یہہ آیت ہی پس پوچھہ لو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین جانتے اللہ تعالی

السؤال على من لم يعلم وذلك تقليد للعالم ثم لا بد من كونه يعتقد ذلك

ان جان کیو اسلئے پوچھہ لینا واجب کیا اور یہی عالم کی تقلید ہے پھر ضرور ہی کہ وہ شخص اوس

المذهب ارجح من غيره او مساويا له وان كان في نفس الامر مرجوحا وقد انعقد

مذہب کو اورون سے بہتر غالب یا کہ برابر جانتا ہو اگرچہ درنفس مین وہ مغلوب ہو اور اسپر ایک

الاجماع على من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء الاربعة

اجماع منعقد ہوچکا ہی کہ جو شخص فروع اور اجتہادی مسائل مین ان چاروں مین سی کسی ایک کی

بعد تحقق ضبط مذهبه بتوفر الشروط وانتفاء الموانع برئ من عهدة التكليف

مذہب کے ضبط مذہب سی برعایت شروط اور انتفاء موانع تقلید اختیار کری تو وہ آیین تقلید مین تکلیف

فيما قلد فيه والاجتهاد المطلق قد انقطع من نحو الثلاثمائة وادعى الجلال

اور اجتہاد مطلق تین سو برس سے منقطع ہو چکا ہے اور جلال الدین

السيوطي بقاءه الى اخر الزمان مستدلا بحديث يبعث الله على راس كل

سیوطی نی دعوی کیا تہا کہ اجتہاد آخر زمانے تک باقی رہیگا اسحدیث سے استدلال کرکر کہ اللہ تعالی ہر صدی کے

مائة سنة من يجدد لهذه الامة امر دينها ومنع الاستدلال بان المراد

سر پر ایسا شخص پیدا کرتا ہی کہ اس امت کے امور دینی کو نئی کر دیتا ہی اور اس استدلال کو منع کیا ہے

بمن يجدد امر الدين من يقرر الشرائع والاحكام لا المجتهد المطلق وقد

کہ مجدد دین سی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو قایم کردی مجتہد مطلق مراد نہین ہے

انحصر التقليد في الاربعة لتدوين مذاهبهم وتنقيحها وتهذيبها بخلاف

اور تقلید چار اماموں مین منحصر ہو چکی ہی اسلیے کہ انکا مذہب مدون اور منقح اور مہذب ہے برخلاف

مذاهب غيرهم ومن ادعى غير هذا فهو ضال مضل قد استهواه الشيطان

اور دن کے مذاہب کے اور جو شخص انکی سوا دعوے کری تو وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہی اوسکو شیطان نے ہوا

وبابه بالحرمان والخسران نسال الله تعالى ان يثبتنا على الدين القويم وان يهدينا

اور محرومی اور ٹوٹا لیکر ٹہا ہم اللہ تعالی سی سوال کرتے ہین کہ ہمکو دین قویم پر ثابت رکہی اور

الصراط المستقيم انه ولي ذلك والقادر عليه والامر منه واليه وحسبنا الله

سیدہا راستہ ہدایت کرے بیشک وہ اسکا والی ہی اور اسپر قادر ہے اور امر اسکی طرف سے اور اسہی کے طرف اور

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِ

اور اچھا وکیل اور نہیں مدد اور قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے درود بھیج اے خدا اوپر سید

الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلٰى آلِهِ كُلِّ وَصَحَابَتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا قَالَهُ

المرسلین اور خاتم النبیین کے اور اوپر کل آل اور اصحاب اوسکے کے اور سلام بھیج کہا اسکو

بِلِسَانِهِ وَكَتَبَهُ بِبَنَانِهِ أَسِيرُ ذُنُوبِهِ فَقِيرُ رَحْمَةِ رَبِّهِ مُصْطَفٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَفِيفِيُّ

اپنی زبان سے اور لکھا اپنی قلم سے گنہگار فقیر رحمت پروردگار مصطفے بن محمد العفیفی

أَحَدُ مُدَرِّسِينَ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْأَمِينِ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُمَا وَحَلَّ مِنْ بَحْرِ الْعَفْوِ ذُنُوبَهُمَا

مدرس مکہ شریف نے بخشے اللہ گناہ اوسکے اور ڈبوی دریا عفو مین

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا حَمْدًا لَكَ يَا مَنْ وَفَّقَنَا وَهَدَيْتَنَا لِلصَّوَابِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

الٰہی مجھکو علم زیادہ دے تجھے کو حمد ہے اے وہ ذات کہ ہمکو توفیق دی اور ہدایت کا راہ بتایا اور درود اور سلام

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي وَجَدْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ فِي الْبَدْعِ

ہمارے سردار محمد پر اور آل اور اصحاب پر اسکے بعد میں مینے اس رسالہ کو نادر تر تحقیق مین پایا

تَحْقِيقًا وَمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنْ سُؤَالِ عَمْرٍو وَجَوَابِ زَيْدٍ اللَّقِيطِ وَمَا أَجَابَ بِهِ مُفْتِي

اور اوسکے مضامین عمرو اور زید کے سوال بجواب بہت دقیق اور جو جواب کہ مکہ کے مفتیون

الْإِسْلَامِ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ هُوَ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ فَيَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ وَالرُّجُوعُ إِلَيْهِ فَيَتَعَيَّنُ فِي

اسلام نے دیا ہی وہی معتمد ہے سو اسہی پر عمل واجب ہے اور اوسہی طرف رجوع ہی پس

هٰذَا الزَّمَانِ تَقْلِيدُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ فِي فُرُوعِ الدِّينِ قَبْلَ تَحْلِيلِهِ رَيْبَ

اس زمانہ مین تقلید کسی ایک کے ان بزرگ امامون مین سے فروع دینی مین متعین ہے پہلے اس سے

المنور بالاعلام ولا يغتر بهؤلاء الجهلة اللئام لانهم حمر فرقا بهم الرغام

حواشی وغیرہ کا بغیر سیاہی اور کوئی احمد گروہ ناکس جاہلوں سے دھوکہ نہ کھاوی اسلئے کہ یہہ گدہی ہین انکی گردن مین باگ ہے

فيجب على ولاة الامر تعزيرهم وقمعهم وتنكيلهم كيلا يتبعهم جهلة اهل

اب حاکمون پر انکی تعزیر اور بیخ کنی اور شکنجہ کرنا واجب ہے تاکہ جہال اہل حق کی

الحق بعد ظهور الصواب كالفلق فنسأل الله تعالى ان يوفقنا لعين الهداية وينقذنا

جب کہ صواب مانند صبح کی روشن ہوچکا انکی تابع نہو جاوین ہم اللہ تعالے سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو عین ہدایت کی توفیق

من الوقوع في الغواية اللهم اهد هؤلاء العلماء المتصدين لرد هذه الشبهة

اور کجی مین پڑنے سے بچاوی الٰہی ان علماء کو ہدایت کر کہ جو اس شبہ کی تردید کے درپے ہین

الصادرة من هؤلاء الملحدين امين يا رب العالمين وصل على سيدنا محمد وعلى اله

ان ملحد لوگون سے صادر ہوا ہے آمین یارب العالمین اور درود ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل

واصحابه كتبه لذلك الفقير الداعي عمر بركات الشافعي البقاعي المدرس

اور اصحاب پر یہہ لکھا ہوا فقیر داعے عمر برکات شافعی بقاعی کا جو

في الحرم المكي الشريف عفى الله عنه وغفر له ولوالديه ولجميع المسلمين اجمعين

مکہ شریف کی حرم کا ایک مدرس ہے اوسسے اللہ درگذر کرے اور اسکو بخشدے اور اوسکی ماں باپ کو اور تمام مسلمانون کو

الحمد لله الذي قوى شريعة سيد المرسلين بعلماء الراسخين وعاملين وسأله

تمام حمد اللہ کو ہے جسنے سید المرسلین کے شریعت کو علماء راسخین اور عاملین سے قوی کیا اور

قمع المعاندين لدينه بجاه سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وعلى اله واصحابه

عین اوسسے سوال کرتا ہون کہ دین کی معاندین کی سید المرسلین صلعم کے برکت سے جڑ اوکھاڑے اور درود بھیجے اللہ تعالے

الی یوم الدین اما بعد فلما تفکرت بالذی جری بالسئوال والجواب فی هذه

روز قیامت تک بعد اسکے جبکہ مین نے اس رسالہ کے سوال وجواب مین فکر کیا تو یہہ

الرسالة تیقنت بان اوجب علی علماء الاسلام ان یذبوا عن شریعة سید

یقین ہوا کہ علماء اسلام پر یہہ واجب ہے کہ سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر

الانام شبہات اهل الزیغ والضلالة ثم تاملت ما افتوا مفاتی والمدرسین

اہل زیغ اور ضلالت کے شبہات کو دور کرین پہر مین نے مفتیون اور مسجد الحرام کے مدرسین کے

بالمسجد الحرام فرایت جوابهم صوابا بوفق الحدیث المسلمون کالبنیان ویحکم

فتوے تامل سے دیکھے سو مین نے اونکے جواب باصواب پائی اس حدیث کی موافق مسلمان مانند بنیاد کی

القرآن الذی فیه بین الحلال والحرام فایدهم الله بالنصر والظفر علی کل من کاید

قرآن کے موافق جسمین حلال اور حرام ظاہر کردیا ہے بس اللہ تعالے نصر اور ظفر سے اوسپر ہو

التغییر بخسیس عقله دین سید البشر ویجعل الله اهل البدع والضلال فی

سید البشر کے دین کو اپنے عقل ناکارہ سے تغییر دینی چاہے اونکے تائید کری اور اہل بدعت اور ضلال کو

السقر ویرحب الله علماء الدین الی یوم الدین فی اعلی علیین نجاه من کان

دوزخ مین ڈالے اور علماء دین کو قیامت کے روز اعلے علیین مین فراخی بخشے اوس شخص سے کہ

شاووشه جبریل الامین صلی الله وسلم علیه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین

جسکا جبریل امین خادم ہے درود بھیجے اللہ اور سلام اوسپر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر

وعلی آل کل وصحابتهم اجمعین اجمعین یارب العالمین قاله العبد الجانی وکتبه

اور ہر ایک کے تمام آل اور اصحاب پر اجمعین یارب العالمین یہہ تقریر بندہ گنہگار کے اور اوسکو

بيد الفقير الى كرمه الناسي المنسوب الى المكة المشرفة بالفارسي احقر العباد الراجي العفو

سے اپنے دست فانی سے کثیر الناسی سے نے جو مکہ مشرفہ مین فارسی نسبت کیا جاتا ہی احقر العباد امیدوار عفو

من رب العباد عبد الرحمن بن محمد مراد اضعف المدرسين بمكة المكرمة

رب العباد کا عبد الرحمن ابن محمد مراد اضعف المدرسین مکہ شریفہ مین

عفى الله عنه وعن والديه وجميع المسلمين امين

عبد الرحمن
بن محمد مراد

درگذر کرے اللہ اوسے اور اوسکے ماباپ سے اور تمام مسلمانون سے آمین

ما اجاب به مولانا الكرام من المفتين والعلماء العظام المقيمين بمكة الله

جو کہ ہمارے بزرگ صاحبون مفتیون اور بزرگ علمارنی جو مکہ شریف مین مقیم ہین جواب دیا ہے

الحرام هو الحري بالقبول رحمت الله مؤهرين على المدينة المنورة

یہہ ہی قبولیت کی لایق ہے مہرین مدینہ منورہ کے علما کے

الحمد لله على قدر الامكان والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد ولد عدنان

حمد اللہ کو ہے بقدر طاقت اور درود اور سلام ہمارے سردار محمد ﷺ جو سردار اولاد عدنان کا ہے

وبعد فاقول والله المستعان على ان ما ذكره زيد هو القول السديد والعمل به

اور بعد اسکے پس مین کہتا ہون اور اللہ مدد گار ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے قول محکم وہ ہی ہے اور اوسپر عمل کرنا

هو الفعل الحميد لانه الحق الذي لا ريب فيه لوجوب التقليد لاحد الائمة الاربعة

وہ ہے عمل پسندیدہ ہے اسلئے کہ وہ حق ہی اوسمین کچھہ شک نہین کیونکہ تقلید کسی ایک چارون امام

المجتهدين لانهم عرفوا الادلة وبينوا ما عليه وثبت عن سيد المرسلين

مجتہدین کی واجب ہے اسلئے کہ اونہون نے دلائل کو سمجھا اور چونکہ سید المرسلین سے صحیح اور ثابت ہی بیان کیا

وَهَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ غُبَارٌ أَوْ يُجَارِيَ فَضْلَهُمْ فِي مِضْمَارٍ وَلَا جِهَادٌ قَدْ انْسَدَّ

اور افسوس افسوس کہ اونکے غبار پر بڑے بادلکا فضل میدان مین مقابلہ کیا جاوے اور اوسکے بعد اجتہاد کا دروازہ

بَابُهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَنِ ادَّعَى أَنَّ لَهُ قُدْرَةً عَلَى ذَلِكَ وَيَعْمَلُ بِخِلَافِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ عَنْ

بند ہوگیا اور جو شخص دعوی کرے کہ مین اسپر قدرت رکھتا ہون اور صاحب مذہب کے قول کے برخلاف

صَاحِبِ الْمَذْهَبِ فَلَا عِبْرَةَ بِاجْتِهَادِهِ وَقَوْلُهُ مَرْدُودٌ وَلَا يُعْمَلُ بِهِ وَإِقْدَامُهُ عَلَى مِثْلِ

عمل کرے تو اوسکے اجتہاد کا کچھ اعتبار نہین اوسکا قول مردود ہے اور اوسپر عمل نہین ہے اور اوسکا ایسا کرنا

ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى سَخَافَةِ عَقْلِهِ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْفَقِيرِ إِلَيْهِ عَزَّ شَأْنُهُ

اوسکی بے وقوفی کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ وتعالے دانا تر ہے اوسکو جو حاجت مند درگاہ الٰہی ہے

مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى إِلْيَاسُ مُفْتِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ سَابِقًا

محمد مصطفی الیاس نے جو مدینہ منورہ مین پہلے مفتی تھا لکھا ہے

مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى إِلْيَاسُ

مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ حَقٌّ وَالِاتِّبَاعُ بِهِ أَحَقُّ حَرَّرَهُ الْفَقِيرُ إِلَى الْأَعِزِّ رَبِّهِ الْقَدِيرِ

جو کہ زید کہتا ہے یہہ حق ہے اور اوسکا اتباع سزاوار تر ہے اوسکو حاجت مند لقاء الٰہی

نَصِيبُ زَادَهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ جَلَالُ الدِّينِ الْقَاضِي بِالْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ عَلَى سَاكِنِهَا

نصیب زادہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ منورہ کا قاضی ہی لکھا وہان سے

مُحَمَّدٌ جَلَالُ الدِّينِ

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحِيَّةِ غُفِرَ لَهُمَا أَقُولُ وَأَنَا الْفَقِيرُ

افضل صلوۃ اور تحیہ ہے مین کہتا ہون اور مین حاجتمند

إِلَى اللهِ تَعَالَى عَبْدُ الْجَبَّارِ مِلَّةً النَّقْشَبَنْدِيَّةُ بِأَنَّ عُلَمَاءَنَا الْحَنَابِلَةَ نَصُّوا عَلَى وُجُوبِ

اللہ تعالے کا عبد الجبار نقشبندی کہ ہمارے علماء حنبلی مذہب صاف کہہ چکے ہین

تقلید لصحۃ الائمۃ الاربعۃ فقط واللہ اعلم

کہ تقلید کسی یا یک کی چارون امامون میں جب ہے اور اللہ دانا تر ہے

عبد الجبار الشافعی المذہبی مفتی الحنفیہ

الذی اقولہ

جو کہ میں کہتا ہون

وادین اللہ تعالی بہ ان مقالہ زید ھو الحق المبین ومنھج المومنین والصواب الذی

اور معاملہ کرتا ہون اللہ سے بہ ہی کہ زید کہتا ہی وہ ہی حق ظاہر ہے اور مومنین کا رستہ اور وہ ایسا صواب ہے کہ اوسکی

یجب المصیر الیہ والصراط المستقیم الذی ینبغی المسیر علیہ کتبہ الفقیر الیہ تعالی

طرف پہرنا واجب ہے اور ایسے سیدھے راہ کہ اوسپر چلنا سزاوار ہے اسکو حاجتمند الہی

السید جعفر ابن السید اسماعیل البرزنجی مفتی الشافعیۃ بالمدینۃ المنورۃ عفی عنہما

سید جعفر ابن السید اسماعیل برزنجی نے جو مدینہ منورہ مین شافعی مذہب کا مفتی ہی لکھا خدا اوسے

والمسلمین امین

اور تمام مسلمین پر کردگار ہے

جعفر حسنی البرزنجی

الفقیر الی مولاہ حسن بن المرحوم حسین

حاجت مند اپنی مولا کا حسن بن مرحوم حسین

الرئیس سکونی المدرس بالمسجد الشریف النبوی

طبی فی حسن السید

کتبہ العبد الحقیر

رو سکونی مسجد شریف نبوی کا مدرس

اسکو عبد حقیر

اقل من یرکی خادم العلم بحرم خیر الوری ابراہیم بن السید محمد خیار الحسنی محرمی

کمترین خلق خادم علم حرم نبوی ابراہیم بن سید محمد خیار حسنی محرمی

عفی عنہ

ابراہیم بن خیار

احقر الوری الملتجی الی الطیبۃ الطیبۃ الخادم للعلوم

عفی عنہ نے لکھا احقر خلق رہنی والا طیبہ طیبہ یعنے مدینہ کا خادم العلوم

والمدرس المحمودیۃ بکذا

السید یوسف

الفقیر الی مولاہ تعالی محمد علی ابن المرحوم

مدرسہ محمودیہ کا حاجت مند اپنی مولا کا محمد علی ابن مرحوم

السید

السيد ظاهر الوتري خادم طلبة العلم بالمسجد الشريف لنبوي الله وليه

محمد سعيد الوتري

سید ظاہر وتری خادم طلاب مسجد شریف نبوی کا اللہ اوسکا والی ہے

الفقير الى مولاه المتوكل عليه عبد الجليل بن المرحوم عبد السلام براده خادم

حاجت مند اپنی مولا کا بھروسہ کرنیوالا اوسپر عبد الجلیل ابن مرحوم عبد السلام خادم

السعادة

العلم الشريف بطيبة كافله الله له عبد الجليل مرجو الحمد لله والصلوة

علم شریف کا مدینہ مین اللہ اوسکا کافی ہے حمد اللہ کو ہی اور درود

والسلام على رسول الله وعلى اله ومن تبع هداه وبعد فما قيل في تقليد الائمة

اور سلام اوسکے رسول پر اور اوسکی آل پر اور جو اوسکی ہدایت کا تابع ہوا اوسکے بعد ائمہ مجتہدین

المجتهدين وحماة الدين هو المعول عليه وادلته من الكتاب والسنة كثيرة شهيرة

اور دین کی حامیون کی تقلید مین جو گفتگو ہے وہ ہی معتمد علیہ ہے اور اوسکی دلائل قرآن اور حدیثون مین بہت مشہور ہین

لمن له بصيرة وما ينكره الا من فسدت له السريرة وخاض مع الخائضين

جسکو بینائی ہو اور اوسکا انکار وہی کرتا ہے جسکی طبیعت مین فساد ہی اور انکار کرنیوالون کے ساتھ کہستا ہی

مع غاية قصوره في تحقيق جزئيات امور الدين اعتمادا على اوهام عقله القبيحة

باوجودیکہ امور دینی کی جزئیات کی تحقیق مین قاصر ہے اپنے عقل قبیح کی وہمون پر اعتماد کرتا ہے

وتراه اقوال اهل النقول الصحيحة وجودة القريحة وهذا شان من حكم

اور ناقلان صحیح اور تیز طبیعتون کے اقوال کو چھوڑتا ہے اور یہہ ہی حال ہی جو اپنی

عقله القبيح الاوهام كالمعتزلة ومن تبعهم الى يوم القيامة والسلام اجمعين

عقل قبیح کے وہمون کو محکم کرتے ہین جیسے فرقہ معتزلی اور قیامت تک جو اونکی تابع ہین والسلام اجمعین

قالہ الفقیر الی اللہ الراجی عبد اللہ بن السید احمد اجز لطف اللہ فی

بہ قول فقیر الی اللہ امید وار عبد اللہ بن سید احمد دارین بین لطف الٰہی کے امید وار کاہی

الدارین

السید عبد اللہ بن سید احمد المدرس

مواہیر العجم

مواہیر علماء الہند وستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما قالہ زید من التزام مذہب معین فھو صحیح لما علیہ العلماء ووقع الفاق اھل السنۃ والجماعۃ علی وجوب التزام مذہب الواحد واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب حررہ

محمد قطب الدین | محمد عبد الرب | ضیاء الدین خواجہ

محمد یوسف | محمد مسعود

صح ما قال زید الفقیہ وبطل عمرو السفیہ عند اھل السنۃ والجماعۃ حررہ

سید مجبوں علی جعفری

الذی قالہ زید فھو الحق الصریح والذی قالہ عمرو فھو الزعم القبیح حررہ

محمد رب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی انزل علینا والصلوۃ علی سیدنا محمد الافضل خطابا والسلام علی ابی حنیفۃ الفارق عن الخطاء صوابا

اما بعد فاثبت زید حق الشریعۃ لیقتدی بہ عمرو ومن کان علی طریق الشنیعۃ واللہ اعلم وعلمہ احکم حررہ

محمد ھاشم

ما قالہ زید فھو الصواب کما ھو مدلول الکتاب والسنۃ واھل السنۃ والجماعۃ

والجماعة حررہ محمد شاہ ما حررہ المجیب صحیح بناء علی الروایات
المذکورۃ فی الجواب الراقم محمد علی عفی عنہ طلع الحق حق الطلوع
وسطع الصدق حق السطوع والحق احق بالاتباع واولی لان الحق
یعلوا ولا یعلی حررہ محمد حسین الفقیر قد انعقد الاجماع بحسب العمل
من العلماء الاعلام والفضلاء الکرام والاولیاء العظام وصلحاء اھل
الاسلام من المفسرین والمحدثین والفقہاء المتقنین والمجتہدین فی الدین
بل اتفقت الامۃ المرحومۃ کافۃ فی جمیع الاوطان والاوطار والاماکن
والامصار والازمنۃ والاعصار بعد تقرر المذاہب الاربعۃ
ان یتبع کل واحد منہم مذہبا معینا بالاحسان فما من احد لا یتمسک
بمذہب بل کل الی امام معین ینسب کما ینسب الابن الی الاب فما حنفی
او شافعی ومالکی او حنبلی وبالجملۃ کیف یسوغ لاحد من المسلمین
ان یخالف اجماع علماء الدین ویتبع غیر سبیل المؤمنین ویدع ما اجمع
علیہ الی ہذا الزمن وما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن حررہ العبد
المذنب محمد شاہ لا شک فی امر التقلید قد اتفقت علیہ الآراء
وتلقاہ بالقبول العلماء والصلحاء فمن ابتغی وراء ذلک سبیلا
لا تجد لہ مرشدا ودلیلا حررہ العبد المعتصم باللہ محمد لطف اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمد اللہ وحدہ ونصلی علی من لا نبی بعدہ

مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ صَحِيحٌ لَا يَأْتِيهِ بَاطِلٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

حَرَّرَهُ محمد عبد الحق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَصَلِّ وَاُسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَ
اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اِعْلَمُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَيَّدَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِتِّبَاعِ
وَاِتِّبَاعِ رَسُوْلِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّ مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ الْحَقُّ الصَّرِيْحُ وَعَلَيْهِ
اَهْلُ التَّحْقِيْقِ وَالْاِنْصَافِ وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو فَهُوَ قَوْلٌ قَبِيْحٌ لَا يَحُوْمُ حَوْلَهُ اِلَّا
مَنْ لَهُ الضَّلَالَةُ وَالْاِعْتِسَافُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ نَمَّقَهُ

محمد عبد الله عفی عنه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْهَادِيْ بِاَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْغُرِّ
الْكِرَامِ اِعْلَمُوْا يَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اَنَّ مَا قَالَهُ زَيْدٌ هُوَ مَقْبُوْلٌ لَدَى الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ
وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو غَيْرُ مُسَلَّمٍ عِنْدَ الْفُضَلَاءِ الْعِظَامِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَحْكَمُ

كَتَبَهُ الٰہی بخش عفی عنہ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحَقَّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى وَلَهُ الْحَمْدُ فِي
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰى وَاٰلِهِ الَّذِيْنَ هُمْ نُجُوْمُ الْهُدٰى
اَمَّا بَعْدُ فَلَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ اَوْفٰى حَظًّا مِّنَ الْكُتُبِ وَمَهَرَ فِطْنَتُهُ الْفَتَّاحَةُ عَنِ
اللُّبَابِ اَنَّ التَّحْقِيْقَ الَّذِيْ اَفَادَهُ الْوَاقِفُ عَلٰى نُكَاتِ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ الْعَرُوْفُ
بِغَوَامِضِ الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ اَعْنِيْ زَيْدًا زَيْدَ فَيْضُهُ وَعَمَّ اِحْسَانُهُ اَنَفَسُ
عَبْقَرِيٍّ وَلَطِيْفٌ بَهِيٌّ لَا يَحُوْمُ حَوْلَهُ الْاِرْتِيَابُ بَلْ جُلُّهُ حَقٌّ وَصَوَابٌ
كَيْفَ وَهُوَ بَذْلُ الْجُهْدِ فِيْ تَصْحِيْحِهِ وَاَعْمَلَ لِهِمَّتَهُ فِيْ تَنْقِيْحِهِ كَلَامَ رَاٰى

نظر ثانی

نظیرہ الا السبحبل وما بصر عدیلہ الا الاحول جعل اللہ تعالے
سعیہ مشکورا وتالیفہ عن عین الاعیاء مستورا واما ما جرہ عمرو
فکلہ عمرا وقولہ عن الطائل عاطل واخرہ مملو من الباطل واللہ اعلم بالصواب
وعندہ ام الکتاب حررہ العبد المعتصم باللہ الصمد ابو البرکات رکن الدین
محمد للمدعو بتراب علی — محمد تراب علی — الواجب علی العامی تقلید
الفقہاء لئلا یکون عاملا علی الھواء وتقلید الواحد منھم اقرب الی
الضبط وابعد عن الخبط واللہ الھادی الی الرشاد والموفق للسداد حررہ
محمد نور الحسن — حامدا وشاکرا ومصلیا ومسلما برطالبان سبیل
صواب ورشاد وراغبان طریق رشد وسداد واضح وھویدا
ولائح وبیدا باد کہ قول زید صواب صحیح وحق صریح است حررہ
محمد وجیہ — احمد علی

مواھیر علماء پنجاب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب اعلموا یا معشر المسلمین وفقنا اللہ وایاکم لاقتداء
الائمۃ المجتھدین وحفظنا وایاکم عن اغواء المبتدعین ان ما
قالہ زید احیاہ اللہ الاسلام کما احیی سنۃ اھل الاسلام من وجوب
تقلید المجتھد وحرمۃ الخروج من المذاھب الاربعۃ ووجوب الاخذ
بمذھب معین من المذاھب الاربعۃ فھو حق حقیق بالقبول مطابق

لِلْكِتَابِ وَسُنَّةِ الرَّسُوْلِ الْمَقْبُوْلِ مُنْعَقِدٌ عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ
كَيْفَ لَا وَعَلَيْهِ اَسَاسُ الدِّيْنِ وَلَا يَرْغَبُ عَنْهُ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَ
اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ حَرَّرَهٗ

قادر بخش

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا مَا قَالَهٗ زَيْدٌ فَهُوَ حَقِيْقٌ بِالْقَبُوْلِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْقُوْلِ وَ
الْمَنْقُوْلِ وَمَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا الْجَهُوْلُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَهُوَ حَسْبُنَا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

عبدالرحمن ملتانی

كَتَبَهٗ مَا قَالَهٗ زَيْدٌ فَهُوَ الْمَقْبُوْلُ وَالْمَعْمُوْلُ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَالْجَمَاعَةِ وَمَا قَالَهٗ عَمْرٌو فَهُوَ الْمُخَالِفُ لِلْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ كَتَبَهٗ خَادِمُ

فتح محمد سکن جنین پوت طوائف ملتان

قادر بخش ملتانی

غلام نبی ملتانی

الْعُلَمَاءِ نَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى
تَوْفِيْقِهٖ وَنَسْاَلُهٗ هِدَايَةَ طَرِيْقِهٖ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَقَوْلُ زَيْدٍ مُطَابِقٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
وَالْاِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ فَهُوَ حَقِيْقٌ بِاَنْ يُّسْمَعَ سَمْعَ الْقَبُوْلِ فَهُوَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ
مَشَايِخِنَا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ كَتَبَهٗ شَهِدْتُ

ملا خدا بخش ملتانی عفی عنہ

وَخَتَمْتُ عَلٰى اَنَّ عُلَمَاءَ الدِّيْنِ الَّذِيْنَ زَيَّنُوْا هٰذِهِ الرِّسَالَةَ بِعَلَامَاتِ

مُدَّعِي زَيْدٍ ثَابِتٌ حَقٌّ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ حَرَّرَهُ | احمد الدين

مَا قَالَهُ زَيْدٌ هُوَ الدِّيْنُ اسْتَقَرَّ عَلَيْهِ قَوَاعِدُ الْاِسْلَامِ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ آرَاءُ عُلَمَاءِ
الْاَنَامِ وَالَّذِي اَدَّعَاهُ عَمْرٌو مُتَمَسِّكًا بِالْكَرِيْمَةِ فَهُوَ مَتْرُوْكٌ مِنْ قِبَلِهِ بِتَحَرِّيْهِ
فِي الْاُصُوْلِ وَكَثْرَةِ تَجَرُّدِهِ عَنِ الْحَقِّ الْمَعْقُوْلِ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الظُّرَفَاءِ
مِنَ الْعُلَمَاءِ قُرْاٰنُ مَجِيْدٍ مَالِ سَنْجِي اَسْتَ غَبِيْ وَزَكِيْ بَانْ تَمَسُّكْ تَوَانْدَكَرْدَ
وَهٰذَا وَاللّٰهُ الْعَاصِمُ حَرَّرَهُ | سلطان محمود | مَا قَالَ زَيْدٌ مِنَ الْاِتِّبَاعِ وَتَقْلِيْدِ
مَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَجَدْنَاهُ حَقًّا مُطَابِقًا لِلْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ وَمُوَافِقًا
لِلْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ وَمَا قَالَ عَمْرٌو مُخَالِفًا لِلْاِجْمَاعِ نَجَّانَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ هٰذَا
الْاِعْتِقَادِ كَتَبَهُ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ | مسكين عبد الله | محمد احسن | بسم الله الرحمن الرحيم
مَا اَدَّعَاهُ زَيْدٌ فَهُوَ ثَابِتٌ بِاٰيَاتٍ قَطْعِيَّةٍ وَاَحَادِيْثَ مَشْهُوْرَةٍ وَاِجْمَاعِ
اُمَّةٍ وَقِيَاسٍ صَحِيْحٍ وَهُوَ مَعْمُوْلٌ فِي الْاَمْصَارِ وَاَكْنَافِ الْعَالَمِ وَاَطْرَافِهِ فَصَارَ
مُجْمَعًا عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَوْلًا وَفِعْلًا ظَاهِرًا بَيِّنًا وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو
فَتَسْوِيْلَاتٌ نَفْسَانِيَّةٌ وَتَخَيُّلَاتٌ فَلْسَفِيَّةٌ سَبَبُهَا نُقْصَانٌ فِي عِلْمِ الْفِقْهِ
مِنَ الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَاِعْرَاضٌ عَنِ الطَّرِيْقَةِ الْحَقَّةِ حَرَّرَهُ | فتح محمد
لَا شَكَّ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْعَامِّيِّ تَقْلِيْدُ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَالْتِزَامُ اِتِّبَاعِ الْوَاحِدِ مِنْهُمْ اَقْرَبُ اِلٰى ضَبْطِ الْاَحْوَالِ وَالْبُعْدُ مِنْ
تَشَتُّتِ الْبَالِ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ حَرَّرَهُ | محمد اسد | مَا اَدَّعَاهُ زَيْدٌ

من تقليد المعين وغيره فهو حق لتوارث الأمة إلى هذا الآن على تقليد
الأئمة الأربعة وتقليد المعين لهذا لم يختلطوا المذاهب حرره
فقير ضياء الدين
عبد الله
ما قال زيد فهو اضبط واصوب
فقير ضد بخش
ما قال زيد
فثابت وحق وما قال عمرو فهو عمرو وزيد خادم العلماء
فتح محمد عفى عنه
افتاء العلماء من اهل السنة والجماعة على ما حرره زيد في المتن هو صحيح
ومصحح حرره
احمد يار
بعد الحمد لله العلي العظيم والصلوة على رسوله
النبي الكريم وعلى اله وصحبه الذين فازوا بفوز العميم ان ما قاله زيد فهو
الحق الصريح وما قاله عمرو فهو الباطل القبيح حرره
فقير عبد العلي
ما قاله زيد فهو حق جزاه الله تعالى مني وعن سائر المسلمين لان
العوام في هذا الزمان سيما من لاحظ لهم من العلم قد بلغوا في الجهالة
حتى رغبوا عن تقليد الامام ابي حنيفة رحمه الله تعالى ويسمون انفسهم
موحدين فذلك المجيب قد اثبت التقليد من الكتب المعتبرة فجاء الحق
حرره
حافظ ذكاء الله لاهوري
قاضي عظيم الدين لاهوري
مفتي تاج الدين لاهوري
امام الدين لاموي امام مسجد بادشاهي
حامدا ومصليا لقد اصاب زيد واجاد وسلك سبيل الرشاد
وكلامه موافق للسنة والكتاب واجماع اولي الالباب جزا الله الملك الوهاب
ومخالفه ضال ومضل بلا ارتياب حرره
قاضي احمد الله
حامدا ومصليا
ومسلما ما قاله زيد الرشيد فهو مطابق لكلام الملك الكريم المجيد

وصواب

وموافق لاحادیث النبی العظیم الحمید وما قالہ عمر وھو سبیل الی الطغیان
ویمیل الی البھتان نعوذ باللہ منہ والشیطان بمبایعۃ الامام النعمان حررہ
رحیم بخش عفی عنہ

صاحب درالمختار در درالمختار و شیخ ابن ہمام در تحریر الاصول و شیخ ابن حاجب مالکی در مختصر اصول و غیرہم گفتہ اند
ان الرجوع بعد العمل ممنوع بالاتفاق و صاحب بحر الرائق در رسائل زینیہ گفتہ فوجب علی مقلد
ابی حنیفۃ العمل ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع
الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق حررہ
حسن شیم بٹالوی

باید دانست کہ تقلید معین ثابت بالاجماع و مخالف وی ضال و مبتدع است حررہ
سید شہاب الدین بٹالوی

ما حررہ المجیب النجیب فی تقلید الامام الواحد من الائمۃ الاربعۃ فھو مطابق
بالکتاب والسنۃ وموافق لاقوال السلف ومن کان مدعیا بخلافہ یجب علیہ
ان یرجع عنہ بالتوبۃ کتبہ
حافظ محمد حسین

الحمد للہ علی ما قررہ العلماء الجہابذۃ
وحررہ الفضلاء الاساتذۃ من وجوب تقلید احد الائمۃ الاربعۃ فما اعتقدہ
الرشید من وجوب التقلید فھو حق لا ینقص علیہ ولا یزید کفت ھذہ السطور
حجۃ وبرھانا فی تصویب قول زید فمن لم یعمل بھا فھو متبع شیطان مرید
وکان کعمر وضل واضل عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن السبیل فلھم
عذاب شدید حررہ
حافظ عزیز اللہ کشمیری وطنا والحنفی مذہبا

مواہیر علمای ولایت

ما قال زید فی ھذہ الرسالۃ فھو مقبول عندنا اھل السنۃ والجماعۃ
حررہ
مراد دوست محمد درد و عفان

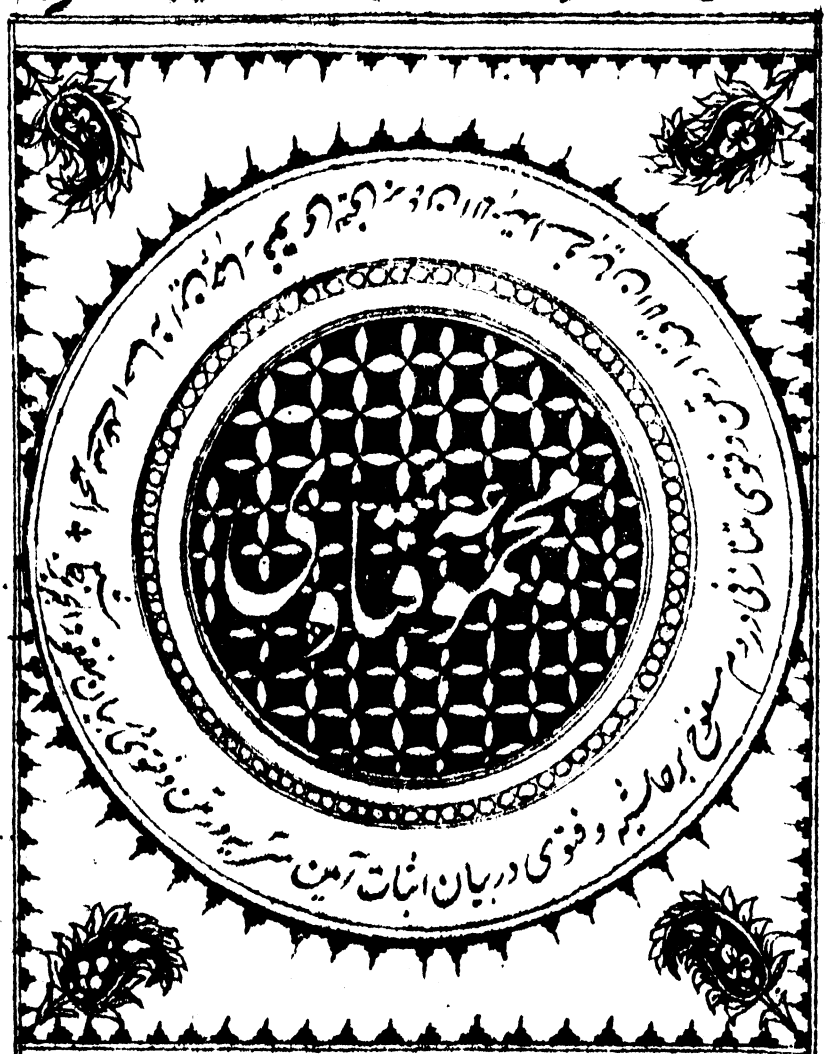
ما قالہ زید ھو المعمول بہ عندنا اھل السنۃ

والجماعة حرره غلام حسن | ما حكم زيد في هذه الرسالة هو المقبول وعليه
المعمول عندنا اهل السنة والجماعة حرره | عبد الغفار | ما قاله زيد
فهو مقبول لنا ومعمول لنا وافتيت به وافضيت عليه حرره | عبد محمد | عبده
ما قال زيد في هذه الرسالة فهو صواب وموافق بالكتاب والسنة واجماع
الامة والقياس الصحيح وما قال عمرو فهو خطاء وزائد مخل واضع حرره
ما قال زيد فهو معمول لي ولجميع قضاة زماننا ولموافق اهل السنة والجماعة
فاقضيت عليه وامضيت به وكتبت على حاشية هذا الكتاب وختمت عليه
رحمة الله السلام العبد راح الى | لاظهار ان هذا الكتاب مقبول حرره سعد الدين | خادم شرع نبي محمد اكرم

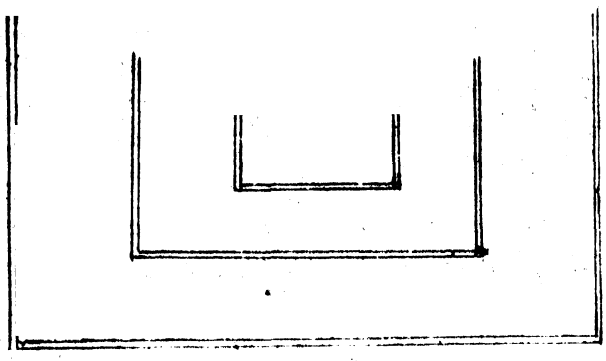
زند برفرق دشمن تيغ بران — قضا مود بكلك قلم رنگين — زنگلك قضا يكين قدس سره
كه عبد المحي غلام شاه جيلان — كه شد راج شريعت نام سعد الدين — وافوض امري الى الله
حكم شد از خداے حي مجيد — حكم شد از خداے عالم پير علي — مفتي شرع نبي مير محمد عمر
افوض امري الى الله — غلام محمد امين شرع نبي — بهر اجراي امور شرع انور شد پديد
كاتب محكمه شرع محمد سعيد — راح العبد الى رحمة السلام — قاضي القضاة دوران عبد الرحمن سعيد

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
قد وقع الفراغ من تحرير هذه الرسالة الشريفة في شهر الشعبان
سنة خمسة وثمانين بعد الف ومائتين من هجرة سيد الثقلين

من یشاء الله یضلل ومن یشأ یجعله علی صراط مستقیم



در مطبع [illegible] صرباهما مایر صرحله طبع یوفق یافته



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ سید المرسلین وعلی اصحابہ
الابرار ومجتہدی دینہ الاخیار اما بعد پس کیا فرماتی ہین علماء اہل
سنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ بعض لوگ جو لامذہب مشہور ہین اپنا نام
فرقہ محمدیہ رکھکر اپنی زعم مین عامل بالحدیث جانتی ہین اور مقلد مذہب خاص کو
بدعتی اور مشرک قرار دیکر کسی مذہب کی مذاہب اربعہ سی تقلید نہین کرتے
جو چاہتی ہین عمل کرتی ہین آپ ہی آپ اجتہاد کرتی ہین مسایل مختلفہ مین کبھی
اسپر اور کبھی اوسپر عمل کرتی ہین اونکی معمولات مزعومہ مین ایسی صورت
سرزد ہوتی ہی کہ وہ عمل ائمہ اربعہ کی نزدیک فاسد یا مکروہ ہی اور کبھی ایسا
امر معمول اونکا مذہب حنفی مین یا مالکی مین یا شافعی مین یا حنبلی مین باطل یا
مکروہ ہوتا ہے آیا بھی ان لوگون مذکورین کی نماز درست ہی یا نہین
بینوا توجروا +

۲

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی مدح العلماء بالفقاهة والصلوة علی رسوله الذی
حض المجتهدین بالاصابة وعلی اله الاتقیاء واصحابه الانوار وعلماءه
الاصفیاء وفقهائه الکبار اما بعد پس جواب اس مسئلہ کا موقوف ہی ایک
تمہید پر وہ یہہ ہی کہ نماز اہم اور اول ما یحاسب امور دین کا ہی جیسا کہ صریح ہے
اس حدیث شریف مین عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلوته فان صلحت فقد
افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر رواه الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اعمال کا کہ
حساب کیا جاوی گا بندہ دن قیامت کی ساتہہ اوسکی وہ نماز اوسکی ہی پس
اگر نماز اوسکی صحیح ہوئی تو تحقیق فلاح اور نجات پائی اوسنے اور اگر نماز اوسکے
فاسد ہوئی تو خسارا اور نقصان پایا اوسنے روایت کیا اسکو ترمذی نے
وعن نافع ان عمر بن الخطاب کتب الی عماله ان اهم امرکم عندی الصلوة
فمن حافظها وحافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو لما سواها
اضیع رواه مالك فی الموطا روایت ہی نافع سی کہ عمر بن الخطاب نی لکہا
اپنی کارندونکو کہ تحقیق اہم امر تمہارنی کا نزدیک میری نماز ہی پس جسنی کہ محفوظ
رکہا اوسکو اور محافظ ہوا اونکی اوقات پر محافظ ہوا دین اپنی کا اور جسنے
ضایع کیا اوسکو پس واسطی ماسوا اوسکی کے نہایت ضایع کرنیوالا ہے
روایت کیا اسکو امام مالک فی موطا اپنی مین پس ان حدیثون مذکورہ سے

صاف معلوم ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ وہ اہم امور دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ نماز مین نہایت احتیاط ہو باین طور کہ بچی اس سی کہ فاسد یا مکروہ ہو وی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب منحصر ہی مذاہب اربعہ مین کما قال القاضی ثناء اللہ فی تفسیر المظہری تحت آیۃ اربابا من دون اللہ فان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب لم یبق فی الفروع سواء ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول مخالف کلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و قال اللہ تعالی و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا انتہی کہا قاضی ثناء اللہ عفی فی تفسیر مظہری مین تحت آیۃ اربابا من دون اللہ کی کہ تحقیق اہل سنت وجماعۃ فرقہ فرقہ ہوگئی ہین بعد مقرر ہونی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب مسائل فروع مین سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر بطلان اوس قول کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع ہوویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا خدای تعالی نی جو شخص تابعداری کری سوای راہ مومنین کی پھیرین گی ہم اوسکو جسطرف پھرای اور واصل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین کہ بہت بری بازگشت ہے تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تمہید کے جواب سوال اول سی یہہ ہی کہ نماز پیچھے ان لوگون کی درست نہین نزدیک اہل سنت

سنت وجماعت کی واسطے ممنوع ہوتی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
نزدیک اہل سنت وجماعت کے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبدالعزیز الدہلوی
فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بھذہ المذاھب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ
وفی الاعراض عنھا کلھا مفسدۃ کبیرۃ الی ان قال کان اتباعھا اتباعا للسواد الاعظم
والخروج عنھا خروجا من السواد الاعظم انتھی کہا شاہ ولی اللہ والد شاہ
عبدالعزیز دہلوی فی عقد الجید میں کہ جان لی تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنیکے مذاہب
اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کے مذاہب اربعہ سی فساد بڑا ہے
یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک ائمہ اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہے
یہانتک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت وجماعت کا ہے
اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت وجماعت کے قال العلامۃ
ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن و
العشرین اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی
ومالک وابی حنیفۃ واحمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین لان ھؤلاء
عرفت قواعد مذاھبھم واستقرت احکامھم وقد تابعوھم وحرروھا فرعا
فرعا وحکما حکما فعلم ان لا یوجد حکم الا وھو منصوص لھم اجمالا او تفصیلا
بخلاف غیرھم فان مذاھبھم لم تحرر ولم تدون کذلک فلا یعرف لھا قواعد
یستخرج علیھا احکامھا فلیحذر تقلیدھم فیما حفظ عنھم لانہ قد یکون مشروطا
بشروط اخری وکلوھا الی فھمھا من قواعدھم فقلت التقلید حینئذ انتھی کلام ابن حجر کہا علامہ ابن حجر مکی

شافعی المذہب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال کے
کی کہ ہماری زمانہ مین کہا بعض ائمہ ہماری نی کہ نہین جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور احمد حنبل کی اسواسطے
کہ یہہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہوگئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پاگئی
ہین احکام اونکی اور تحقیق تابع ہوگئی ہین لوگ اونکی اور صاف اور منقی کردی
علمانی مسائل اونکی تفصیل وار فرع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ منصوص اونکا نہ ہو اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ کے
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدون نہین ہین ایسی پس نہین معروف ہین اونکی قواعد
کہ مستنبط ہون احکام اونپر پس نہین جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اونسے
محفوظ ہی اسواسطے کہ کہی ہوتی وہ چیز مشروط بشرایط دیگر کہ منصوص کیا ہے
اونہون نی طرف فہم کی قواعد اونکی ہی پس کم ہوا اعتبار واسطے کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہو اون ہی قیدی اور شرطی ہی پس نہ جائز ہوئی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال الامام الاستوائی فی شرح منہاج الاصول
للقاضی البیضاوی فی اخر کتابہ قال امام الحرمین فی البرہان اجمع المحققون
علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ بل علیہم ان یتبعوا من
الائمۃ الذین سیروا وبوبوا الابواب وذکروا وضاع المسایل واوضحوا
طرق النظر وہذبوا المسائل وبینوہا وجمعوہا وذکر ابن الصلاح ایضا
ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذاہب
الائمۃ الاربعۃ قد انتشر وعلم تقلید مطلقہا وتخصیص عمومہا وشروط

شروط فروعها بخلاف غيرهم انتهى كہا امام استوائى نى شرح منہاج اصول قاضى
بيضاوى مين آخر كتاب اپنى مين كہ كہا امام الحرمين نى كتاب اپنى مين كہ نام اوسكا
برہان ہى كہ اجماع كيا ہى مجتہدون نى اوپر اس امر كى كہ تحقيق عوام الناس كو
نہين جائز كہ عمل كرين مذہب صحابہ پر بلكہ واجب اور لازم ہى اونپر يہ كہ مقلد ہون
مذاہب ائمہ كى كہ جنہون نى مقرر كئى قواعد اور اصول مسائل دين كى اور باب باب
كئى مسايل اور ذكر كئى اصطلاحات مسايل اور واضح اور روشن كئى طريق
قياس اور استنباط كئى اور صاف اور ستھرے كر ديا مسايل كو اور خوب بيان كر ديا
اور جمع كر ديا اون سب مسايل كو ايك جا كتب فقہ مين اور ذكر كيا ابن صلاح نے
جو كہ وہ رئيس محدثين ہى اور امام ائمہ اصول ہى كہ حاصل اوسكا يہہ ہى كہ متعين
ہى تقليد ائمہ اربعہ كى نہ غير كى اسواسطے كہ تحقيق مذہب ائمہ اربعہ كا پھيل گيا جہان
مين اور معلوم ہوگئى تقليد مطلق مسائل اونكى كى اور تخصيص عموم مسايل اونكے
اور شروط فروع اونكى كى بخلاف غير ان ائمہ اربعہ كے قال الشيخ ابن الہمام
فى تحرير الاصول **تكملہ** نقل الامام اجماع المحققين على
منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل عليهم تقليد من بعدهم
الذين سيروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكر البعض المتاخرين
من منع تقليد غير الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد
مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله فى غيرهم لان لانقراض
اتباعهم وهو الصحيح انتهى كہا شيخ ابن الہمام نى بيچ آخر تحرير الاصول كے
تكملہ نقل كيا امام الحرمين نے كہ اجماع كيا محققين نى اوپر منع كرنى

ف لا اجد فيما
اوحى الى محرما
على طاعم يطعمه
الا ان يكون ميتة
او دما مسفوحا
الآيہ حرمت دم
مسايل مطلق
محقق است و ہر چہ
حرام است نجس
است سواد

عوام کی تقلید صحابہ ہی بلکہ لازم اور واجب ہی اوپر تقلید پچھلے ائمہ کے
کہ جنہون نی مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل دین کی اور وضع کئی مسائل
اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نی منع کرنا تقلید کا سوای تقلید ائمہ اربعہ
کی واسطی منضبط ہوجانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی مقید ہوجانی مسائل دنکے
کہ وہ مطلقہ تہی اور واسطی مخصوص ہوجانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تہی اور نہین
پایا گیا مثل وسکی بیچ مذاہب اور دنکی ابتک واسطی منقطع اور مفقود ہوجانی مقلدین
اونکی کی یعنی نہین صحیح تقلید کرنی کسیکے سوای تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع
مذکور کی پس قول دنکا وھو الصحیح صریح ہی اسمین کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر ان
غیران ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے
قال صاحب البحر الرائق فی الاشباہ فی القاعدۃ الاولی من النوع الثانی من
الفن الاول وما خالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ
خلاف لغیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب
مخالف للائمۃ الاربعۃ انتھی کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ مین بیچ
قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی سی کہ فن اول سی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اوس مین خلاف اور دنکا بھی ہو کیونکہ تحقیق
تصریح کی ہی تحریر مین کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اوپر نہونی عمل کی کہ وہ عمل
مخالف ہو مذہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت آیۃ
فقہمناھا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ

الاربعة اتفق کہا شیخ احمد نی تفسیر احمدی مین تحت آیہ فقہمناہا سلیمان
کی کہ تحقیق واقع ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز نہین مگر ائمہ اربعہ کا
کہا طحطاوی نی شرح درالمختار مین بیچ کتاب الذبایح کے قال بعض المفسرین
ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم فی مذاهب
الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان
خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة و
النار انتهی کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق فرقہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا
آجکی دن مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلے اور
جمع ہوئی ہین اس مین کہ جو شخص کہ خارج ہی ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین
وہ اہل بدعت واہل نار ہی ہی پس ثابت ہوا ان منقولات سی کہ نزدیک اہل سنت
وجماعة کی ممنوع ہی وہ عمل کہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کے اور جو عمل کہ مخالف
ہی ائمہ اربعہ کی وہ دو طرح پر ہی ایک وہ عمل ہی کہ کوی امام ائمہ اربعہ مین سے
قائل اوسکا نہ ہو جیسا کہ مثلاً ناتہہ باندہنا سینہ پر مردون کو کوئی امام ائمہ
اربعہ مین سی قائل اسکا نہین یا اول وقت مین سنت اور افضل جانکر پڑہنا
نماز کا گرمیون مین اور نہ ابراد کرنا کیونکہ امام ائمہ اربعہ مین سی اسکا قائل نہین
ہوا بلکہ نزدیک سبکی ابراد مستحب ہے اور وہ جو منسوب ہی امام شافعی
کی طرف وہ غلط محض ہی اسواسطی کہ کہا امام نووی شافعی المذہب نے
شرح صحیح مسلم مین باب استحباب الابراد بالظهر فی الصيف شدة الحر
الابراد وبه قال جمهور العلماء وهو المنصوص للشافعی وبه قال

جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ المشتملۃ علی فعلہ والامر
بہ مواظبۃ کثیرۃ انتہی پانی سے قلیل ہو یا کثیر متغیر ہو یا غیر متغیر
اگرچہ سیمن گرا یا بلی یا کوئی اور جانور مرا ہو یا کوئی اور قسم کی نجاست پڑی ہو جیسا
کہ مذہب فرقہ ظاہریہ کا ہے نہ آئمہ اربعہ کا بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شیء رواہ الطبرانی والشافعی
والطیالسی واحمد بن حنبل والدارقطنی والنسائی وابن حبان
والطحاوی والحاکم عن جماعۃ من الصحابۃ اور بعمل اس حدیث کے قال رسول
اللہ صلعم الماء طہور لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی والنسائی
وابوداؤد وغیرہم یا رفع یدین کرنے نزدیک ہر تکبیر کے بعمل اس حدیث کے
عن ابی ھریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الصلوۃ حین یفتتح وحین یرکع وحین یسجد رواہ ابن ماجۃ وعن عمیر
ابن حبیب قال کان رسول اللہ صلعم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلوۃ
المکتوبۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس رض ان رسول اللہ صلعم
کان یرفع یدیہ عند کل تکبیرۃ رواہ ابن ماجۃ کیونکہ یہ حدیثیں دلالت
کرتی ہیں اوپر رفع یدین کے نزدیک ہر تکبیر کے جیسا کہ وہ مذہب بعض محدثین
کا ہے اور نہیں گیا کوئی امام آئمہ اربعہ سے اس رفع یدین کی طرف یا جمع
کرنے نماز واسطے ہر حاجت کے جیسا کہ وہ مذہب بعض محدثین کا ہے بغیر
خوف مرض اور مطر اور سفر کے بعمل حدیث ابن عباس کے عن ابن عباس
قال رسول اللہ صلعم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء

والعشاء من غير خوف ولا مطر بالمدينة قال اراد ان
لا يحرج امته رواه مسلم وابو داود والترمذي
والنسائي والطحاوي وغيرهم وعن ابن عباس
قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر و
العصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف
ولا سفر رواه مسلم وغيره وعن ابن عباس قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
بالمدينة في غير خوف ولا مطر قال اراد ان لا يحرج امته رواه
مسلم اور دوسرا وہ عمل ہے کہ حاصل ہو تلفیق سے یعنی ملانی مذاہب کے
اسی طرح کہ مستلزم ہو فساد عمل کو نزدیک ہر امام کے آئمہ اربعہ سے اگرچہ اوس
اوس عمل کے درست ہوں کوئی کسی امام کے نزدیک اور کوئی کسی امام کے نزدیک جیسے
شلا وضو کرے بعد ازاں پھر پڑھا وی بہشا کر مقتدی کو باوجود قدرۃ تمام کے بعمل
آں حدیث صحیحہ یعنی نکسیر جاری ہوا خرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا
فصلوا قعودا اجمعون متفق عليه واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا
واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون رواه مسلم
واخرج عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا رواه

واخرج عن عائشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا
جلوسا رواه مسلم جیسا کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل کا جیسا
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم کی باب ایتمام ماموم بالامام کی مین
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسواسطی باطل ہوئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کی اسلئی فاسد ہی کہ اونکی نزدیک احادیث
منسوخ ہین یا وضو کری کم قلتین ہی کہ اس مین نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسواسطی کہ یہہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضوان ائمہ کی نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض نہا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین سی کہ اس مین نجس مذکور ہووے
ساتہہ ترک ولاء کی پس یہہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور ولاء نزدیک امام مالک کے فرض نہا وترک
ہوا یا وضو کری ساتہہ مسح ایک یا ل یا دو بال کی بہر مس ذکر کری پس یہہ نماز
بہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد حنبل کے
وضو ر باطل ہی سبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو ر باطل ہی سبب ترک مسح فرض کی یا وضو کیا بہر مس ذکر کیا اور
رعاف جاری ہوئی پس یہہ نماز بہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

ں لئی کہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی یا وضو کر بے
ر بوسہ لیوی اور رعاف جاری ہووی پس یہہ نماز بہی باطل ہی نزدیک
مہ اربعہ کی کیونکہ رعاف ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور احمد کے
ور بوسہ ناقض ہی نزدیک امام مالک اور شافعی کی پس باطل ہوئی یہہ نما
ر دیک کل کی یا وضو کیا پہر مس ذکر کیا اور قی کی پس یہہ نماز بہی فاسد ہے
ر دیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک امام مالک اور
م شافعی کی اور قی ناقض وضو ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن
نبل کی یا وضو کیا اور مس ذکر کیا اور مسح کیا بال یا دو بال کا پس یہہ نماز
طل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقض وضو ہی نزدیک
م شافعی اور احمد کی اور اکتفا کرنا بال دو بال پر مبطل ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور مسح کیا بال یا دو بال کا پس
ہ نماز فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ بوسہ ناقض وضو ہی نزدیک
م شافعی اور احمد کے اور مسح ربع سر کا یا تمام سر کا فرض نہا نزدیک ابو حنیفہ اور
ک کی سو وہ ترک ہوا یا وضو کیا ساتھہ ترک نیت کے اور کپڑا منے
دہ ہے پس یہہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اسلئے کہ منے
س ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے اور
ت فرض تہی نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی یا وضو کیا ساتھہ
یتمیم کے اور کپڑا منے آلودہ ہے پس یہہ نماز فاسد ہے نزدیک ائمہ

۱۳۰ فائدہ قیاس اوقات کہ ان علت یا فرع خواہش برابر ہست لکدم سائل ازسیلین باشد و یا غیر سیلین یعنی از اعضا دیگر وضو

ائمہ اربعہ کے کیونکہ تسمیہ فرض تہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
اور منی نجس ہی ائمہ ثلثہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
نزدیک یا وضو کیا ساتھ ترک ترتیب کے اور کپڑا منی آلودہ ہی پس یہ
نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اسواسطے کہ نزدیک امام شافعی
کے ترتیب فرض تہی وہ ترک ہوئی اور منی نجس ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا بہر بوسہ لیا اور کپڑا منی آلودہ ہی پس یہ نماز
آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہی کیون کہ منی نجس ہی آئمہ ثلثہ ابو حنیفہ اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہی امام شافعی
کے نزدیک پس نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر مس
ذکر کیا اور کپڑا منی آلودہ ہی پس یہ نماز باطل ہے آئمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
منی نجس ہی آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منی اگرچہ پاک ہی نزدیک امام شافعی کے
لیکن مس ذکر ناقض وضو ہی اون کے نزدیک پس نماز فرد یک کے باطل ہوئی
اور اسیطرح بغرابت بندی ایک مذہب کے ہزارہا صورتیں آن پڑتی ہیں
کہ نماز اونمیں فاسد اور باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے جیسا کہ شتے نمونہ
از خروارے دانمد کے از بسیارے اشلہ مذکورہ سے معلوم ہوا یہ
ظاہر ہے کہ یہ ہزارہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن پڑتی ہیں نزدیک آئمہ
اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو ممکن نہیں مگر وہ کہ عالم ہو جمیع
مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شرائط کا اور کل مفاسد کا اور کل
نواقض کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل سنن کا

بوجہ اتم کتب فقہ ان ائمہ کے سے اور یہ نہایت مشکل ہے بسبب
کثرہ کے حتی قال الاستاذ ابو الحسن الاسفرائی نحن
اعلم اکثر من عشرین الفا من اقوال المجتہدین یلزم من خلافہا
الرفض ذکرہ صاحب الموافق فی الفصل الثانی شرح مختصر الاصول ونحوہ
فی مسلم الثبوت پس معلوم ہوا مما ذکر سے کہ خلف لا مذہب کے نماز درست
نہیں کیونکہ لا مذہب کسی مذہب کا مذہب ائمہ اربعہ سے پابند نہیں ہوتا
اور جبکہ پابند کسی مذہب کے مذاہب ائمہ اربعہ سے نہ ہوا تو ہزارہا صورتیں
ایسی آن پڑتی ہیں کہ نماز اون صورتوں میں فاسد یا مکروہ ہوتی ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے جیسا کہ گذرا پس ثابت ہوا ان نقول علماء ثقات اور
فضلائے ثقات سے کہ نماز پیچھے ان لوگوں کے درست نہیں ہے نزدیک
اہل سنت وجماعت کے اور ہمارے روایات

روایت مقیدہ دلالت کے کرتے ہیں اسپر کہ نماز انکی پیچھے باتفاق فقہا کے
درست نہیں کیونکہ جب باتفاق فقہا کے نماز مالکی یا شافعی یا حنفی یا حنبلی کے
پیچھے مخالف مذہب اسکے کے درست نہیں ہے تو پیچھے مخالف کل کے ائمہ اربعہ
بطریق اولے درست نہ ہوگی واللہ اعلم وعلمہ احکم اور جواب سوال ثانی کا
یہ ہے کہ نماز مقتدی کی پیچھے مخالف کے درست نہیں جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف نواقض وضو
سے نماز مقتدی کی سی اور مکروہ ہوگی جبکہ نہ پرہیز کرتا ہو امام مخالف واجبات نماز مقتدی کی
مقتضی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت کے اما کتاب اللہ فقولہ تعالیٰ
فیہا ما سلمنا بسند آیت دلالت کرے ہے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اسنت

رسول الله فقال علیه الصلوة والسلام اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران
واذا حکم فاجتهد فاخطا فله اجر متفق علیه پس یہہ حدیث متفق علیہ نص محکم ہے
اسمین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی اما اجماع امت فقال الامام النووی
فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلک الحدیث
فی حاکم عالم اهل للحکم فان صاب فله اجران اجر باصابته واجر باجتهاده وان
اخطا فله اجر باجتهاده انتہی پس یہہ اجماع امت صریح ہی اس مین کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و اجماع
امت سی کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس ثابت ہوا کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ اور اجماع امت سی کہ مصیب ہیچ مسائل مختلفہ اجتہادیہ کی واحد ہے
پس جب کہ ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے
کہ مصیب مسائل اجتہادیہ مختلفہ مین واحد ہی تو مقتدی مذاہب اوسکا
یا تو ہوگا موافق مذہب امام کے یا ہوگا مخالف مذہب امام کے پس اگر ہوا
مذہب مقتدی کا موافق مذہب امام کا تو اس مین کسی نوع کا کلام نہین ہے
درست ہونی مین واسطی متحد ہونی امام اور مقتدے کے اعتقاد اور عمل مین
جیسا کہ پڑہی نماز حنفی خلف حنفی کے یا مالکی خلف مالکی کی یا شافعی خلف
شافعی کی یا حنبلی خلف حنبلی کے اور اگر ہو مذہب مقتدے کا مخالف مذہب
امام کے پس یہ مخالفت یا تو ہوگی فرائض مین باین طور کہ ترک کری امام
فرائض مقتدی کی یا ہوگی واجبات مین باینطور کہ ترک کری امام واجبات
مقتدی کی یا ہوگی سنن مین باین طور کہ ترک کری امام سنن مقتدی کی پس

پس مقتدی اعتقاد کری کا بحکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع
امت کی کہ صلوٰۃ میری صورت اولی مین فاسد ہی سبب ترک فرایض کے
اور صورت ثانیہ مین مکروہ ہی سبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ مین
مفضول ہی نہ افضل سبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
کی فاسد ہی وقت ترک فرایض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
اور مفضول ہی نہ افضل وقت ترک سنن کی پس یہہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
کی سی کہ مبنی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف کے کیونکہ مذہب
ائمہ اربعہ کا یہہ ہی کہ ان المجتہد قد یخطی و قد یصیب قال فی آخر مسلم الثبوت
وغیرہ ھذا ھو الصحیح عند الائمۃ الاربعۃ انتہی فلہذا قال الطحطاوی فی
شرح الدر المختار تحت قولہ لکن فی وتر البحر ان یتیقن المراعات لم یکرہ او حذفہا
لم یصح ان شاء کرہ قولہ ولکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد لان المحققین جنحوا
الیہ و قواعد مذھب شاھدۃ لہ حلبی انتہی و قال الشامی فی شرح الدر المختار
قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ و قواعد المذھب
شاھدۃ لہ ذکرہ سیدی انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
باطل ہی فرایض اور شرایط مین اور مکروہ ہی واجبات مین اور مفضول ہی نہ افضل
سنن مین لہذا قال الفقہاء ان صحۃ صلوۃ المقتدی و فسادھا علی رای المقتدی
فقال فی الھدایۃ فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعمہ فساد صلوتہ

صلوتہ کالفصد وغیرہ لا یجوز بہ الاقتداء انتہی کہا ہدایہ
کے باب الوتر میں کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے
وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز
ہے ساتھ اوسکے اقتدا تمام ہوا کلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایۃ فی باب
الوتر والاقتداء بشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف ذکرہ فی الفتاوی العالمگیری کہا نہایہ میں باب الوتر میں کہ اقتدا
ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر اوسوقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع
خلافیہ سے ذکر کیا اس عبارت نہایہ کو فتاوی عالمگیریہ میں۔ قال فی الکفایۃ
فی باب الوتر قولہ اذا علم المؤتم فیہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی
ان الاقتداء انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا
من الخارج النجس من غیر السبیلین کالفصد وغیرہ وان یقف الامام
القبلۃ مستویا ولا یتوضا فی اثر اقافا حشا ولا یکون ولا شاکا فی اثناء
وان لا یتوضا فی اثناء الرکعۃ القلیل وان یغتسل لو بزمن المنی وان یفعل
الہا لیس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان
یمسح ربع راسہ انتہی کہا کفایہ نے باب الوتر میں قولہ اذا علم المؤتم فیہ فساد
صلوتہ کالفصد وغیرہ یعنی تحقیق اقتداء ساتھ شافعی المذہب کے
نہیں صحیح مگر اوسوقت کہ ہو امام پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کیسی طرح
وضو کرلیوے نجس سے کہ خارج ہو سوائے سبیلین سے بھی جیسا کہ فصد وغیرہ
اور کھڑا ہوا امام طرف قبلہ کی سیدھا ہو کر بغیر انحراف فاحش کے اور نہ ہو وہ امام

متعصب یعنی مذہبی جفا کرنے والا آئمہ دین سے مانند روافض اور خوارج
کے اور نہو شک کرنے والا ایمان میں بایں طور کہ کہے خدا جانے میں مومن ہوں یا
نہیں اور نہ وضو کرے پانی قلیل سے اور پاک کرے کپڑے اپنی کو منی سے اور نہ قطع
کرے وتر کو سلام کے اور رعایت کرے ترتیب روایت کی اور یہ کہ کرے مسح
ربع سر کا تمام ہوا کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم المقتدی مایزعم
مفسدا صلوتہ یعنی ان لا قتداء بہ انما یصح اذا یتحامی مواضع الخلاف بان
یتوضا فی الخارج النجس من غیر السبیلین وبان لا یتحرف عن القبلۃ الخ اقول
ولا یکون شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضا فی الماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ
منی ان کان رطبا ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر ویراعی الترتیب فی الفوائت
وان یمسح ربع راسہ فان علم منہ شیئ من ھذہ الاشیاء لا یصح الاقتداء بہ وان
لم یعلم جاز ویکرہ ھذا حکم المفسد راجع الی زعم المقتدی وقد اختلف مشایخنا فی
ذلک فقال الھندوانی وجماعۃ ان المقتدی ان یری امامہ مسلما لم یتوضا
لا یصح الاقتداء بہ وذکر الترجمانی ان اکثر مشایخنا جوزوہ وقال صاحب
النہایۃ وقول الھندوانی اقیس لھما ان زعم الامام ان صلوتہ لیست
بصلوۃ وکان الاقتداء حینئذ بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام
وھو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ انتھی کلام صاحب العنایۃ
کہا عنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی یزعم منہ فسادصلوتہ یعنی تحقیق
اقتدا راست ہے شافعی المذہب کی ہمیں صحیح مگر اوسوقت کہ پرہیز کرنے والا ہو مواضع
اختلاف کا بایں طور کہ وضو کرلیوے خارج نجس سے سوا یہی کہ وہ خارج خیس

غیر سبیلین سی ہی اور نہ منحرف ہو دی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہو ناقض
کرنیوالا ایجان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل ہی اور پاک کرنیوی کپڑی
اپنی کو منی ترسی اور کھرچ ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کرے وتر کو بغیر
ساتھہ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوایت مین اور مسح کری
ربع سر کا پس اگر معلوم کری اوس ہی کوئی شی ان اشیا مین سی تو نہین
صحیح ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر نہ علم ہو صدور کسی شی کا ان اشیا مین
سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتھہ اوسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت مین اور یہ حکم
فساد صلوۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے
نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہین تو اس صورت
مین فاسد ہوجاویگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد
نہین ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت مین نماز
مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور
فساد مین اور مختلف ہوئی ہین مشایخ ہماری اس مین پس کہا ہندوانی نے
اور ایک جماعت نے کہ تحقیق مقتدی نے اگر دیکہا امام اپنی کو مس کرتی ہوئے
عورت کو بہر وضو نکیا تو نہین صحیح اقتدا ساتھہ اس امام کے اور ذکر کیا
ترتاشی نے کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نے جائز رکہا ہی اقتدا کو ساتھہ اس
امام کی اور کہا صاحب نہایہ نے قول ہندوانی کا اقیس ہی واسطے
کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوۃ میری نہین ہے صلوۃ مقتدی کی پس نہ ہوگا اقتدا
اسوقت بناء موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام مین اور حالانکہ وقت

یعنی قریب القیاس ہی ۱۲

وہ اصل ہی اس نماز مین بیشک صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھہ اس امام کے تمام
ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ رای امام کی صحت اور فساد
نماز مین ہی معتبر ہی نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا
انشاء اللہ تعالی قال صاحب الکنز فی الکافی باب الوتر واذا علم المقتدی من
الشافعی ما یفسد صلوتہ کالفصد والحجامۃ وغیرھما لم یجز الاقتداء بہ
انتہی کہا صاحب کنز نے کافی کی باب الوتر مین کہ جس وقت معلوم کری مقتدی
امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ مفسد ہی نماز اوسکی کا مانند فصد وغیرہ کے
تو نہین جائز اقتدا اوسکی ساتھہ اوسکی قال الامام الزیلعی فی تبیین الحقایق شرح
کنز الدقایق فی باب الوتر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعیۃ اذا
کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف بان یجدد الوضوء من الحجامۃ والفصد
ویغسل ثوبہ من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانہ بالاستثناء ولا یحرف عن
القبلۃ ولا یقطع وترہ بالسلام وھو الصحیح انتہی کہا امام زیلعی نے
شرح تبیین الحقایق شرح کنز الدقایق کے باب الوتر مین کہ دلالت کرتا ہے
یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا کے ساتھہ شافعیہ کے جبکہ ہووی وہ امام شافعی
المذہب احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف مین باین طور
کہ بنا کری وضو بچھنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنا منی
سی اور ہو نہ شک کرنیوالا ایمان مین باین طور کہ کہی انا مومن ان شاء اللہ تعالی
اور نہ ہو منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھہ سلام کے وہو
الصحیح یعنی اگر ہو شافعی المذہب وتر کو ساتھہ سلام کے قطع نکری کا

تو اقتدا اوسی صحیح ہی اور یہہ قول صحیح ہی اوس قول سی کہ اوسمین ہی عدم جوا
اقتدا کا مطلقا قال فی المستخلص شرح اکثر فی باب الوتر ثم قال ای صاحب
الہدایۃ دلت المسئلۃ علی جواز الاقتدا بالشافعیۃ وعلی المتابعۃ فی
قراۃ القنوت فی الوتر لکن اذا علم المقتدی منہ ما یزعم بہ فسادا صلوتہ
کالقصد وغیرہ لم یجز لہ الاقتداء ثم قال ولو شہد انہ مس
امراۃ ولم یتوضا یجوز الاقتداء بہ عند عامۃ العلماء وقال الہندی
لا یجوز ہذا من الکفایۃ انتہی کلام المستخلص کہا ہی صاحب مستخلص شرح منیہ کے
باب الوتر مین کہ کہا صاحب ہدایہ نے کہ دلالت کرتا ہی یہ مسئلہ اوپر جواز اقتدا
کی ساتھہ شافعی المذہب کی اور اوپر جواز متابعۃ قراۃ قنوت کی وتر مین لیکن
جبکہ معلوم کری مقتدی اوس امام شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان کرتا ہی
اوسی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جایز اقتدا ساتھہ اوسکے
پھر کہا صاحب مستخلص نے اگر دیکھہ لے کہ تحقیق امام نی مس عورت کو کیا اور وضو
نہین کیا تو جایز ہی اقتدا ساتھہ اوسکی نزدیک جماہیر علماء کی اور کہا ہندی نے
نے کہ نہین جایز یہہ اقتدا یہ کفایہ سی منقول ہی تمام ہوا کلام صاحب مستخلص قال
فی تنویر الابصار فی باب الوتر وصح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصلہ
السلام علی اکہ صح انتہی کہا تنویر الابصار کے باب الوتر مین کہ صحیح ہی
وتر مین اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے جب تک کہ نہ قطع کری وتر کو ساتھہ
سلام کے اوپر اصح قول کے قال فی منح الغفار شرح تنویر الابصار
فی باب الوتر دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعی اذا کان

یحتاط فی مواضع الخلاف بان کان یجدد الوضوء من الحجامۃ والقیء
ویغسل ثوبہ من المنی ولا یکون شاکا فی ایمانہ بان قال انا مومن انشاء
اللہ تعالیٰ ولا منحرفا عن القبلۃ ولا یقطع الوتر بالسلام وھو الصحیح و
اعلم ان الاقتداء بالشافعی علی ثلثۃ اقسام الاول ان یعلم منہ الاحتیاط
فی مذھب الحنفی فلا کراھۃ فی اقتداء بہ والثانی ان یعلم منہ عدمہ فلا
صحۃ والثالث ان لا یعلم شیئا ولا یکرہ ایضا ولا خصوصیۃ لھذا بالشافعی بل
اذا صلی الحنفی خلف کل مخالف مذھبہ فالحکم کذلک وظاھر الھدایۃ
ان لا عتبار للاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد الامام حتی شاھد
الحنفی مسح امراۃ ولم ینتقض ثم اقتدی بہ فان کثیر المشایخ قالوا یجوز وھو کما
کما فی فتح القدیر وغیرہ وقال ھندوانی وجماعۃ لا یجوز ورجحہ فی النھایۃ بانہ
اقیس لما ان زعم الامام ان صلوتہ لیست بصلوۃ فکان کانہ قتلہ حینئذ
بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام وھو لا صل فی الاقتداء فلا یصح
انتھی وردہ بان المقتدی یری جوازھا والمعتبر فی حق رای نفسہ لا غیرہ انتھی کلام
صاحب منیۃ الغفار مختصرا کہا منیۃ الغفار شرح تنویر الابصار کے باب الوتر والنوافل
کی مسئلہ نمبر ۱۱ اور جواز اقتدا کی مسئلہ نمبر ۱۲ امام الشافعی المذہب کے جبکہ ہو یہہ امام
احتیاط اور پرہیز کرنیوالا مواضع اختلاف کے سی بان طور کہ نیا کرے وضو پچھنے
اور فصد سی اور دھووے کپڑا اپنا منی سے اور نہ ہووے شاک ایمان میں بایں طور
کہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ اور نہ ہووے منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کرے
وتر کو ساتھ سلام کے وہو الصحیح اور جان یہہ بات کہ اقتدا

اور جان یہ بات کہ اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے تین قسم پر ہے اول
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذہب احتیاط حنفی مذہب مین
کرتا ہی باین طور کہ نہین کرتا وہ چیز کہ موجب فساد یا کراہت تحریمہ کا ہو
تو اس قسم مین کچھ کراہت نہین اقتدا مین ساتھہ شافعی المذہب کے اور ثانی
یہ کہ معلوم ہو مقتدی کو عدم احتیاط شافعی ہی نماز حنفی مین تو اس قسم مین
نہین درست اقتدا ساتھہ اوسکے اور ثالث یہ ہی کہ نہ معلوم ہو مقتدی کو
کوئی چیز نہ احتیاط اور نہ عدم احتیاط پس اس قسم مین بھی کراہت نہین
اور نہین خصوصیت ان امور مذکورہ مین شافعی المذہب کے بلکہ جب بڑھے
نماز حنفی المذہب بھی ہر مخالف مذہب اپنی کی تو بھی یہی حکم ہی بلا فرق
اور ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ معتبر صحت اور فساد نماز مقتدی مین مذہب
مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ دیکھا حنفی نے کہ مس کیا
شافعی المذہب نی عورت کو اور وضو نکیا پھر اقتدا کا کیا اوس حنفی نے
ساتھہ اوسکی پس تحقیق جمہور مشایخ قائل ہین جواز اس اقتدا کے وہو
الاصح جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانی نے اور ایک
جماعت نی کہ نہین جائز یہ اقتدا اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین باینطور
کہ یہ عدم جواز اس اقتدا کا اقیس ہے اسواسطے کہ تحقیق گمان امام کا یہ ہے
کہ تحقیق نماز میری نہین ہے نماز بسبب مس عورت کے پس ہوگا
اقتدا اسوقت بنا موجود کی معدوم پر زعم امام مین اور حال آنکہ وہ
اصل ہی اقتدا مین پس نہ صحیح ہوگا یہ اقتدا تمام ہوا ۔ صاحب نہایہ او

اور رد کیا گیا ہی یہہ قول پر اس طور کہ تحقق مقتدی کا مذہب جواز اس نماز کا ہی اور معتبر
اوسکی حق مین اعتقاد اوسکا ہی نہ اعتقاد غیر کا تمام ہوا کلام صاحب منح الغفار کا مختصرا
قال فی الدر المختار شرح تنویر الابصار فی باب الامامۃ وزاد ابن مالک وھو خالف
کالشافعی لکن فی وتر البحر ان یتیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمھا لم یصح وان
شک کرہ انتھی کہا ہی در المختار شرح تنویر الابصار کی باب الامامۃ مین کہ زیادہ کیا
ابن ملک نے و مخالف کشافعی کو لیکن بحر کی باب الوتر مین یہہ ہی کہ اگر یقین کرے مقتدی مراعاۃ
کا تو نہین مکروہ اقتدا ساتھہ اس مخالف المذہب کی اور اگر یقین عدم مراعاۃ کا ہو تو نہین صحیح
اقتدا ساتھہ اسکی اور اگر شک کرے مراعاۃ کا تو مکروہ ہی اقتدا ساتھہ اسکی قال فی الدر
المختار فی باب الوتر تحت قولہ وصح الاقتداء بہ ففی غیرہ اولی ان لم یتحقق
منہ مایفسدھا فی اعتقادہ فی الاصح کما بسط فی البحر بشافعی مثلا انتھی
یعنی کہا در مختار کے باب الوتر مین تحت قول مصنف کی وصح الاقتدا بہ فیہ شافعی فیہ
پس غیر اوسکی مین بطریق اولی درست ہی اقتدا جب تک نہ متحقق ہو اسی وہ چیز کہ وہ
مفسد نماز مقتدی کی ہی بحسب اعتقاد اوسکی اصح قول پر جیسا کہ بسط کیا بحر مین قال
الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ودلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بالشافعی
لکنہ مشروط بان یحتاط فی مواضع الخلاف بان لا یتوضاء من قلتین فیھا نجاسۃ
وان یسیل شیء من المنی الرطب ویفرک لیاس ای اذا کان قدرا مانعا وان یراعی
الترتیب بین الفوائت وان یمسح ربع راسہ وان یتوضا من القھقھۃ وافصد ان
لا یکون الامام صلی لوقتیۃ قبل الاقتداء بہ والجامع ھذہ الامور ان لا یتحقق منہ ما
یفسد صلوتہ فی اعتقادہ بناء علی ان المعتبر ھو ای المقتدی وھو الصحیح الذی علیہ

الاکثر وقیل رای الامام اسی کہا طحطاوی نی بیچ شرح درالمختار کی باب الوتر مین کہ
کی مسئلہ نی اوپر جواز اقتدا کی ساتھہ امام شافعی المذہب کی لیکن یہ جواز مشروط ہی بشرطیکہ
کہ پرہیز کری یہ امام مواضع اختلاف کی سی باین طور کہ نہ وضو کری قلتین سی وقت وقوع
نجاست کی اور پاک کری کپڑی اپنی کو نجس سی اگر ہو بقدر مانع نماز کے اور رعایت کری
ترتیب مین فوایت کی اور مسح کری ربع سر کا اور وضو کری قہقہہ اور فصد سی ورنہ
بُرہ چکا ہو صلوٰۃ وقتیہ کو پہلی اقتدا کریکی ساتھہ اوسکی قاعدہ کلیہ ان سب اسو کا یہہ ہی
کہ متحقق ہو اوسی وہ چیز کہ وہ مفسد ہو نماز مقتدی کی مذہب اوسکی مین اسو اسطی کہ
معتبر صحت اور فساد نماز مین مذہب مقتدی ہی اور یہی قول صحیح ہی ایسا صحیح کہ نہین
اوسپر جمہور علماء کی اور بعض نی کہا کہ معتبر مذہب امام کا ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال
الطحطاوی فی شرح المذکور فی باب الامامۃ قولہ لکن فی وتر البحر الخ ھذا ھو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذھب شاھدۃ لہ حلبی قولہ ان تیقن المراعاۃ ای
الفرایض والواجبات والسنن قولہ وعلیھا لم یصح ھذا اذا لم یراع فی الفرایض
واما فی الواجبات کزیادۃ الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولی
فیصح لکراھۃ لافساد الظاھر ان الکراھۃ للتحریم وان راعی فیھا دون السنن
لایترک الاقتداء لانہ واجب علی ارجح الاقوال ورعایۃ الواجب مقدمۃ علی ترک
السنۃ قال الحلبی تفقہا انتہی کہا طحطاوی نی شرح مذکور کی باب الوتر مین قولہ ولکن فی
وتر البحر الخ یہی قول معتمد علیہ ہی اسو اسطی کہ محققون نی اسکی طرف رجوع کیا اور قواعد مذہب
کی شاہد ہین اسکی معتمد علیہ ہونی پر ذکر کیا اسکو حلبی نی قول اوسکا ان تیقن المراعاۃ
ای فرایض اور واجبات اور سنن مین یعنی اگر یقین ہو کہ مراعاۃ کرتا ہی فرایض واجبات

و سنن مین بایں طور کہ پرہیز کرتا ہی مواضع اختلاف کا تو نہین ہی کراہت قول اوسکا او
عدم علم کا بلکہ صحیح یہ ہی کہ نہ رعایت کریگا فرائض مین اما واجبات مین جیسا کہ زیادہ کرنا
درود کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قعدہ اولی مین پس واجب کرتا ہی کراہت کو نہ فساد نماز
کو یعنی ترک واجب سے نماز فاسد نہین ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد او
ظاہر ہی کہ تحقیق مراد کراہت سے کراہت تحریمیہ ہی اور رکعاتیہ کریگا واجبات مین نہ سنن مین
تو اس صورت مین نہ ہوگا جاوی اقتدا اسواسطے کہ اقتدا کرنا واجب ہی اوپر اقوی اقوال
کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اوپر ترک کرنی مکروہ تنزیہ کی کہا اسکو علامہ حلبی نے
اور روی نقایت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال الشامی فی شرح الدر المختار فی
باب الوتر قولہ کما بسط فی البحر حیث ذکر ان الحاصل انہ ان علم الاحتیاط فی
مذہبنا فلا کراھۃ فی الاقتداء بہ وان علم عدمہ فلا صحۃ وان لم یعلم شیئا
کرہ ثم قال وظاھر الھدایۃ ان الاعتبار لاعتقاد المقتدی ولا اعتبار لاعتقاد
الامام حتی لو اقتدی بشافعی رآہ یمس امراۃ ولم یتوضا فالاکثر علی الجواز
وھو الاصح کما فی الفتح وغیرہ وقال الھندوانی وجماعۃ لا یجوز ورجحہ فی النہایۃ
بانہ اقیس لان الامام لیس یعمل فی زعمہ وھو الاصل فلا یصح الاقتداء بہ ورد
بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسہ لا غیرہ انتہی کما شامی فی شرح درالمختار
کی باب الوتر مین قول اوسکا کما بسط فی البحر جسوقت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہو اسی احتیاط
مذہب ہمارے کا تو نہین کراہت اقتدا مین ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو عدم اوسکا تو نہین
صحیح اقتدا ساتھہ اوسکی اور اگر معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط سے تو مکروہ
ہی اقتدا ساتھہ اوسکی پھر کہا کہ ظاہر ہدایہ کا یہہ ہی کہ اعتبار صحت اور فساد نماز مین مقتدی

سوم سوال جواب

مقتدی کا ہی نہ مذہب امام کا یہان تک کہ اگر اقتدا کیا حنفی نی ساتھہ اوس شافعی کی کہ دیکھا
اوسکو مس کرتا ہوا عورت کو اور پھر وضو نہ کیا پس جمہور علما کی اوپر جواز کی ہین اور یہی صحیح
تر ہی جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ مین ہی اور کہا ہندوانی اور ایک جماعۃ نی کہ نہین جائز
اقتدا اور نماز اور ترجیح دی ہی اسکو نہایہ مین یہان طور کہ اقتدا ہے کیونکہ امام نہین
مصلی زعم اپنی مین اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتھہ اوسکی اور رد
کیا گیا یہ یہانتک کہ معتبر حق مقتدی مین مذہب اوسکے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام شامی کا
قال الشامی فی شرح الدر المختار فی باب الامامۃ قولہ لکن فی البحر الخ ھذا ھو المعتمد
لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذھب شاھدۃ علیہ وقال کثیر من المشائخ ان کان
عادتہ عادۃ مراعاۃ مواضع الاختلاف جاز والا فلا اذکرہ سید قلت ھذا مبنی
علی ان العبرۃ لرای المقتدی وھذا ھو الاصح وقیل لرای الامام وعلیہ جماعۃ قال
فی النہایۃ وھو اقیس وعلیہ فصحح الاقتداء وان کان لا یحتاط کما یاتی فی الوتر
قولہ ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ الخ ای المراعاۃ فی الفرائض من شروط وارکان فی
تلک الصلوۃ وان لم یراع فی الواجبات والسنن کما ھو سیاق کلام البحر وظاھر کلام
شرح المنیۃ ایضا حیث قال واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز لو علم
منہ ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراھۃ
انتہی فیفسد بالمفسدون غیرہ کما تری انتہی کہا شامی نی شرح درالمختار کے
باب الامامت مین قول وسکا ولکن فی البحر الخ جو ہی معتمد علیہ واسطی میلان محققین کے
طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوسپر اور کہا بہت مشایخ نے کہ اگر
ہو عادۃ اوسکی عادۃ احتیاط مواضع اختلاف مین تو جائز ہی اقتدا اور اگر نہین تو نہین

ذکر کیا اسکو سید میری نی کتابون مین کہ یہہ مبنی ہی اسپر کہ عبرت مذہب مقتدی کی ہی
اور یہی صحیح ہی کہا گیا ہی کہ عبرت مذہب امام کی ہی اور اسی پر ہی ایک جماعۃ کہا
نہایہ مین و مواقیین یعنی یہہ قول قیاس تر ہی پس اسپر متفرع ہوتا ہی یہہ کہ صحیح ہو اقتدا
اگرچہ نہ احتیاط کری جیسا کہ آوی کا وتر مین یعنی اگرچہ نہ احتیاط کری اپنی مذہب کے
فرائض اور شرائط اور نواقض اور مفاسد کا کیونکہ عمدہ ترین وی کا بیان اسباب کا
کہ اعتبار مذہب مقتدی کا صحت اور فساد نماز مین متفق علیہ ہی اور اعتبار مذہب امام
کا مختلف فیہ ہی باین طور کہ نزدیک جمہور علما کی نہین اعتبار صحت اور فساد نماز
مین مگر رای مقتدی کو اور نزدیک ایک جماعت کے رای امام کا بھی معتبر ہی قال فی
الفتاوی العالمگیریۃ فی الفصل الثالث من الباب الخامس فی الامامۃ والاقتداء ما
الذی یمنع صحۃ الاقتداء اذا کان یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضا من الخارج النجس من
غیر السبیلین کالمفصد وان لا ینحرف عن القبلۃ انحرافا فاحشا ولا متعصبا ولا
شاکا فی ایمانہ وان لا یتوضا فی ماء الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی
ویفرک الیابس منہ وان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان یمسح
ربع راسہ ھکذا فی النہایۃ والکفایۃ فی باب الوتر والنوافل انتہی کہا فتاوی عالمگیری کے
تیسری فصل مین کہ وہ باب خامس فی الامامۃ سی ہی اقتدا ساتھہ شافعی المذہب کے
نہین ہی صحیح مگر جبکہ پرہیز کری مواضع اختلاف سی باین طور کہ وضو کری خارج نجس سے
غیر سبیلین سے مانند مفصد اور نہ منحرف ہو قبلہ سے انحراف فاحش اور نہ متعصب ہو
اور نہ شاک ہو ایمان مین اور نہ وضو کری پانی قلیل سی اور پاک کریوی اپنی
کپڑا نجاست سی اور نہ قطع کری وتر کو اور مراعی کری ترتیب فوائت کا اور مسح کریے

کبرا الفقہ ... فعلیہ بذکر ... علی را ... ابن ... السلام ... وجماعۃ الکرام ... والاتقیاء السلام تا

ربع سرکا اسی طرح ذکر کیا ہی ہدایہ اور کفایہ مین قال فی فتاوی قاضی خان فی
فصل من یصح بہ الاقتداء ومن لا یصح بہ الاقتداء اما الاقتداء بشافعی المذہب
قالوا لا باس بہ اذا لم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانہ ولا مخنثا فاحشا وان یکون
متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یتوضا بالماء الراکد القلیل الذی
یقع فیہ النجاسۃ انتہی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح بہ الاقتداء ومن
لا یصح بہ الاقتداء مین ایسا اقتداء شافعی المذہب کی کہا فقہانی کہ نہین کچھ حرج
جبکہ نہو متعصب اور نہ ہو شاک ایمان مین اور نہ ہو مخرف بہت یعنی قبلہ سی اور ہو وضو
کرنیوالا خارج نجس سے کہ غیر سبیلین سی نکلی اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ اوسمین
نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلبی فی شرح شرح الوقایہ فی باب الوتر
دلت المسئلۃ علی جواز الاقتداء بشافعی المذہب وعلی متابعتہ فی قراءۃ القنوت
فی الوتر واذا علم المقتدی ما یزعم فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ لا یجوز لہ الاقتداء
کذا فی الھدایۃ انتہی یعنی کہا حلبی نے شرح شرح وقایہ کی باب الوتر مین کہ دلالت
کی مسئلہ نے اوپر جواز اقتدا کی شافعی المذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءۃ
قنوت کی وتر مین اور جبکہ معلوم کری مقتدی اس شافعی المذہب سی وہ چیز کہ گمان
کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہین جائز اقتدا ساتھہ
اوسکی اسی طرح ہی ہدایہ مین قال الشرنبلالی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ فی باب
الوتر والاکتفاء مشیرا الی انہ لا یکرہ امامۃ الشافعی لکن فی الزاھدی انہا
مکروھۃ وفی وتر النہایۃ انہا غیر جائزۃ فالاحوط ان لا یصلی خلفہ کما فی الجواھر
ھذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یحترز انتہی

مطلقا كما فى النظم انتهى كما فى تهتانى فى نقايه شرح مختصر وقايه كى باب الوتر
مين كه اكتفا اشاره كرتا هى كه اقتدا خلف امام شافعى المذهب كى مكروه نهين لاكن
زاهدى مين هى كه وه نماز مكروه هى اور وتر نهايه مين هى كه وه نماز نهين جائز پس
احوط يهه هى كه نه پڑهى نماز يعنى امام شافعى المذهب كے جيسا كه جواهر مين هى اور يهه
اوسوقت هى كه معلوم هو مقتدى كو كه يه امام شافعى المذهب پرهيز كرتا هى مواضع
اختلاف سى پس اگر شك كريگا اس پر نهين تو نهين جائز اقتدا ساتهه اوسكى مطلقا
تمام هوا كلام تهتانى كا قال فى البحر الرائق شرح كنز الدقايق اما الصلوة خلف
الشافعية فحاصل ما فى المجتبى انه ان كان مراعيا للشرايط والاركان عندنا
فالاقتداء صحيح والا فلا ولا خصوصية للشافعية بل الصلوة خلف كل مخالف
كذلك انتهى كما فى بحر الرائق شرح كنز الدقايق مين كه اسپر نماز يعنى شافعى كى حاصل
اوس چيز كا جو كه مجتبى مين هى يه هى كه موجود امام شافعى المذهب رعايت كرنيوالا شرايط
اور اركان همارى مذهب كا تو اقتدا صحيح هى اور اگر نهو تو نهين صحيح هى اور كچهه خصوصيت
شافعيه كى نهين بلكه نماز يعنى هر مخالف كى ايسا هى حكم كهتى هى قال الحلبى فى الكبير
شرح منية المصلى فى فصل الامامة اما الاقتداء بالمخالف فى الفروع كالشافعى فجوزه
عالم يعلم منه ما يفسد الصلوة على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع انما اختلف فى
الاكثر هه قيل يكره وقيل لا يكره حتى قالوا لو شاهد من الشافعى انه افتصد ثم
غاب بشر راه يصلى يجوز له الاقتداء به ما لو علم منه المقتدى ما يفسد الصلوة
فى اعتقاد الامام كما لو رأى الشافعى مس ذكره او امراة ثم يصلى ولم يتوضا هل
يجوز له الاقتداء به فالاكثر على انه يجوز وهو الاصح واختار الهندوانى و

جماعة منهم صاحب النهاية عدم الجواز لان اعتقاد الامام انه ليس في الصلوة
والبناء على المعدوم فقلنا المقتدي يرى جوازها والمعتبر في حقه راى نفسه لا
راى غيره انتهى كما حلبي نى كبيري شرح منية المصلي كى فصل الامامت مين اقتدا
ساتهه مخالف فى الفروع كى مانند شافعى المذهب كى جائز هى جب تك كه نه معلوم
هو اسى وه چيز كه وه مفسد نماز هى مذهب مقتدى پر اسپر هى اجماع علماء كا اور جهان
علما كا نهين مگر كراهت مين نه فساد مين بايں طور كه كها گيا هى مكروه هى اور كها گيا
كه مكروه نهين هى يهانتك كسى كها فقهانى كه حنفى اگر ديكهى شافعى المذهب كو كه فصد كهلواتى
هر غايب هوگيا پهر ديكها اوسكو نماز پڑهتا تو جائز هى اس حنفى كو اقتدا ساتهه اس شافعى
المذهب كى اور اگر معلوم كرى مقتدى اوس هى وه چيز كه مفسد نماز كى هى مذهب امام مين
نه مذهب مقتدى مين جيسا كه ديكهى حنفى شافعى كو مس كرتا ذكر كو يا عورت كو پهر پڑهے
نماز بغير وضو كى آيا جائز هى ساتهه اسكى اقتدا پس جمهور علما كا اوپر جواز كى هى اور يهى
صحيح تر هى اور اختيار كيا هندوانى نى اور ايك جماعة نى كه اون مين سى صاحب نهاية
هى عدم جواز كو اسواسطى كه اعتقاد امام كا يه هى كه مين نهين هون نماز مين واسطى
نهونى وضو كے اور نهين بنا اوپر شى معدوم كى كهتى هين هم يعنى جمهور علما كه مقتدے
قايل هى جواز كا اور معتبر حق اوسكى مين مذهب اوسكا هى نه مذهب امام كا تمام هوا كلام
حلبى كا جانا چاهيے كه معتبر صحة اور فساد نماز مقتدى مين مذهب اوسكے اعتقاد
مقتدى كا هى بالاتفاق جيسى كه تصريح كى هى شامى نى شرح درالمختار كى بابالوتر مين
ذكر العلامة نوح افندى ان العبرة لراى المقتدى فى الجواز وعدمه متفق
عليه وان الخلاف المذكور فى اعتبار راى الامام الصانع الحنفى اذا راى ثوب

امام شافعی ہمیشہ نہیں جواز اقتداء کا بہ اتفاق اسی طرح اعتبار کرنا مذہب امام کا بھی
اسمین اختلاف ہی علماء کا جمہور علماء کی قایل ہین اسکی کہ فقط مذہب مقتدی کا
معتبر ہی نہ مذہب امام کا اور بعضوانی اور ایک جماعت نی یہہ اختیار کیا ہی کہ اقتدا
مذہب امام کا بھی چاہئی پس اس سی تین صورتین حاصل ہوئین ایک متفق علیہ فسا
مین اور ایک متفق علیہ صحت مین اور ایک مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور جماعت
کی پس وہ صورت کہ متفق علیہ ہی فساد مین وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ مذہب
مقتدی مین موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت مین
وہ ہی کہ نہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب
مین ہم یا امام کی مذہب مین اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی درمیان جمہور اور
جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہوا امام سی وہ چیز کہ امام کی مذہب مین موجب فساد نماز
کی ہی نہ مقتدی کی مذہب مین پس اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو وضو کر کی امام ہوا بہ
سیلان خون کی تو اس صورت مین اقتدا صحیح نہین ہی بالاتفاق کیونکہ صادر
ہوئی امام سی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین اور وہ چیز کہ
صادر ہوا امام سی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب مین وہ نماز فاسد
اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا بہر وہ سیلان
یا سونکر نماز سی ہوا بہر وضو جدید کر لیا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی بالاتفاق
کیونکہ کوئی چیز صادر نہین ہوئی امام سی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب
مین یا امام کی مذہب مین اور اگر حنفی نی دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا بہر بس ذکر کر کے
امام دانستی کا تو اس صورت مین اقتدا صحیح ہی تر دیک جمہور کی کیونکہ امام سے

نہیں صادر ہوئی کوئی چیز کہ وہ ہو موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب میں اور
نزدیک ہندوانی وغیرہ کی یہ اقتدا صحیح نہیں ہی کیونکہ صادر ہوئی امام سی وہ چیز کہ
موجب فساد نماز کی ہی امام کی مذہب میں پس ثابت ہوا ان قول علمائے ثقات و
فضلائے ہی ثقات ہی اور کتب متداولہ معتبرہ سی کہ نماز پیچھی ان لوگون کی درست نہیں ہے
نزدیک جمیع فقہا کی خاص کر اوسوقت کہ اعتقاد رکھتا ہو باین طور کہ مقلدین مذہب
خاص کی بدعتی اور مشرک ہین اسوقت بطریق اولی درست نہین کیونکہ یہ اعتقاد
مخالف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل سنت وجماعت کی ہے
اما کتاب اللہ پس فرمایا اللہ جل شانہ فی فاسالوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
یعنی پوچھو تم اہل ذکر سی اگر نہین ہو تم اہل علم پس حکم اور امر کیا اللہ تعالی فی ساتھ
تقلید اہل ذکر کی لیکن اتباع جمیع افراد اہل ذکر غیر مراد ہین باجماع امت قال
الطحاوی فی شرح الدر المختار والشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار وصاحب
البحر الرائق فی الرسائل الزینیۃ قال الشیخ ابن الھمام فی فتح القدیر قد استقر
ای الاصولیین علی ان المفتی ھو المجتھد واما غیر المجتھد ممن حفظ اقوال
المجتھد فلیس بمفت فوجب علیہ ان یذکر قول المجتھد کالامام علی وجہ الحکایۃ
انتھی قال فی الفتاوی الظھیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقھاء علی ان
المفتی وجب ان یکون من اھل الاجتھاد وان لم یکن من اھل الاجتھاد لا یحل
ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتھی قال شیخ الاسلام العینی فی شرح الکنز فی
شرح الکنز فی کتاب القضاء قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء والفقھاء
علی ان المفتی وجب ان یکون من اھل الاجتھاد وان لم یکن من اھل الاجتھاد فان

ولا يحل له ان يفتي الا بطريق الحكاية انتهى قال الامام الاسفرائني في شرح مهذب
الاصول للقاضي البيضاوي انهم اجمعوا على ان العامي لا يجوز له ان يستفتي الا
من غلب على ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتهى قال الشيخ ابن الهمام في تحرير
الاصول مسئلة الاتفاق على حل الاستفتاء ممن عرف من اهل الاجتهاد والعدالة و
على امتناعه ان ظن احدهما انتهى فاذا عرف ان جميع افراد اهل الذكر غير مراد بالاجماع
فالمطلق يحمل على الفرد الكامل لان المطلق يحمل على الفرد الكامل غالبا كما قال الحلبي
في بحث الاوقات قلنا المطلق ينصرف الى فرد الكامل غالبا انتهى يعني كہتے ہيں ہم
كہ مطلق پھيرا جاتا ہى طرف فرد كامل كى غالبا پس چونكہ اتباع جميع افراد اہل ذكر كے
غير مراد ہى باجماع امت تو متعين ہوا فرد كامل نہ فرد ناقص پس مامور بہ اور واجب
ہوئى تقليد فرد كامل كے نہ فرد ناقص كى ساتھہ كتاب اللہ كى واما سنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے نضر الله عبدا سمع
مقالتي فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى
من هو افقه منه رواه احمد والترمذي والدارمي وابو داؤد وابن ماجه
يعني تر و تازہ كرے اللہ تعالى اوس بندے كو كہ سنا اوسنے حديث ميرى كو پس حفظ
كيا اوسكو اور نگاہ ركہا اوسكو اور پہنچايا اوسكو اوسواسطے كہ بہت اوقات حامل حديث
كا غير فقيہ ہوتا ہى اور بسا اوقات حامل حديث كا پہنچاتا ہى طرف اوسكى كہ وہ بہت
فقيہ ہوتا ہى اوس سے پس اس حديث كى دلالت كى اسپر كہ مصداق نضر الله كا وہ شخص
ہى كہ تقليب كرے افقہ كى يعنى فرد كامل كى واخرج عن ابن عباس قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين شيئا فاستعمل عليهم رجلا

وهو يعلم ان فيهم من هو اولى بذلك وعلم منه كتاب الله وسنة رسوله فقد
خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبراني ذكره عبد الحكيم في حاشية
الهداية ومثله في الهداية يعني روايت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو شخص متولی ہو کسی امر کا امور مسلمانون مین سی پس مقرر کیا اون پر
کسی شخص کو حالانکہ وہ جانتا ہی کہ اون مین اور کوئی شخص اولی ہی ساتھہ اوسکے
اور بہت علم رکھتا ہی اوس سی کتاب اللہ کا اور سنت رسول اللہ کا پس تحقیق خیانت کی
اوسنی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جماعت مسلمانون کی روایت کیا اوسکو طبرانی نے
اور مثل اوسکی مذکور ہی ہدایہ مین پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو شخص علم ہو اوسکی
تقلید لازم اور واجب ہے پس ثابت ہوئی ساتھہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے تقلید فرد
کامل کی نہ فرد ناقص کی پس ضرور ہی یہہ بات کہ ہو یہہ مرد کامل ائمہ اربعہ مین سی
ہی باجماع اہل سنت کی جیسا کہ گذرا پس جب اختیار کریگا مقلد مذہب فرد کامل کا ائمہ
اربعہ مین سی تو واجب ہوگا اوسپر دوام اور استمرار ساتھہ اس آیت اور ان حدیثون
کی پس واجب ولازم ہوا اوسپر دوام و استمرار مذہب امام اپنی پر بحکم اس آیت اور
ان حدیثون کی پس جو اس مقلد کو بدعتی یا مشرک کہی وہ مخالف کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کی ہی اما اجماع اهل السنت والجماعة فقال الامام الغزالي في احياء
العلوم في الركن الثاني من الباب الثاني دل على مقلدا بتاع مقلده في كل تفصيل
فاذا فمخالفة المقلد متفق على كونه منكرا بين المصلين وهو عاص بمخالفته
انتهى کہا امام غزالی نی احیاء العلوم کی رکن ثانی مین باب ثانی سی ملکہ واجب
ولازم ہی ہر مقلد کو اتباع امام اپنی کا ہر مسئلہ مین اسو اسطی کہ مخالفت امام کی

منکر اور مذموم اور قبیح ہی باتفاق علماء کی اور وہ کہنہ کا ہی سبب مخالفت کرنی کے
تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال الامام الغزالی فی کیمیاء السعادۃ فی بحث باب
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی بیان شروط المحتسب اگر شافعی مذہب کا
بی ولی کند یا نبیذ خرما خورد او را منع کردن روا بود کہ مخالفت کردن صاحب مذہب خود
نزد ہیچکس روا نبود انتہی کہا امام غزالی نی کہ اگر شافعی مذہب کا بنیرہ ولی کی کرے
یا نبیذ خرما پیوے محتسب کو روا ہی منع کرنا اسواسطے کہ مخالفت کرنی مذہب امام اپنی کے
نزدیک کسی کی درست نہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا قال شاہ ولی اللہ فی عقد الجید
والمرجع عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی کہا
شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین کہ مفتی بہ نزدیک فقہا کی یہہ ہی کہ عامی جو منسوب ہے
صرف مذہب کی کہ وہ اوسکا مذہب ہی نہین جائز اوسکو مخالفت اوس مذہب امام
اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ دہلوی کا قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان
الکبری وقد علم انہ لا ینافی ما ذکرنا من الزام العلماء للعامۃ بالتزام مذہب معین
لانہم ما الزموہم بذلک الا لحفظ ہم فلو لا الزامہم للعامی بمذہب معین اضل
عن طریق الہدی انتہی کہا عبد الوہاب شعرانی نی نیزان کبری مین کہ جان
یہ بات کہ نہین منافی اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہم نی اس سی کہ علماء کی لازم اور واجب کیا ہے
عامی کی واسطے لازم پکڑنا مذہب معین کا اسواسطے کہ ان علماء نی نہین لازم کیا ان کے
واسطے لزوم مذہب معین کا مگر واسطے مہربانی کی اون پر اسلئے کہ اگر نہوتا واجب لازم
کرنا علماء کا عامی کی واسطے مذہب معین تو البتہ گمراہ ہوتا طریق ہدایت سی قال
عبد الوہاب الشعرانی فی موضع آخر بعدہ واما من لم یصل الی مرتبۃ من الشرع

الاولی وجب علیه التقلید بمذهب واحد کما مر تقریره خوفا من الوقوع فی الضلال
وعلیه عمل الناس الیوم انتهی کہا عبد الوہاب شعرانی نے اور جگہ ایسے شخص کو جو نہ پہونچے
طرف مشاہدہ عین شریعت ظاہر کی یعنی مرتبہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوسکو تقلید
مذہب احد کی جیساکہ گذرہی تقریر اوسکی اسطی خوف وقوع کی ضلالت مین اور اسی
پر عمل لوگون کا اب تمام ہوا کلام عبد الوہاب شعرانی کا قال الفهستانی فی النقایة شرح
مختصر الوقایة قبیل الاشربة واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی
الخیار فی الاخذ من کل مذهب شاء وهو ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی
اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب ما یهواه وهو فاسقا تاما کما فی شرح
الطحاوی فوجب فی المذهب الصلابة ای اعتقد وکونه حقا وصوابا کما فی الجواهر ومذهبنا
قالوا ان مذهبنا صواب یحتمل الخطاء ومذاهب غیرنا خطا یحتمل الصواب کما فی المنیة
انتهی کہا فہستانی نے نقایہ شرح مختصر وقایہ مین تہوڑا سا پہلی کتاب الاشربہ کے جانا
تو یہ بات کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد باین طور کہ قایل ہی کل مجتہد مصیب کا مانند
فرقہ معتزلہ کی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لئی اختیار عمل کرنے مین ہر مذہب سی جو چاہے
اور وہ شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد باین طور کہ وہ قایل ہی ان المجتہد قد یصیب وقد یخطی کا
مانند ہمارے علما کی تو وہ لازم کرتا ہی عامی کو امام واحد جیساکہ کشف مین ہی پس اگر
اخذ کریگا ہر مذہب سے مباہات اوسکی ہوگا وہ فاسق پورا جیساکہ شرح طحاوی مین ہے
پس واجب ہی مذہب مین صلابت یعنی اعتقاد کرنا مذہب ہمارا حق اور صواب ہے
یعنی بہ نسبت اور مذاہب کے جیساکہ کتاب جواہر مین ہی اور علما ہماری فرماتے ہین
کہ مذہب ہمارا صواب ہی احتمال ہی خطا کا اور مذہب غیر ہمارا خطا ہی احتمال

محمد بہاء الدین

عبد محمد یعقوب الدین

عبد محمد یوسف

ہی صواب کا جیسا کہ مصنف مین ہی تمام ہوا کلام فہستانی کا قال الشیخ عبد الحق الدہلوی
فی مرج البحرین جہ در فقہ وکلام وچہ در تصوف امام ومتبوع وشیخ یکی باید بس انچہ گفتہ
اند اصوبی ولا مذہب لہ صحیح نباشد مگر باعتبار اخذ اولی واحوط از روایات مذہب واحد
کہ التزام واتباع آن کردہ است اگرچہ قول جمہور ائمہ آن مذہب نباشد وجمیع ائمہ طریقت
واساطین ملت تابع مذہب فقہا بودہ اند چنانچہ سید الطایفہ جنید بغدادی در مذہب
ابو ثور بود وغوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی در مذہب امام احمد بن حنبل وشبلی
مالکی وحریری حنفی ومحاسبی شافعی قدس اللہ اسرارہم ورضی اللہ عنہم اجمعین انتہی
قال العارف الحقانی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر
السعادۃ فی دیباجۃ الکتاب قرار داد علما ومصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین
وتخصیص مذہب است وضبط وربط کار دین ودنیا ہمدرین صورت بود از اول تا آخر
است ہر کدام را کہ اختیار نماید صورت دارد لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن
بی توہم سوء ظن وتفرق وتشتت در اعمال واحوال خواہد بود قرار داد متاخرین علما
برین است وہو المختار وفیہ الخیر انتہی یعنی شرح سفر السعادۃ کی دیباجہ مین ہی کہ مقتضی
علماکا اور مصلحت دین اونکی تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کار
دین ودنیا کا بہی اسی صورت مین ہی اول امر سی آخر ہی جسکو چاہی اختیار کرلی لیکن
بعد اختیار ایک مذہب کے مذاہب ائمہ اربعہ سی بجانب دوسری کی جانا بغیر توہم
بدظنی کی اور پراگندہ ہونی اعمال اور احوال دین کی ہوگا قرار داد متاخرین علماکا
یہی ہی اور یہی مختار ہی اور اسی مین خیر ہی تمام ہوا کلام شیخ عبد الحق کا قال الشیخ
عبد الحق فی موضع آخر خانہ دین این جہار است وہر کہ ازین راہ بدر رود

الاحوج الی رحمۃ ربہ الحقیق
بالتصدیق علی وجہ
التحقیق کتبہ عبد
المسکین محمد عبد القادر

محمد عبد القادر

من اجاب فقد
اصاب

محمد شاہ

۳۹

لاریب فیہ
صحیح الجواب
اصاب من اجاب
فقط

محمد یوسف علی عفا عنہ

ازین ده ها اختیار نموده براه دیگر رفتن و دری دیگر کوفتن عبث و یاوه باشد و کار خانا
عمل از ضبط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک
طریق ورع و احتیاط دارد هم از مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی
و فائده اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر و اوفر بود اختیار کند و براه رخصت و
سهله و حیله اندوزی نرود و این طریق متاخران است و شک نیست که این طریق
محکم تر و مضبوط تر است و گویند که طریق پیشینیان برخلاف این بود و ایشان تعیین
مذهب و اتباع مجتهد واحد را از واجبات نمیدانستند انتهی کما شیخ عبد الحق فی مع تحفه
خانه دین کا یه چار مذهب هین او ر هر شخص جو ان چار مذاهب سے ایک مذهب
اختیار کری او سکو مذهب او ر کهرنا عبث اور یاوه هی او ر کار خانه عمل کا ضبط او ر
ربط سی باهر هنکتا هی او ر راه مصلحت سی باهر ڈالتا هی او ر جو شخص قصد سلوک
طریق ورع اور احتیاط کا رکهی هی او سی مذهب واحد سے مختار روایت که دلیل
او سکی احسن اور اقوی هو اور فائده او سکا عام اور تام هو اور احتیاط اوس مین اکثر
اور وافر هو اختیار کری اور براه رخصت اور حیله اندوزی نه جاوی اور یه طریق متاخرین
کا هی اور شک نهین که یه طریق محکم تر اور مضبوط تر هی اور کهتے هین که طریق متقدمین
کا بر خلاف طریق متاخرین کی تها متقدمین تعیین مذهب کا او ر اتباع مجتهد واحد کا
واجبات سی نهین جانتی هی تمام هوا کلام شیخ عبد الحق کا یعنی علماء متاخرین
تعیین مذهب کا اور اتباع مجتهد واحد کا واجبات سی جانتے هین او ر علماء متقدمین
تعیین مذهب کا اور اتباع مذهب واحد کا واجبات سی نهین جانتی تهی لیکن طریق
علماء متاخرین محکم تر اور مضبوط تر هی و هو المختار و فیه الخیر و فی غیره شبه سے خلاصه

کلام شیخ عبدالحق کا اور مراد متاخرین سے علماء زمانہ تقریر مذاہب اربعہ کی میں ۔
قال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الانصاف فی باب حکایۃ حال الناس اعلم ان الناس
کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتہدین علی التقلید مذہب واحد بعینہ
وبعد المأتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی
مذہب مجتہد لعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی کہا شاہ ولی اللہ
دہلوی نے اپنی کتاب میں کہ جس کا نام انصاف ہے باب حکایت حال الناس میں کہ جان
یہہ بات کہ لوگ پہلی سینکڑی اور دوسری سینکڑی میں نہیں جمع تھے تقلید پر کسی
مذہب واحد بعینہ کی اور بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا مذہب بکثرا مجتہدین معینین کا
اور قلیل نہاد شخص کہ نہ اعتماد کرے اوپر مذہب مجتہدین کی اور یہی ہے واجب
اس زمانہ میں تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ کا قال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب
التعزیر وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب اثر یستوجب التعزیر انتہی
یعنی کہا فقہا نے کہ تحقیق انتقال کرنے والا ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کے
گناہگار ہے مستحق تعزیر کا ہے قال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ انتقل الی
مذہب الشافعی یعزر فان العلماء حاشاہم اللہ تعالی ان یریدوا الا زدراء بمذہب
الشافعی وغیرہ بل یطلقون تلک العبارات للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب
بمذہب المجتہدین ویدل علی ذلک ما فی الخانیۃ وغیرہا من بعض الکتب المذہبیۃ
للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی کہا شامی نے
شرح درالمختار میں بیچ اس قول کی انتقال کرے الی مذہب شافعی یعزر کہ تحقیق علماء پاک
اور منزہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے اس سے کہ ارادہ کریں وہ تحقیر مذہب امام شافعی وغیرہ

یعنی مذاہب اربعہ ہی کیساتھی اور مذہب کی عبارات کو دیکھکر منع کرنیکے
انتقال سے واسطے خوف کرنی ملاعب فی الدین کی ساتھہ مذہب مجتہدین کی اور
دلالت کرتا ہی اوس پر وہ جو ہی فتنہ مین از روی حوالہ بعض کتب مذہب کی ہنیم
سمجھتا ہی عامی کو یہ کہ انتقال کرہی ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی اور
برابر ہی اس مین حنفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدر
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت
الیوم فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن
کان خارجا من هذه المذاهب فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهی
کہا طحاوی نی شرح درالمختار کی کتاب الذبح مین کہ کہا بعض مفسرین نی کہ تحقیق
اہل سنت وجماعت مجتمع ہوئی ہین اب مذاہب اربعہ مین کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہب اربعہ سی ہی وہ اہل بدعت اور
نار سی ہی تمام ہوا کلام طحاوی کا قال صاحب البحر الرائق فی رسائل الزینیة فوجب
علی مقلد ابی حنیفة ان یعمل بقوله لا یجوز له العمل بقول غیره لما نقله الشیخ قاسم فی
تصحیحه عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بلا نزاع
وهو المختار فی المذهب انتهی کہا صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین کہ واجب
ہی مقلد ابی حنیفہ پر یہ کہ عمل کرہی ساتھہ قول اونکی کی اور نہین جایز اوسکو
عمل کرنا ساتھہ قول غیر اونکی کے واسطی اس دلیل کی کہ نقل کیا ہے اوسکو شیخ
قاسم نی تصحیح اپنی مین جمیع اصولیین سی کہ نہین صحیح رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل
کی بالاتفاق اور یہی مختار ہے مذہب مین تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

یعنی اگرچہ بعضی لوگون سی جواز رجوع کرنیکا تقلید سی بعد عمل کی آیا سی لیکن مختار اندیشہ
ہمین یہ ہی کہ نہین جواز رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق پس ثابت ہوا کلام امام الحرمین
اور عبد الوہاب شعرانی اور قسطلانی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ عبد الحق اور محمود
اور سنامی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم سی اتفاق علماء اہل سنت وجماعت کا
اوپر تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی بطریق وجوب کی جیسا کہ مخفی نہین
ناظرین عبارات مذکورہ پر قال الملا علی القاری فی الرسالۃ فی جواب القفال بل
یجب حتما ان یعین مذہبا من ھذہ المذاہب ما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرھم ولیس لہ
ان یتخیل من مذہب الشافعی فی البعض ما یھواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصلہ
انہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب
غیرہ اباحۃ ذلک الشئ بعینہ او علی العکس فھو ان شاء مال الی الحلال وان شاء
مال الی الحرام فلا یتحقق المحل والحرفۃ وذلک باطل انتھی کہا ملا علی قاری نے
رسالہ مین جو جواب قفال مین ہی کہ بلکہ واجب ہی اوسپر کہ معین کرے ایک
مذہب ان مذاہب سی یا تو مذہب شافعی کا جمیع مسایل مین یا مذہب مالک کا
یا مذہب ابو حنیفہ وغیرہم کا اور نہین جائز اوسکو کہ لیوے مذہب شافعی سی
کچھ جو چاہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کرے اسواسطے کہ
تتبع ہوا ہی اور مذہب غیر اوسکی سی باقی مین جو پسند کرے اسواسطے کہ
تتبع ہوا ہی نفس کا اگر جائز رکھین ایسا کرنا البتہ ہو نجاوے کا یہہ طریق ضبط کی اور طرف
خروج کی ضبط سی کہ حاصل اوسکا رجوع ہوا کی طرف نفی تکلیف کے

کہ مذہب شافعی کا چاہتا ہو تحریم ایک شی کو اور مذہب غیر کا چاہتا ہو اباحہ اس شی
کو بعینہ یا بالعکس پس وہ اگر چاہی تو مایل ہو طرف حلال کی اور اگر چاہی تو
مایل ہو طرف حرام کی پس متحقق ہوئی حلت اور نہ حرمت اور اس مین انتفا کرنا
تکلیف کا ہی اور باطل کرنا قاعدہ اس تکلیف کا اور جڑ اوکھیڑ دینا ہے قاعدہ اس
تکلیف کا اور یہہ باطل ہی یعنی بالاجماع لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل
الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب بالاجماع یعنی اگر نکرین ہم اتباع
مذہب واحد کا واجب تو اسوقت مباح ہوگا یہہ کہ عمل کری کسی مجتہد کی قول پر
جو چاہی اقوال مجتہدین سی صحابہ سی لیکر آخر تک پس اسوقت سوای مسئلہ اجماعیہ
کی کوئی شخص کسی مسئلہ مین مکلف نرہی گا نہ حلت مین اور نہ حرمت مین پس کارخانہ
دینکا اسوقت برہم درہم ہوجاوی گا سب کچھہ حلال اور مباح ہوجاوی گا سوائے
امر مجمع علیہ کی حاصل اسکا یہہ ہی کہ اگر تقلید مذہب واحد کی واجب نہو تو سب
تکالیف شرعیہ سوای امر مجمع علیہ کی ساقط ہے اور باطل ہوجاوینگی فثبت ان تقلید
المذہب الواحد واجب لان حفظ الدین واجب وذلک لم یحصل الا بہ فیکون
واجبا لان مقدمۃ الواجب واجب قال الشیخ احمد فی تفسیرہ الاحمدی تحت
ایت فهمناها سلیمان اذا التزم احد مذهبا وجب علیه ان یدوم علی ما التزمه ولا ینتقل عنه الی اخر استھی کہا شیخ احمد نی بیچ تفسیر احمدی کے
اس آیت فهمناها سلیمان کی نیچی جبکہ لازم پکڑا کسی شخص نے مذہب کو تو واجب ہے
اوسپر کہ دوام کرے مذہب ملتزم پر اور نہ انتقال کری طرف مذہب اور کے
قال فی الفتاوی العالمگیریۃ فی کتاب التحری حنفی اذا تحول الی مذهب الشافعی یعزر

كذا في جواهر الاخلاطي انتهى كما قدمنا في عالمگيري في كتاب التحرير مين كه جو شخص
انتقال كرے طرف مذہب شافعيہ كے تو تعزير دياجاوے جيسا كه جواہر اخلاطي مين ہے
قال في الدر المختار في كتاب التعزير ويحكم الحاكم بمذهب الشافعي يعزر كذا في السراجيه
انتهى كما في رد المحتار كي كتاب التعزير مين كه جو حنفي انتقال كرے طرف مذہب شافعي كے
تعزير دياجاوے جيسا كه سراجيه مين هي قال في الاشباه على العالم ان يحكم من يقلد من
مذهب يعتزى فيه الحنفي والشافعي انتهى كما في اشباه مين كه نہين جائز حاكم كو
كه انتقال كرے ايك مذہب سے كسي طرف دوسري مذہب كي اور برابر هي اس حكم مين
حنفي اور شافعي اور مالكي اور حنبلي قال صاحب البحر الرائق في الرسائل الزينية قال ابن
الهمام في فتح القدير وبعد اظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
على مقلديه واجب والافتاء بغيره لا يجوز لهم انتهى كما صاحب بحر الرائق في رسائل
زينيه مين كه كها ابن الهمام في فتح القدير مين پس بسبب اسكي ظاهر هوا كه صواب وهي
كه گئي هين طرف اوسكي ابو حنيفه اور تحقيق عمل اور پر مقلدين ابو حنيفه كي واجب هے
اور نہين جائز فتوي دينا مقلدين ابو حنيفه كو ساتهه قول غير ابو حنيفه كي تمام هوا كلام
ابن الهمام صاحب فتح القدير كا قال الطحطاوي في شرح الدر المختار في بحث الشفعة
قال صاحب الهداية في التجنيس والواجب عندي ان يفتي بقول ابي حنيفة على كل حال
يعني كها طحطاوي نے شرح درمختار كي بحث شفعه مين كه كها صاحب هدايه نے تجنيس مين
كه واجب يه هے نزديك ميرے كه فتوي دياجاوے ساتهه قول ابي حنيفه كے بهر حال قال
في الدر المختار في كتاب القضاء وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي قضى من ليس
مجتهدا كالحنفية زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ينفذ قطعا فانتهى

کہا در مختار کی کتاب قضا مین کہ شرح وہبانیہ للشرنبلالی مین ہی کہ حکم کیا مقلد نے
جیسا کہ حنفیہ ہمارے زمانی کی مین مخالف مذہب نبی کی اگر لم یوافق مذہبہ نافذ ہوگا یہ حکم
اوسکا بالاتفاق قال ابن الشحنۃ فی شرح منظومۃ ابن وہبان فی فصل آداب القاضی
اشتمل ہذا البیتان علی مسئلۃ قضاء القاضی المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
کالحنفیۃ زماننا بخلاف مذہب من یقلدہ ہل یصح ام لا حاصل ما فی المسئلۃ
انہم قالوا اذا حکم القاضی المقلد بخلاف مذہبہ ذکر مذہبہ لا یجوز حکمہ قال
فی خزانۃ الاکمل عن شرح الجامع الکبیر ان ہذا بلا خلاف بین اصحابنا انتہی
کہا ابن شحنہ نے شرح منظومہ ابن وہبان کی فصل آداب قاضی مین کہ مشتمل ہین دو
بیت اس مسئلہ پر کہ قضا قاضی مقلد غیر مجتہد کی مثل حنفیہ زمانی ہمارے کی مخالف
مذہب الم اپنی کی صحیح ہی یا نہین حاصل مافی المسئلہ یہہ ہی کہ تحقیق علما کہتی ہین
جسوقت حکم کری قاضی مقلد مخالف مذہب اپنی کی وہہ جانی کہ قائم ہو مذہب نبی کا
تو نہین جائز یہہ حکم اوسکا کہا خزانہ اکمل مین شرح جامع کبیر سی کہ یہہ بغیر خلاف علمائے
ہمارے ہین ہماری ائمہ کی قال فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ فی کتاب القضاء
ذکر ابو بکر الرازی انہ لو قضی بخلاف مذہبہ مع العلم لم یجز ہذا فی قولہم انتہی
کہا نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب قضا مین کہ ذکر کیا ابو بکر رازی نے کہ اگر حکم کرے
قاضی مخالف مذہب اپنی کی جانکر تو نہین جائز یہہ حکم بالاتفاق قال فی الترصیح
فی بحث التسمیع لا حیز ان یکون حنفیا فی بعض المسایل وشافعیا فی بعض المسائل
کما عرف فی مسائل التقلید انتہی وعلیہ مواظبۃ علماء مکۃ المعظمۃ والمدینۃ
المنورۃ حرسہما اللہ تعالی کما سر صریح کی بحث تسمیع مین کہ نہین جایز یہہ کہ ہو

اخی لبعض مسایل ہین اور خاص بعض مسائل ہین اور اسی عبارت پر مہرین
علماء مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہین کہ نگاہ رکھی اونکو اللہ تعالی نے پس حاصل ہوا
ان عبارات علماء ثقات اور فضلای نعات اور کتب متداولہ معتبرہ مشہورہ سے
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کی اس زمانہ مین تقلید مذہب خاص کی واجب
ولازم ہی واسطے خلق مین کی پس لامذہب جو مقلدین مذہب خاص کو بدعتی اور
مشرک کہتی ہین اور عمل بدہ کرتی ہین کہ بسا اوقات خارج مذاہب ائمہ اربعہ سے
ہوتا ہی نہ لوگ فرقہ اہل بدعت ہی ہین جیسا کہ عبارت طحطاوی کی منصوص اور
صریح ہی اور مردود اور گمراہ ہین جیسا کہ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ہین
باوجود اسکی کہ وہ لوگ خود اقرار کرتی ہین کہ مولوی نذیر حسین صاحب ہمارے پیشوا
اور مقتدا ہین اس باب مین اور وہ عبارت مولوی نذیر حسین صاحب کی یہہ
ہی ہے کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کرے نیکو بدعت اور ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی نذیر حسین محمد **جواب صحیح** اور درست ہے
موافق کتب متداولہ معتبرہ کی لامذہبون کی یہہ نماز پڑھنی نادرست ہی اور تقلید
امام واحد کی واجب ہی اور تقلید مذہب خاص کی کرنیوالون کو برا کہنے والے
مردود وگمراہ ہین خارج از اہل سنت وجماعت واللہ اعلم بالصواب

صبا الدین احمد خیر خواہ
محمد کرم اللہ
عبدہ محمد یوسف

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ حسن المآب واللہ اعلم بالصواب و

عبدہ ام الکتاب — ابو الطاہر البخاری — عبد محمد قطب الدین

اقول ہذا اصح الحق والحق یعلو ولا یعلی

الجواب صحیح و المجیب ھو المولوی محمد شاہ صحیح والبیان صحیح و خلاف الحق و
الباطل قبیح والسباع الحق و الباطل حسن و بیح کما ھو مبین فی محلہ ا
محمد ہاشم | سبحان بخش | جو کہ جناب مولوی محمد سید نذیر حسین نے ایک
فتوی میں کہ فقیر کی پاس ہی اسقدر ترقیم اپنی ہاتھ سی فرماکر مزین جواہر
فرمایا ہی عبارتہ ہکذا بعینہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرنیکو بدعت ضلالت
کہتا ہی وہ مردود اور گمراہ ہی پس جبکہ وہ مردود اور گمراہ قرار دیا گیا
تو بی شک اسکی بھی نماز جائز نہیں | ھو الموفق الحاکی الحق | جواب مرقوم صحیح ہے
اور مجیب رحمۃ اللہ نے کمال متانت سی ارقام فرمایا ہی اور اپنی رای کو دخل نہیں دیا
فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولی اور احسن بلکہ واجب ہے کیونکہ دین پر
چلنا سہل ہو جاتا ہے لیکن جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا دی وہ
کیون تقلید کری تقلید تو واسطی بی علموں کے ہے جو درجہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے
ہون فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور نماز حنفی کی بھی شافعی کی پاشافعی
کی بھی حنفی کی جب درست ہوگی کہ امام رعایت کنیہ الشرائط و الارکان مقتدی کے
مذہب کا ہوگا والا نہ قال فی الکرانی شرح کنز الدقایق اما الصلوۃ خلف من فصل
فحاصل ما فی المجتبی انہ ان کان مراعیا للشرائط و الارکان عندنا فلا فساد و صحیح
والا فلا و لا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوۃ خلف کل مخالف کذلک انتہی کلامہ
واللہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب
محمد عبد الحکیم | محمد عبد القادر
الجواب صحیح و علیہ العمل فی المکۃ المعظمۃ زادہا اللہ شرفا و المجیب ہو المولوی
محمد شاہ کہ صاحب رسالہ مدار الحق کے ہین یہ رسالہ موسوف بہت خوب لکھا ہے

مروایات معتمدہ سنیہ علی الناظرین حسبما اذ انتم تعلمون اللہ جواب من معیار الحق کی
جو مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب پوربی کا ہی یہہ رسالہ ہی رد مقدمہ لامذہبی
بین بی نظیری من شاء فلینظر الیہ بعین الانصاف واللہ اعلم بالصواب [محمد منصور علی]
الحق ان التزام اتباع المذہب من المذاہب الاربعۃ کان معقولا ومقبولا + واقتدار
الحنفی خلف الشافعی لاحتیاط لیس قولا مقبولا + ومن لامذہب لہ فی ہذا الیوم مذبذب
بین الحق والباطل وفی یوم الجزاء کان مسئولا ومن یقول ان متبع المجتہد من المجتہدین
لاسیما الامام الاعظم کانوا فی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ مردودا ومذمولا ومن لاینسب الی ہؤلاء ولا ہؤلاء فلن یجد لہ سبیلا
مقبولا وجواب المجیب حق ولا قبل وقال [الملقب بکریم محمد مسعود] اس جواب فتوی کو
جو مولوی صاحب نی میری پاس بہیجا اور منی اول سی آخر تک بنظر غور دیکہا
بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہ سی نہایت مستند اور مملو اس
حسن سعی کی حق سبحانہ تعالی مولف کو خیر دیوی یعنی عند اللہ اجر اور عند
الناس شکر کری اسواسطی مجہل حقیر الناس نی بہی مہر تصدیق اپنی ثبت کی
[صحیح ہے علی نجاتی] راقم وقرأت ہذا السوالات والجوابات بکتب الفقہ والاصول و
مطابقا لما ہو المعتمد عند العلماء الفحول الذی کتب من قبل ہذا وعلیہ مواہیر العلماء حضوصا
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہؤلاء
ولا الی ہؤلاء ودخل تحت وعید من شذ شذ فی النار اللہم احفظنا من خلاف
عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی غفر اللہ ولوالدیہ
وحسن الیہما والیہ من احقر التلمیذ مولانا وبالفضل ادلینا ہو لانا مولوی

محمد اسحاق مہاجر فی سبیل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز | خواجہ محمد امین | محمد عباد الدین

الجواب صحیح من کتب المذاہب الفقہ والاصول وختم علی کلمۃ الروایات الفقہیۃ المعتبر | محمد یوسف علی خان

تمت الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہین علماء دین اور مفتیان شرع متین اس امر مین کہ مقتدی کو پس امام آمین آہستہ کہنی اولی اور انسب ہے یا بکار کی **جواب** بر ماسران تفاسیر قرآنی اور احادیث نبوی مخفی اور محجب نرہی کہ لفظ آمین کا جو کہ بعد ولا الضالین کی کہتی ہین دعا ہی بجز ان میں سی نہین ہی کیونکہ موسی اور ہارون کو اللہ تعالی کا فی الجلالین دعا علیہم وامن ہارون علی دعائہ قال اللہ تعالی قد اجیبت دعوتکما پس اس آیت سی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہین سی ہے اور اخفا اسکا اولی ہی جیسا کہ کہا ہی صاحب تفسیر مدارک فی کان موسی علیہ السلام یدعو وہارون یومن فثبت ان التامین دعاء فکان اخفاہ اولی انتہی ما فی المدارک اور دوسری جای تفسیر سورہ فاتحہ مین صاحب مدارک نے لکھا ہی کہ آمین قران مین سی نہین ہی وقال علیہ السلام لقنی جبریل امین عند فراغی من قرأۃ الفاتحۃ الکتاب وقال انہ کالختم علی الکتاب وامین لیس من القران بدلیل انہ لم یثبت فی المصاحف مدارک اور یہہ ہی کہا ہی صاحب

معالم التنزیل نی کہ آمین دعا ہی اجیبت دعوتکما انما سنب لیہما والی
کان من موسیٰ لاخیہ وان موسیٰ کان یدعوا وھارون یومن والتامین دعاء
اور اسی طرح سی کہا ہی صاحب تفسیر حسینی نی بہی اور کہا عطا نی کہ آمین دعا ہے
جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہی اور ایسی سبب سی کہ آمین قرآن مین سی نہین ہے
کتابت بہی آمین کی قرآن مین درست نہین ہی اور نہ حیثیت کوئی لکہنا ہی پس جبکہ
یہہ امر ثابت ہوا کہ آمین دعا ہی تو اب معلوم کرنا چاہئی کہ اصل دعا مین اخفا ہی یعنی
دعا کو پوشیدہ اللہ تعالی سی طلب کرنی جیسا کہ خود اللہ تعالی قرآن شریف مین
فرماتا ہی ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ ای سرا پس کلام الہی سی آہستہ کہنا آمین کا
ثابت ہوا نہ کہ بکار کی کیونکہ آیت مطلق ہی جہانتک دعا پیروون نماز ہوا و جاہلی اندرون
نماز پس بحسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اوپر اطلاق اپنی کی عمل کریگا تاوقتی کہ تخصیص اسکو
مثل آیت وحدیث متواتر ——— وحدیث مشہور نہ پائی جاوی و تخصیص
آمین کی کسی آیتہ یا حدیث مشہور سی نہین پائی گی پس لازم ہوا کہ آمین کو اندرون
نماز کی آہستہ سی کہنا چاہئی جیسا کہ کہا ہی ملا علی قاری نی قلت مع ان الاصل
فی الدعاء بقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الخ اخفا ولا شک ان امین دعاء
ولان امین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما انہ
لا یجہر بکتابۃ فی المصحف ولہذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ فکذا لیس من القرآن فرقات
مختصرا یعنی اصل دعا مین اخفا ہی اور بی شک کہ آمین دعا ہی پس آمین مین بہی
اخفا چاہئی اور دلیل دوسری یہہ کہ آمین بالاجماع قرآن مین سی نہین ہی پس لائق
نہین ہی کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی ہو پس بواسطی اجماع کے اس امر پر کہ

کہ اعوذ کو آہستہ سی پڑی کیونکہ قرآن مین سی نہین ہی پس ثابت ہوا کلام الہی سی آمین کو
آہستہ سی کہی جیساکہ احادیث نبوی سی موید اس امر کی ہین چنانچہ صحیح ترمذی مین وائل بن
حجر سی صحیح حدیث ابی داؤد سی بھی وائل بن حجر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قراء غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین امین وخفض بھا صوتہ رواہ الترمذی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی بعد ولا الضالین کی آمین کو آہستہ سی کہا اور اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد
اور طیالسی اور ابو یعلی الموصلی نی اپنی مسانید مین اور طبرانی نی بیچ معجم اپنی کی اور
دار قطنی نی اپنی سنن مین اور حاکم نی اپنی مستدرک مین نقل کیا ہی اور حاکم نی کہا ہی
کہ یہہ حدیث صحیح ہی عینی شرح بخاری مختصرا اور مسند ابی حنیفہ مین بروایت ابراہیم
آیا ہی کہ چار چیزین کو آہستہ سی نماز مین کہنا چاہئی سبحانک اللھم اور اعوذ اور
بسم اللہ اور آمین عن حماد عن ابراھیم قال اربع یخافت بھن الامام
سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعوذ من الشیطان وبسم اللہ
الرحمن الرحیم وآمین مسند ابی حنیفہ للخارزمی اور محمد بن الحسن نی بھی اپنی
کتاب الآثار مین اسکو نقل کیا ہی اور طبری نی تہذیب الآثار مین حدیث نقل کی
ہی کہ عمر و علی رضی اللہ تعالی عنہما آمین کو پکار کی نہ کہتی تہی بلکہ آہستہ سی کہتی تہی
حدثنا ابو بکر بن عباس عن ابی سعید بن ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی
اللہ تعالی عنہما یجھران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بامین علیہ
حدیث سکتہ کی جو کہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داؤد مین روایت سمرہ بن جندب سی آئی ہے
صاف دلالت کرتی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ولا الضالین کی آمین آہستہ سے
کہتی تہی عن سمرۃ قال سکتتان حفظناھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر

ذلك عمران بن حصين قال حفظنا السكتة فكتبنا الى ابى بن كعب بالمدينة فكتب الى
ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان اسكتتان قال اذا دخل فى صلوته
واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضالين رواه الترمذى
وابو داؤد پس اس حدیث سی صاف ظاہر ہوا کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سکتہ کرتی تہی اور اوسمین آمین کو آہستہ سی کہتی تہی جیساکہ کہا ہی طیبی نے
قال الطیبی والاظہر ان السکتة الاولی للثناء والثانیة للتامین امرقات پس ثابت ہوا
آیت قرآنی اور احادیث نبوی سی کہ آمین کو آہستہ سی کہی پکار کی نہ کہی اور جو اشخاص
کہ پکار کی آمین کو کہتی ہین اونکی واسطی کوئی دلیل قوی آیت قرآنی یا احادیث نبوی
علیہ الصلوٰة والسلام سی نزدیک فقیر کی نہین پائی جاتی کیونکہ جہر بالامین مین صراحة
فقط دو حدیثین صحاح ستہ مین پائی جاتی ہین حالانکہ یہہ ہر دو حدیث مجروح
اور معلل ہین اور مخالف آیت قرآنی کی اور جو کہ اس قسم کی حدیثین ہون انپر
عمل کرنا اور اوس سی مسئلہ نکالنا نزدیک ماہران احادیث اور تفاسیر اور
اصول کی ممنوع ہی اون مین سی ایک حدیث وائل بن حجر کی ہی حدثنا
بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان عن سلمة بن کهیل
عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر
المغضوب علیهم ولا الضالین وقال امین ومد بها صوته رواه الترمذی اور
ابو داود مین بجای ومد بها صوته کے رفع بها صوته آیا ہے حدثنا محمد بن کثیر
انا سفیان عن سلمة عن حجر ابی العنبس الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بها صوته رواه ابو داؤد

اور ایک روایت مین ابوداؤد کی جو کہ وائل بن حجر سی کی ہی اس طرح سی آیا ہی حدثنا
مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر نا علی بن صالح عن سلمۃ ابن کہیل عن حجر بن
عنبس عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین الحدیث
اور سنن ابن ماجہ مین جو وائل بن حجر سی روایت آئی ہی وہ اس طرح سی ہی حدثنا محمد بن
الصباح وعمار بن خالد الواسطی قالا حدثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن عبد الجبار
بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال
امین فسمعنا منہ رواہ ابن ماجہ اور دوسری حدیث ابی ہریرہ کی ہی جس مین کہ
راوی بشر بن رافع ضعیف ہی حدثنا نصر بن علی نا صفوان ابن عیسی عن بشر بن
رافع عن ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول رواہ ابوداؤد اور ابن ماجہ مین یہہ ہی حدیث
اس طرح سی آئی ہی حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عیسی حدثنا بشر بن رافع
عن ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ قال ترک الناس التامین وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال امین حتی
یسمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد رواہ ابن ماجہ سو ان دو حدیثون
کی جو کہ بہ سناد مختلفہ آئین ہین اور کوئی حدیث صراحۃ جہر بالآمین مین صحاح ستہ
کی اندر موجود نہین ہین اور یہہ سب ضعیف اور معلول ہین انپر عمل کرنا درست نہین ہی
یعنی ممنوع ہی کہ احکام حلال اور حرام وغیرہ کی احادیث ضعیفہ سے نکالے
جاوین ولیکن مواعظ اور قصص مین بیان کرنا کچہہ مضایقہ نہین ہی جیسا کہ

کہا ہی سید شریف جرجانی نی اپنی رسالہ اصول حدیث مین ویجی عند العلماء الضعیف
فی اسانید الضعیف وون الموضوع من غیر بیان ضعفہ فی المواعظ والقصص وفضائل
الاعمال لا فی صفات اللہ تعالی واحکام الحلال والحرام انتہی اور اسی طرح سی ہی اصول
فقہ مین اور وجوہ ضعف اور معلول کی یہہ ہین کہ حدیث ابی ہریرہ کی جو کہ ابوداود
اور ابن ماجہ مین ساتہہ روایت بشر بن رافع کی آئی ہی وہ ضعیف ہی کیونکہ بشر بن رافع
ضعیف ہی جیسا کہ کہا ہی تقریب التہذیب مین بلکہ یہہ حدیث قریب موضوع کے ہے
کیونکہ گونجنا مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف عقل کی ہی اسواسطی کہ مسجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پختہ نہ تہی بلکہ درختون کہجور سی بنی ہوی تہی ہم اوسکے
درخت کہجور کی تہی اور چہت اوسکی ٹہنیون اور پتی کہجور سی بنی ہوئی تہی جیسا کہ
حدیث صحیحین وغیرہ مین آیا ہی عن ابی سعید الخدری قال وکان المسجد علی عہد
مختصر الحدیث وصحیح مسلم مین اس طرح سی آئی ہے قال ابو سعید الخدری وجاءت
سحابۃ فمطرنا حتی سال سقف المسجد وکان من جرید النخل الحدیث اسی طرح سے
کہا ہی شارحین نی وکان سقف مسجدہ فی زمانہ عن اغصان النخل انتہی اور
یہہ امر عند العقل اظہر من الشمس ہے کہ گونجنا مسجد کا پختہ گنبد دار مین ہو سکتا ہی نہ کہ
اوس مسجد مین جسکی چہت پتون سی بنی ہوئی ہو اسواسطی کہ ہوا ایسی چہت مین
روک نہین سکتی اور دوسری یہہ کہ مضمون حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ فقط آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کی آہن کہی پس کیونکر عقل مین آسکتا ہی کہ فقط ایک آواز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مسجد کہ سقف اوسکی پتون سی ہو گونج پڑے
اور فقط اہل صفہ ہی کی سنین اور دوسری صف والی نہ سنین اور جو حدیث

کہ مخالف عقل صریح کی ہو وہ بھی موضوع ہوتی ہی جیسا کہ نخبۃ الفکر مین کہا ہے
درباب اقسام موضوع او صریح العقل حیث لایقبل شی من ذلک التاویل نخبۃ الفکر
اور دوسری یہہ کہ حدیث ہذا مدرج ہے کہ قول فرتج بہا المسجد کا حدیث ابی ہریرہ
سی نہین ہی بلکہ یحیی کی راوی نی اسکو زیادہ کیا ہی کیونکہ اکثر ہی حدیث ہی کہ
ابو داؤد کی روایت مین کلمہ فیرتج نہین ہی اور ابن ماجہ مین یہہ کلمہ زیادہ آیا کہ مخالف
عقل صریح کی ہی اور دیگر احادیث کی بھی مخالف ہی اور تیسری یہہ کہ حدیث مین
اضطراب واقع ہی جو کہ یہہ حدیث ابو داؤد مین بروایت نضر بن علی آئی ہی اسمین یہہ
کلمہ ہی حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول اور ابن ماجہ مین جو بروایۃ محمد بن بشار
آئی ہی اوس مین کلمہ من یلیہا نہین بجای اوسکی اخیر مین فیرتج بہا المسجد لاحق
کیا ہی جو کہ عقلا اور نقلا بی معنی ہی غرض کہ اس حدیث ابی ہریرہ پر یا علت ضعیف
ہونی سند کی اور بجہت وجوہ بالا کسی طور پر عمل درست نہین ہی باقی رہی ایک حدیث
وائیل بن حجر کی وہ بھی قابل سند اور عمل کی نہین ہی کیونکہ وہ اسناد حدیث وائل
بن حجر کی جو کہ ابن ماجہ مین آئی ہی منقطع ہے کیونکہ عبد الجبار اپنی باپ سی مرسل
بیان کرتا ہی عبد الجبار بن وائل ثقۃ لکنہ ارسل عن ابیہ تقریب اور یہہ حدیث
مدلس بھی ہی کیونکہ جب سماعت عبد الجبار کی اپنی باپ سی ثابت نہوئی اور ساتھہ
عن کی روایت کی ہی پس بھی امر موجب تدلیس کا ہی ہتا بدکہ عبد الجبار نے
اپنی شیخ کو بباعث کسی جرح کی چھوڑ دیا اور اپنی باپ کی طرف نسبت حدیث
کی کی للتدلیس مما اخفی علیہ اما فی الاسناد ھو ان یروی من لقیہ او عاصرہ
ما لم یسمعہ منہ علی سبیل یوہم انہ سمعہ منہ ومن حقہ ان لا یقول حدثنا

بل یقول قال فلان او عن فلان ونحو السید الشریف اور یہہ قسم مردود سی ہی پس
عمل کرنا اس پر جائز نہیں اور ماسوا اسکی ابوبکر بن عیاش راوی اس حدیث کو یاد داشت
حدیث کی خوب نہین ہی ابوبکر بن عیاش مما کثیر سا رحفظہ تقریب پس
بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا حدیث وائل بن حجر کی ساتھہ اس اسناد کی
قابل حجت کی نرہی اور نہ اس پر عمل کرنا درست ہوا اور جو کہ یہہ
حدیث وائل بن حجر کی ابوداؤد مین ساتھہ روایت علی بن صالح کے
آئی ہی وہ بہی مضطرب اور ضعیف ہی کیونکہ علی بن صالح غیر معروف ہے
اور ابوداؤد مین جو کہ حدیث بروایت مخلد بن خالد آئی ہی اوس مین
عبداللہ بن نمیر نی علی بن صالح سی اور اوسنی سلمہ سی روایت کی ہی اور
ترمذی مین جو یہہ حدیث آئی ہی اوس مین بجای علی بن صالح کے
العلاء بن صالح ہی یعنی عبداللہ بن نمیر عن العلاء بن صالح سی اور اوسنی
سلمہ سی روایت کی پس معلوم نہین کہ العلاء بن صالح صحیح ہے یا علی بن صالح
اور العلاء بن صالح وہبی ہی جیساکہ کہا تقریب مین علاء بن صالح الاسدی
کہ او ہم پس یہہ طریق حدیث کا بہی قابل حجت کی نرہا اور بہی حدیث
وائل بن حجر کی جو کہ ابوداؤد مین بروایت محمد بن کثیر آئی ہی وہ بہی
ضعیف اور مدلس ہی کیونکہ محمد بن کثیر راوی اس حدیث کا ضعیف ہے
جیساکہ گیا تقریب مین محمد بن کثیر ضعیف اور سفیان راوی اس حدیث کا
مدلس ہی کما فی التقریب پس یہہ بہی سند قابل حجت کی نرہی کیونکہ
یہہ سب قسمین مردود مین سی ہین آپ رہی وہ سند حدیث وائل بن حجر کی

جو کہ ترمذی مین ساتھہ روایت سفیان کی آئی ہی اور اوس مین کلمہ مدہبا
صوتہ کا ہی وہابی مدلس اور منقطع ہی کیونکہ سفیان مدلس ہی جیسا کہ کہا تقریب
مین پس سفیان نی بجای خفض بہا صوتہ کی مدہبا صوتہ کہا اور منقطع اسواسطے
ہی کہ سفیان کو سلمہ سی اسحدیث کی سماعت نہین ہوہنچی کیونکہ سفیان نی سلمہ
سی ساتھہ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنعنہ کی بہم معاصرین محمول
اوپر سماع کی ہوتی ہی مگر مدلس جو حدیث ساتھہ عن کی روایت کری وہ سماعت
پر حمل نہین کی جاتی ہی وعنعنۃ المعاصر محمول علی السماع الامن مدلس فانہا
لتسبت محمولۃ علی الاجماع نخبۃ الفکر پس یہہ بہی سند حدیث وایل بن حجر کے
قابل حجت کی نرہی کیونکہ حدیث مدلس قابل حجۃ کی نہین جس مین خفض بہا صوتہ
مذکور ہی کہ بہلی اسکی گذری کیونکہ شعبہ سفیان سی اعلی درجہ کا ہی شعبۃ
ثقۃ حافظ متقن کان نوری بقول امیر المومنین فی الحدیث وکان عابدا
تقریب سفیان ثقۃ حافظ فقیہ امام حجۃ وکان ربما دلس تقریب اور ماسوا
اسکی یہہ حدیث اول نہی کیونکہ معنی مدہبا صوتہ کی یہہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی تعلیم صحابہ کے ہمزہ آمین کو مدسی کہا تاکہ معلوم ہو صحابہ
کو کہ آمین مین مد ہی نہ کہ قصر جیسا کہ آمین قصر ہمزہ سی بہی آیا ہی پس ثابت
ہوا کہ جمیع طرق حدیث وایل آمین کی مجروح اور معلل ہین کہ اون پر عمل کرنا
درست نہین ہی کیونکہ اصنام مردودین ہی ہین جنانچہ بر ماہران اصول احادیث
پر مخفی اور محجب نہین پس جبکہ کوئی حدیث جہر بآمین کی صحت کو نہ ہوہنچی تو باقی
رہا عمل آیت کریمہ کا کہ اخفا ہی پس ثابت ہوا کہ آمین کو آہستہ سے کہنا چاہیے

وذہب اکثر العلماء انتہی پس جبکہ یہہ حدیث ہی قابل حجت نرہی تو لا مدعل کہا کیا اوپر حدیث شعبہ کے ۱۲

نہ ذرا گر بالفرض والتقدیر کسی حدیث کو ان مین سی صحیح بھی مانا جاوی تو بھی آیت
کی ہوتی خبر واحد پر عمل کرنا درست نہین ہی کیونکہ آیت کریمہ وادعوا ربکم تضرعا
وخفیہ الخ مثبت ہی اس امر کو کہ آمین آہستہ سی کہنی چاہئی اور خبر واحد
مظہر ہوی اس کی کہ آمین جہر سی کہنی چاہئی اور کتب اصول فقہ سی ظاہر اور باہر ہے
کہ خبر واحد ناسخ آیہ قرآنی قطعی الدلالۃ کی نہین ہوسکتی پس اس خبر واحد سے
کہ مظہر جہر کی ہی مدلول آیت کا کہ اخفا آمین ہی باطل نہین ہوسکتا اور نہ اس
آیت اور حدیث مین تعارض ہوسکتا ہی کیونکہ تعارض مساوی دلائل مین کہ
ایک کو دوسری پر ترجیح نہو ہوتا ہی فکن المعارضۃ تقابل الحجتین علی السواء لا
مزیۃ لاحدھما علی الاخر فی الذات والصفۃ تو اگر دوآیہ کریمہ کو ترجیح سے اوپر
احادیث کی تا وقتی کہ آیت پر عمل ہوسکی حدیث پر عمل کرنا بایں طور کہ مخالف حکم آیت
کی ہو ممنوع ہی کما فی کتب الاصول اور زیادتی یعنی بہی حکم خبر واحد کی اوپر حکم
آیت کی منع ہی اور خبر واحد مخصص عموم آیت قرآنی کو بہی نہین ہوتی جیسا کہ کتب
اصول فقہ سی ثابت ہی پس اب ضرور ہوا تطبیق دینا حدیث اور آیت مین بایں وجہ
کہ حکم آیت کا باقی رہی اور باطل نہو اور وہ اس طرح سی ہی کہ احادیث سکتہ سے
ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل شروع فاتحہ اور بعد ولا الضالین
کی سکوت فرماتی تہی پس وسعی اطلاع اور تعلیم صحابہ کی ایک دعا آمین کو اس وجہ
سی کہا تا کہ صحابہ کو معلوم ہو کہ بعد ولا الضالین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حالت سکوت مین آمین کو کہتی ہین جیسا کہ سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہے
بایں وجہ کہ اہل صف اول کی سنتے تہے نہ کہ صف دوم والے جیسا کہ بہی اسکی

حدیث گذری ہی پس معلوم ہوا کہ جہر نہ تھا کیونکہ اس طریق کہنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا آمین کو واسطی اطلاع صحابہ کے مثبت جہر آمین کو نہیں ہوسکتا جو اکثر
اوقات نماز ظہر میں قراۃ کو اس طرح سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی کہ
مقتدی بخوبی سنتی تہی اور معلوم کرتی تہی کہ فلان سورۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہ
رہی ہین جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حدیث آئی ہی عن ابی قتادہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرء فی الرکعتین الاولیین من صلوۃ الظہر
بفاتحۃ الکتاب وسورتین یطول فی الاول ویقصر فی الثانیۃ ویسمع الایۃ احیانا
متفق علیہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول دو رکعتون نماز ظہر مین سورۃ
فاتحہ اور دوسری سورتین اس طرح سی پڑہتی تہی کہ مقتدیون کو آیت سورۃ کی
سنائی دیتی تہی ~~یہ حدیث اور لفظ احیانا سی جمع ہی معلوم ہوتا ہی کہ اکثر~~
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ امر ہوتا تہا کہ مقتدی آیت کو خوب سنتی تہی
اسی طرح سی آمین کو ایک دو بار صحابہ نی سنا جانچہ موید اس تقریر فقیر
کی قول طیبی کا ہی کہ گذرا والاظہر ان السکتۃ الاولی للثناء والثانیۃ للتامین
اور فقط حدیث وائل بن حجر سی اگر جہر آمین ثابت ہو تو لازم ہی کہ حدیث
ابی قتادہ ہی جہر بالقراۃ نماز ظہر مین ثابت ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح ہی بلکہ حدیث
ابی قتادہ کی بہت اصح اور اقوی ہی اور چند طرق سی صحیحین مین آئی ہی بہ نسبت
حدیث وائل بن حجر کی کہ سوا ایک دو سہ طریق کی کہ وہ بہی معلول اور مضطرب
ہین نہین آئی سوا اسکی یہہ کہ جب حدیث شعبہ اور سفیان کی باہم معارض
ہوئین تو حدیث شعبہ کی کہ مطابق حکم آیت کی ہی ترجیح دی گئی اور حدیث

سفیان کی جیسا کہ حکم متعارض کا ہی کما فی کتب الاصول پس آہستہ کہنا آمین
کا اس جہت سی بہی ثابت ہوا اور اصل مین تو مقتدی کو ان احادیث سے
جہر بآمین کہنا کسی طرح سی ثابت ہی نہین ہو سکتا کیونکہ جن احادیث مین کہ
ذکر جہر بآمین کا ہی وہ بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہ کہ بہ نسبت صحابہ
کی یعنی فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکار کی آمین کہی اگر کوئی شخص قایل
جہر بآمین کا ہو تو بہ نسبت امام کی ہو نہ کہ بہ نسبت مقتدیون کی اور وہ احادیث
جو کہ صحیحین مین در باب کہنی آمین کی آئین ہین کہ اوس مین مقتدی بہی شامل ہین
وہ بلفظ قول ہین عام ہین جہر اور اخفا کو اون سی صراحۃ جہر نہین ثابت ہوتا
اگر کوئی قائل جہر بآمین کا فقط لفظ قول سی جہر ثابت کرے تو لازم آتا ہی کہ حدیث
عبد اللہ ابن مسعود کی کہ در باب التحیات بلفظ قول آئی ہی جہر ساتھہ التحیات کے
ثابت ہو جیسا کہ صحیحین وغیرہ کتب صحاح مین ہی قال عبد اللہ کنا اذا صلینا خلف
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی جبرائیل و میکائیل السلام علی فلان
وفلان فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو السلام
فاذا صلی احدکم فلیقل التحیات للہ الخ پس چاہئی کہ لفظ فلیقل سی جہر ساتھہ التحیات کے
ثابت ہو حالانکہ کوئی اس امر کا قایل نہین ہوا پس یہہ امر ضرور نہین ہی کہ لفظ
قول کا ہمیشہ جہر ہی پر دلالت کرتی جیسا کہ قائلین جہر بآمین نے اپنے گمان
مین سمجہہ کہا ہی بلکہ احادیث قولیہ سی بہی اخفا آمین کا ثابت ہی کیونکہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو فرمایا کہ جبوقت امام ولا الضالین کہی پس تم بہی آمین
کہو یہہ نہ فرمایا کہ جب امام آمین کہی تم بہی آمین کہو یہان سی کہنا امام کا پکار کے

آمین کو ثابت نہوا بلکہ قرینہ سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہی کہ جب امام سکتہ
سی آمین بعد ولا الضالین کی کہی تو مقتدی بھی سکتہ سی آمین کہین مثل کہنی
ملائکہ کی کیونکہ موافقت ملائکہ کی آمین مین اوسوقت ہوسکتی ہی جبکہ مقتدی بھی سکتہ
سی کہین جیساکہ ملائکہ سکتہ سی آمین کو کہتی ہین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من
وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری پس نزدیکے ثابت
اور متحقق ہوا کہ واسطی جہر باآمین کی کوئی دلیل صحاح ستہ اور آیۃ قرآنی سی نہین پائی جاتی
اور واسطی سکتہ کہنی آمین کی آیۃ قرآنی صاف دال ہی پس آمین کو سکتہ کہنا نماز مین
امام اور مقتدی کو اولی اور انسب موافق سنۃ اور حکم الہی کی ہی فافہم ولا تجادل
الا بالتی ہی احسن ان اللہ لا یحب المعتدین وما علینا الا البلاغ المبین وہو الموافق و
المعین والیہ ارشاد الضالین اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا
وارزقنا اجتنابہ تحریرہ شیخ رحیم بخش دہلوی الملقب بہ محمد مسعود شاہ نقشبندی

حررہ ۲۳ جمادی الثانی
سنہ ۸۴ ہجری

رحیم بخش محمد مسعود شاہ

لقد اصاب من اجاب جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین

محمد قطب الدین عبدہ

فقیر حواجہ صیاء الدین احمد

اصاب من اجاب واجاب من اصاب

محمد عبد القادر

والجواب صحیح والمجیب صحیح واللہ اعلم وعلمہ احم

محمد شاہ

محمد منصور علی

تمت

محمد کریم اللہ

الکتاب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیات سات سات بار
پڑھے کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ غم دنیا اور آخرت اوسکی کو حسبی اللہ
لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قل ھو اللہ و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا
ہے ہر برائی کو اور ایسی ہی صبح و شام کو اس اعوذ کا پڑھنا محفوظ رکھتا ہے درندے
جانور سے اور ایسی ہی جو کوئی منزل پر اترکر یہہ پڑھے تو نہیں ضرر کرتی کوئی
چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ یہہ ہے اعوذ باللہ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق اور فرمایا کہ جو کوئی منزل پر اس اعوذ کو تین بار پڑھے ان تین آیتوں اخیر سورہ
حشر کے البتہ پڑھتا ہی صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالےٰ اوسپر ستر ہزار فرشتے
کہ دعا بخشش کرتے ہیں شام تلک اگر اوس دن مرتا ہی شہید مرتا ہے اور جو
کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی درجہ پاتا ہے وہ اعوذ یہہ ہے باللہ السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم اور آتین ہیں ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک
القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ
عما یشرکون ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح
لہ ما فی السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی پڑھتا ہے صبح کو محفوظ رہتا ہے یعنے سب بلیات
اور شیطانوں سے بسبب برکت انکی کے شام تلک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تلک
محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی مشہور ہے اور آیۃ ابتدا غافر
کی یہہ ہی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل

فقابل لذنب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے گا اوسکو
ثواب ایک سو حج کرنیوالی کی اور جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے ہوگا اوسی ثواب ایک سو
ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کے لیئے دیئے یا فرمایا اس مضمون کی جگہ یہہ کہ سو جہاد کیئے اور
جو لا الہ الا اللہ پڑھے صبح و شام سو سو بار ہوگا ثواب ایک سو غلام آزاد کرنیوالے کی کہ
وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیسی ہوں اور اللہ اکبر سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہیں ہے
کوئی بہتر عمل میں اوسدن اوس شخص سے لیکن وہ کہ مثل اوسکے پڑھے یعنی وہ برابر اوسکے ہوگا یا زیادہ
اوس سے پڑھے یعنی وہ افضل اوس سے ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص یہہ کلمہ پڑھے بعد نماز صبح کے اور مغرب کے
ہیئت نماز پڑھنے ہوئی لیلی کلام کرنیکے اور پھرنیکے نماز سے دس دس بار لکھی جاتی ہیں اوس کے
لیئے بدلے ہر کلمہ دس نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں دس برائیاں اور بلند کیئے جاتی ہیں اوسکے ۶۴
لیئے دس درجے اور اوسدن رات میں پناہ میں رہتا ہی ہر امر بری سے اور دن سے شیطان کے
اور نہیں پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہوا اوسکو سوائے شرک کے اور ہلاک اور فضول کرتے اوسکو اوس دن
رات میں یعنی بسبب توفیق استغفار کے یا عفو کردگار کے سوائے شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک
کردیگا اور ہوتا ہی سب لوگوں بہتر اعمل میں مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور ثنائی کی
ایک آیت میں آیا ہے کہ عوض ہر کلمہ کے ثواب آزاد کرنے ایک غلام کا ہوتا ہے کلمہ یہہ ہی لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شئی
قدیر اور دس بار درود صبح و شام پڑھے کہ یہہ فضیلت آتی ہی اوسکی اور ثنا سات بار صبح و شام کہ
اللھم اجرنی من النار پڑھے تو پناہ میں رہتا ہی آگ جہنم سے بعد مرنیکے اور صبح و شام ہر ایک
سورہ واقعہ سورہ سجدہ سورہ ملک سورہ دخان اور آخر تین آیت تک کہ بہت فضیلتیں اوسکی آئی ہے اور دین
دنیا کی حاجتوں کے لیئے مفید ہے جو چاہے ظفر جلیل مرسے دیکھ لے اور ان کے سوا اور بھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱		متارفی	متنازع فیہ
۳	۱۸	بس واسطی	پس بعد واسطی
۵	۵	من السواد	من البیاض
ایضا	۷	اربعہ کی مصلحت	اربعہ پر مصلحت
ایضا	۱۰	مخالف ہے	مخالف (جمع اہل
ایضا	۱۴	وقد تابعوھم	وخدم تابعوھم
۶	۳	احمد حنبل	احمد بن حنبل
ایضا	۱۰	ہوتی وہ	ہوتی ہی وہ
ایضا	۱۶	سیروا	سیروا
ایضا	۱۹	تقلید	تقیید
۷	۱	منہاج اصول	منہاج الاصول
ایضا	۷	استنباط کے	استنباط کئے
ایضا	۱۱	تقلید مطلق	تقید مطلق
ایضا	۱۵	البعض	بعض
۸	۳	جمع کیا	جمع کئے
ایضا	۹	تقلید بغیر ان کے	تقلید غیر
۹	۱۵	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام
۱۰	۲	بہ مواطن	بہ فی مواطن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۹	قال رسول	قال جمع رسول
۱۱	۲	لا یخرج	لا یحرج
ایضا	۸	غیرہ خوف	غیر خوف
ایضا	۱۲	بعد ازاں	بعد ازاں کہ بھر جاری ہو پھر
ایضا	۱۳	حدیث صحیحہ کے نفی کہیں صحاح ستہ	احادیث صحیحہ کے اخرج
ایضا	۱۴	یوم	یوم تم
۱۲	۱۰	عایشہ قالت	عایشہ قالت
ایضا	۱۶	احمد حنبل	احمد بن حنبل
۱۳	۱۹	پس عمل فاز	پس بہ فاز
۱۴	۷	ائمہ ثلثہ	ائمہ ثلثہ
ایضا	۱۸	اربعہ کا کل	اربعہ کی کل
۱۵	۶	مذہب لثہ	مذاہب ائمہ
ایضا	۹	گذارا	گزارا
ایضا	۱۰	فضلا کفقت	فضلا کفقت
ایضا	۱۱	روایات روایات آئندہ	روایات آئندہ
ایضا	۱۳	کل کی ائمہ اربعہ	کل ائمہ اربعہ کے
ایضا	۱۷	تقید کی تقیضی	تقید کی مقتضی
۱۶	۱۱	تقدی مذہب	تقدی مذہب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۲	وتر البحر	وتر البحر
ایضا	ایضا	حجتوا	جنحوا
ایضا	۱۳	وقد مذهب	قد ذهب المذاهب
ایضا	۱۴	هذا المعتمد	هذا هو المعتمد
ایضا	ایضا	حجنوا	جنحوا
ایضا	۱۸	رای متصدی	رای المتصدی
۱۸	۷	اوه سوقت	اوس وقت
ایضا	۹	یزعم فیه	یزعم منه
ایضا	۱۱	من الخارج	من الخارج
ایضا	۱۲	الاحام القبلة	الامام القبلة
ایضا	ایضا	ولا یخرج البحر افا	ولا یخرج البحر افا
ایضا	۱۳	لفوك	لفرك
ایضا	۱۴	یراعی الترتیب	یراعی الترتیب
۱۸	۱۷	بان طور	باین طور
ایضا	۱۹	کھڑا ہوا	کھڑا ہو
۱۹	۹	منی	من المنی
ایضا	۱۰	الاقتداء الاولان	الاقتداء بالاولین
۲۱	۴	الکافی باب	الکافی فی باب
۲۲	۲	شرح الکنز	شرح الکنز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۱	بجلد	یجلد
ایضا	۸	الاعتقاد	لاعتقاد
ایضا	۱۵	الشافعی	شافعی
۲۴	۱	اور جان الحر کمر	صحیح فقط کیجا
ایضا	۱۲	اقتدا کیا	اقتدا کیا
۲۶	۷	کہ تحقق	کہ تحقق
۲۸	۸	حجنوا	جنحوا
۳۱	۹	فلا ولا	فلا یصح ولا
ایضا	ایضا	بل الصافی	بل الصلوة
۳۲	۱۸	لوح اقتدائے	لوح اقتدائے
ایضا	۱۹	الخلوف المدام	الخلوف الدائم
۳۳	۱	الفاق	الفاقا
ایضا	۹	مین ہیہ	مین ہو
۳۴	۱۸	فی شرح الکنز کر	فی شرح الکنز کیجا
۳۵	۷	الی فوذ	الی الفرد
۳۶	۵	اولی ہی ساتھ	اولی ہی اقتدی ساتھ
ایضا	۱۰	اربعہ مین ہی ممنوع	اربعہ مین سی ممنوع
۳۷	۱۳	اضل	یضل
ایضا	۱۵	پیر کو	جمعہ کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۶	قبیل الاشریہ	قبیل کتاب الاشربہ
ایضا	۹	اعتق وکونہ	اعتقد کونہ
ایضا	۱۰	مذاھب	مذھب
ایضا	۱۶	مباہات	مباحات
ایضا	۱۷	کرنا مذہب	کرنا مذہب
۳۹	۱۷	اقوال	احوال
۴۰	۷	اور جبکہ	اور جگہ دوسرے
۴۱	۳	مجتہدین	مجتہدین
ایضا	۹	مجتہدمعین	مجتہدمعین
ایضا	۱۵	حرفا	خوفا
ایضا	۱۶	لبعض الکتب	لبعض کتب
۴۲	۱	تذاہب	کی مذاہب
ایضا	ایضا	فی ان عبارات	فی ان عبارات
ایضا	۵	الطحاوے	الطحاوے
ایضا	۹	الطحاوی	الطحاوی
ایضا	۱۵	وجیب	واجب
۴۴	۶	واجب	واجبتہ
ایضا	۱۴	واجب	واجبتہ
۴۶	۸	ہین دو	ہین بعینہ دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۲	متفن علیہ	متفق علیہ
ایضا	برحاشیہ	والی کے	واحد کے
۴۹	۱۲	خبر دیوے	جزا دیوے
۵۰	۱	عباد الدین	بہاؤ الدین
ایضا	۱۱	نی بیان کی الح	تعالی فی دعا کریں کیا ہی قدا جیبت
ایضا	۱۷	لعلینی	لقفنی
ایضا	۱۸	الفاتحۃ	فاتحۃ
۵۱	۲	والتابین	والتابعین
ایضا	۴	اور ایسی	اور اسی
ایضا	۸	تضیرعا	تضرعا
ایضا	۱۴	اخفا	اخفاء
۵۲	۴	الضالین آمین	الضالین قال آمین
ایضا	۱۲	للخازرمی	للخوارزمی
ایضا	۱۵	لم یکن لہ عمر	لم یکن عمر
۵۳	۱	عمر بن حصیار	عمران بن حصیان
ایضا	۲	اسکتنان	السکتتان
ایضا	۴	بین اس	بس اس
ایضا	۶	والاظہر	والاظہر
۵۵	۴	وہ ضعف	وجوہ ضعف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۶	روک	رک
۵۶	۳	فزع	ہیزجر
۵۷	۱۴	کہ اوہام	اوہام
۵۸	۸	نجہ الفکر	نخبۃ الفکر
۵۹	۳	الخ مثبت	الخ عام ہی مثبت
۶۲	۱۰	الوافق	الموفق
ایضا	۷	دلیل صحاح	دلیل قوی صحاح

برادران دین اہل سنت وجماعت کو کہ جو باذب میں مزدہ ہووے کہ اب غرائب رسالہ تحفۃ العرب والعجم یعنی
حرمین شریفین اور امصار و دیار ہند تیار ہوتا ہی جسمیں تقلید امام معین کو واجب اور منکر اوسکیکو مردو
وگمراہ لکہا ہی اور دوسرا رسالہ مدار الحق ردیں صیانۃ کہ کر مسمی تالیف اوسکیکا مظہر الحق اور مسمی طبع وسکیکا
مظاہر الحق ہی چھپا ہی اور رسالہ انتصار الحق اور رسالہ صون انا مس عن وسواس الخناس بہی عنقریب
تیار ہونیکو ہیں الحمد للہ علی ذلک